بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

پس منظر

یہ کتابچہ ترتیب دیتے وقت مجھےاحساس تھا کہ کلامِ پاک کیونکہ عربی زبان میں نازل ہوا جو ہماری زبان نہیں ہے۔اور ہم نماز میں بھی عربی زبان میں ہی تلاوت کرتے ہیں، ہمیں کچھ معلوم نہیں ہوتا کہ ہم کیا کہہ رہےہیں ، اس لئے میں نے اُردو زبان میں ترجمہ کا سہارا لیا ہے ، اُردو پڑھنے اور سمجھنے کے لیے بھی کچھ بنیادی علم اور سمجھ ضروری ہے۔جو کہ جوانی میں کسی کےپاس نہیں ہوتی ، اس لئے میں نے ہرسپارےمیں ترجمہ کوآسانی سے سمجھنے کیلئے ان میں ہدایات، واقعات اورشخصیات کا ذکرعلیحدہ کیا ہے اور اسے ایک

عنوان کے ساتھ لکھا ہےتاکہ یہ طریقہ بچوں سے لے کر بڑوں تک اللہ کے کلام کو سمجھنے اور اس پرعمل کرنے میں مدد گار ثابت ہو۔انسان کیلئے ہدایات جیسے نیک عمل کرو گے تو انعام ملے گا اور برے کام کرنے پر سزا ملے گی واقعات جیسےحضرت مریمؑ اور حضرت زکریاؑ کا قصہ،حضرت عیسٰیؑ کی معجزانہ پیدائش کاذکر اور شخصیات جیسے حضرت آدمؑ ،حضرت ابراہیمؑ کا ذکر پڑھنے والوں میں تجسس پیدا کر دیتا ہے، بچہ اور بڑا جو کلامِ پاک کو سمجھ کر پڑھنا چا ہتا ہےوہ اسکی تفصیل پڑ ھ کر یاد رکھے گا۔ایک مستند حدیث کے مطابق جو کہ سنن اِبنِ ماجہ

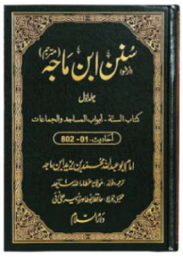

باب نمبر 16 حدیث نمبر 219 میں بیان کی گئی ہے ۔

"حضور اکرم ﷺنے فرمایا اگر تم قرآن مجید کی ایک آیت کو سمجھ کر پڑھو گے تو 100 رکعت نوافل ادا کرنے سے بہتر ہےاسی طرح سورۃ فاتحہ میں سات آیات ہوتی ہیں اوراگر ہم ان سات آیات کو سمجھ کر پڑھیں گے تو ہمیں 700 رکعت نوافل کا ثواب ملے گا"اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کلام پاک کو ترجمہ کے ساتھ سمجھ کر پڑھنا کتنا مفید ہے۔

میں صدقِ دل سے معذرت کے ساتھ اور ا نتہائی عاجزی سے اقرار کرنا چاہتا ہوں کہ میں کوئی عالم دین نہیں ہوں۔ بطورمسلمان میں نے اپنی سمجھ کے مطابق جو تکالیف اور رُکاوٹ مجھے اللہ کے

کلام کو سمجھنے میں درپیش آئی ہیں اسے آسان کرنے کے لیے میں نے یہ اُردو کا ترجمہ ترتیب دیا ہےمیرے سے یا میرے ساتھ جو بطور ٹیم اس نیک کام میں میرا ہاتھ بٹاتے رہے ہیں تمام انسان ہیں اور انسان خطا ء کا پُتلا ہے۔ مجھ پر خاص طور پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور بطور ٹیم ہم سب سے بھول چُوک ضرور ہوئی ہوگی سب سے پہلے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے بعد ناظرین سے دردمندانہ اپیل کرتا ہوں کہ ہماری غلطی ہمارے نوٹس میں مندرجہ زیل ایڈریس اور فون نمبر پر (واٹس ایپ) کر دیں تاکہ آئندہ اشاعت میں کوئی غلطی نا ہو۔

میری نیت کیونکہ اللہ کے کلام کو آسان بنانا ہےتاکہ پڑھنے والے کو

پتہ چلے اللہ اسے کیا کہہ رہے ہیں اور اُسے کیسے اسکی تعمیل کرنی ہے جسے اللہ قبول کرے آمین۔آخر میں میری درخواست ہے کہ اگر کسی کو ترجمہ پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ملی ہو تو میرے اور میرے والدین،بیوی،بچوں اور احباب کی بخشش کیلئے دعا کر دیں جزاک اللہ خیراً۔

آپکی دُعاؤں کا
طلبگار
سلیم ابنِ محمد رفیع

725 شادمان کالونی 1 لاہو
ر
فون نمبر:03061489024

پارہ ۱

الم

قُرآن حکیم کاپہلاپارہ

اُردو ترجمہ

بمعہ

ہدایات، واقعات اور شخصیات

پس منظر

1- پارہ

سورہ فاتحہ

سورہ فاتحہ قرآن پاک کی پہلی سورہ ہے ۔ اس سورہ میں اللہ کی تعریف اور سب سے اہم دعا یعنی ہدایت کی دعا ہے ،

سورہ فاتحہ مس جو ہدایات دی گئ ہیں وہ ہدایات متقین کے لیے ہے جن کی پہلی صفت غیب پر ایمان لانا اور اطاعت کرنا ہے۔

سورہ بقرہ

2. سورہ بقرہ مدنی سورہ ہے اس میں امت کوبتا یا گیا کہ وہ کس طرح زندگی کے ہر پہلو میں اللہ کی صحیح بندگی و اطا عت کریں۔اور یہی لوگ خلیفہ

3.

4.

بننے کے حقدار ہیں۔ کافرین ومنافقین کے لیے ہدایات نہیں جو غیب پر ایمان لانے اور اطاعت سے انکار کرتے ہیں۔

قرآن کی دعوت بھی بنیادی طور پر غیب پر ایمان لاکر اللہ کی عبادت اور اطاعت کرنا ہے۔ جن کو اس دعوت میں شك ہے، انہں چیلنج ہے کہ وہ خود اس جیسا کلام لا کر دکھا ئیں۔ مگر وہ ایسا کر نہں سکتے، ایسے لوگوں کے لیے جہنم کی وارننگ ہے اور ماننے والوں کے لیے جنت کی خوشخبری ہے۔ شیطان اللہ کی اطاعت سے روکتا ہے اور یہ بات آدمؑ و ابلیس کے زمانے سے چلی آ رہی ہے۔زمین پر پہلے انسان

.5

(آدمؑ) کو بھی ہدایت کے ساتھ بھیجا گیا تھا ۔شیطان اُسی وقت سے تمہارا دشمن ہے،اس سے دور رہو۔

ہدایات:

- تعریف ودعا,ہدایت کے لیے
- ہدایات متقین کے لیےہیں
- کافرین ومنافقین کو ہدایت نہیں ہے
- قرآن کی دعوت دی گئی ہے
- جہنم کی وارننگ، اور جنت کی خوشخبری

واقعات:

بنی اسرائیل کو دعوت:

بنی اسرائیل کو دعوت دی گئی کہ اللہ کے احسانات کو یاد رکھو، نافرمانی نہ کرو جیسا شہر میں داخل ہوتے وقت کی تھی۔ بقرہ (گائے) کا قصہ بھی ضرور یاد رکھو کہ کس طرح نشانیاں دیکھنے کے بعد بھی تمھارے دل سخت ہوگئے۔

بنی اسرائیل پر احسانات:

مدینے میں یہود یعنی بنی اسرائیل بھی بستے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو ایمان کی دعوت دی آخرت کے دن سے ڈرایا اور کئی احسانات یاد دلائے،اللہ کے احسانات کو یاد رکھنےسے اللہ کی بات پر عمل کرنا آسان ہوتا ہے

بقرہ(گائے) کا قصہ:

گائے کا قصہ بیان کیا کہ بنی اسرائیل کے جیسے نہ بنو جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو ما ننے میں ٹال مٹول سے کام لیا ۔ نشانیاں دیکھنے کے بعد بھی یہود کے دل سخت ہوگئے۔ اور انہو ں نے اللہ کی کتاب تک میں تبدیلی کر ڈالی۔ ان سے ایمان لانے کی امید نہ رکھنا ۔

بنی اسرائیل کا ایک بڑا گناہ :

بنی اسرائیل کے جاہل اورعلماء کی طرح مت بنو جنہوں نے اللہ سے کیے ہوئے عہدوں کو توڑا، عہد کرنے کے بعد آپس میں ایک دوسرے کو قتل کیااور گھروں سے نکا لا، رسولوں سے بد سلوکی کی

۔قرآن پاک آنے کے بعد اس کا بھی انکار کیا۔
اور یہ دعوی کیاکہ آخرت صر ف ہماری ہے۔وہ رسولوں اور فرشتوں سے دشمنی رکھتے اور شیا طین کی پیروی کرتے ہوئے جادو ٹونا کرتے تھے تاکہ جوڑوں میں جدائی ڈالیں۔

عمل: ہمارے لیے یہ پیغام کہ ہم ان تمام غلط کاموں سے دور رہیں جن میں بنی اسرائیل ملوث تھے۔

یہودو نصاریٰ:

حضرت محمدﷺکے وقت یہود ونصاریٰ نے شرارتیں کی اور جھوٹے دعوے کئے، یہ کہا کہ تورات کے ہوتے ہوئےقرآن کی

کیا ضرورت ہے، جنت تو صرف ہمارےلیے ہے ہم حق پر ہیں۔مسلمانوں کو نصیحت کی گئی کہ یہود ونصاریٰ تم سے اس وقت تک راضی نہیں ہوں گے جب تک کہ تم دین اسلام کوچھوڑکر ان کی پیروی کرنے نہ لگ جاؤ۔یاد رکھو اللہ کی ہدایت ہی اصل ہدایت ہے۔

حضرت ابراہیمؑ کی فرمانبرداری:

حضرت ابراہیمؑ کا ذکر ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی ہر بات کو مانا تو اللہ نے انہیں ساری انسانیت کا امام بنا دیا،حضرت ابراہیمؑ کوجو امامت کا منصب

ملا وہ ان کی فرمانبرداری کی وجہ سے ملا۔

پارہ-1
الم

سورۃ الفاتحہ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت
مہربان رحم والاہے۔

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو
تمام جہان والوں کاپالنے والا
ہے(۱)بہت مہربان رحمت
والا(۲)جزا کے دن کامالک(۳)ہم
تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور
تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں
(۴)ہمیں سیدھے راستے پر
چلا(۵) ان لوگوں کا راستہ جن پر
تو نے احسان کیا (۶)نہ کہ ان کا
راستہ جن پر غضب ہوا اور نہ
بہکے ہوؤں کا(۷)

سورۃالبقرہ

شُروع اللہ کے پاک نام سے جو
بڑا مہر بان نہایت رحم والا ہے۔

الم (۱) اس میں شک نہیں کہ یہ
اللہ کی کتاب ہے اس میں ڈرنے
والوں کے لئے ہدایت ہے(۲)وہ
لوگ جو بغیر دیکھے ایمان
لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے
ہیں اور ہمارے دئیے ہوئے
رزق میں سے کچھ ہماری راہ
میں خرچ کرتے ہیں (۳)
اور وہ ایمان لاتے ہیں اس پر
جو تمہاری طرف نازل کیا اور
جو تم سے پہلے نازل کیا گیا
اور وہ آخرت پر یقین رکھتے
ہیں (۴)
یہی لوگ اپنے رب کی طرف
سے ہدایت پر ہیں اوریہی لوگ

کامیابی حاصل کرنے والے ہیں ۵

بیشک وہ لوگ جن کی قسمت میں کفر ہے ان کے لئے برابر ہے کہ آپﷺ انہیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں ،یہ ایمان نہیں لائیں گے ۶

اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہرلگادی ہے اور ان کی آنکھوں پرپردہ پڑا ہواہے اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے ۷

اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اورآخرت کے دن پر ایمان لے آئے ہیں حالانکہ وہ ایمان والے نہیں ہیں ۸یہ لوگ اللہ کو اور ایمان والوں کو فریب دینا چاہتے ہیں حالانکہ یہ

صرف اپنے آپ کو فریب دے رہے ہیں اور انہیں شعور نہیں ﴿۹﴾

ان کے دلوں میں بیماری ہے تو اللہ نے ان کی بیماری میں اور اضافہ کردیا اور ان کے لئے ان کے جھوٹ بولنے کی وجہ سے دردناک عذاب ہے﴿۱۰﴾

اورجب ان سے کہا جائے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں ہم توصرف اصلاح کرنے والے ہیں ﴿۱۱﴾

سن لو:بیشک یہی لوگ فساد پھیلانے والے ہیں مگر انہیں اس کاشعور نہیں﴿۱۲﴾

اور جب ان سے کہا جائے کہ تم اسی طرح ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے توکہتے ہیں کیا

ہم بیوقوفوں کی طرح ایمان لائیں ؟ سن لو: بیشک یہی لوگ بیوقوف ہیں مگر یہ جانتے نہیں ﴿۱۳﴾

اور جب یہ ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لاچکے ہیں اور جب اپنے شیطانوں کے پاس تنہائی میں جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں ، ہم توصرف ہنسی مذاق کرتے ہیں ﴿۱۴﴾

اللہ ان کی ہنسی مذاق کا انہیں بدلہ دے گا اور ابھی وہ انہیں مہلت دے رہا ہے کہ یہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں ﴿۱۵﴾

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدلی تو ان کی تجارت نے کوئی نفع

نہ دیا اوریہ لوگ راہ جانتے ہی
نہیں تھے﴿۱۶﴾
ان کی مثال اس شخص کی طرح
ہے جس نے آگ روشن کی پھر
جب اس آگ نے اس کے آس
پاس کو روشن کردیا تواللہ ان کا
نور لے گیا اور انہیں تاریکیوں
میں چھوڑ دیا،انہیں کچھ دکھائی
نہیں دے رہا﴿۱۷﴾
بہرے، گونگے، اندھے ہیں پس
یہ لوٹ کر نہیں آئیں گے﴿۱۸﴾
یا ان کی مثال آسمان سے اترنے
والی بارش کی طرح ہے جس
میں تاریکیاں اور گرج اور
چمک ہے ۔ یہ زور دار کڑک
کی وجہ سے موت کے ڈر سے
اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس

رہے ہیں حالانکہ اللہ کافروں کو
گھیرے ہوئے ہے﴿۱۹﴾
بجلی یوں معلوم ہوتی ہے کہ ان
کی نگاہیں اچک کرلے جائے
گی۔ حالت یہ کہ جب کچھ
روشنی ہوئی تو اس میں چلنے
لگے اور جب ان پر اندھیرا چھا
گیا تو کھڑے رہ گئے اور اگر اللہ
چاہتا تو ان کے کان اور آنکھیں
سلَب کر لیتا۔ بیشک اللہ ہر شے
پر قادرہے﴿۲۰﴾
اے لوگو!اپنے رب کی عبادت
کرو جس نے تمہیں اور تم سے
پہلے لوگوں کو پیدا کیا۔ یہ امید
کرتے ہوئےعبادت کرو کہ
تمہیں پرہیزگاری مل جائے﴿۲۱﴾
جس نے تمہارے لئے زمین کو
بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا

اور اس نے آسمان سے پانی
اتاراپھر اس پانی کے ذریعے
تمہارے کھانے کے لئے کئی
پھل پیدا کئے تو تم جان بوجھ کر
اللہ کے شریک نہ بناؤ﴿۲۲﴾
اور اگر تمہیں اس کتاب کے
بارے میں کوئی شک ہو جو ہم
نے اپنے خاص بندے پرنازل
کی ہے تو تم اس جیسی ایک
سورت بنالاؤ اور اللہ کے علاوہ
اپنے سب مددگاروں کو بلالو
اگر تم سچے ہو﴿۲۳﴾
پھر اگر تم یہ نہ کرسکواور تم
ہر گز نہ کرسکو گے تو اس آگ
سے ڈروجس کا ایندھن انسان
اور پتھر ہیں وہ کافروں کے
لئے تیار کی گئی ہے﴿۲۴﴾

اور ان لوگوں کوخوشخبری دو
جو ایمان لائے اورانہوں نے
اچھے عمل کئے کہ ان کے لئے
ایسے باغات ہیں جن کے نیچے
نہریں بہہ رہی ہیں ۔جب انہیں ان
باغوں سے کوئی پھل کھانے کو
دیا جائے گا تو کہیں گے، یہ تو
وہی رزق ہے جو ہمیں پہلے دیا
گیاتھا حالانکہ انہیں ملتا جلتا پھل
پہلے دیا گیا تھا اور ان جنتیوں
کےلئے ان باغوں میں پاکیزہ
بیویاں ہوں گی اور وہ ان باغوں
میں ہمیشہ رہیں گے﴿۲۵﴾بیشک
اللہ اس سے حیا نہیں فرماتا کہ
مثال سمجھانے کے لئے کیسی
ہی چیز کا ذکر فرمائے مچھر ہو
یا اس سے بڑھ کربہرحال ایمان
والے تو جانتے ہیں کہ یہ ان

کے رب کی طرف سے حق ہے
اور رہے کافر تو وہ کہتے ہیں
، اس مثال سے اللہ کی مراد کیا
ہے؟ اللہ بہت سے لوگوں کواس
کے ذریعے گمراہ کرتا ہے اور
بہت سے لوگوں کو ہدایت عطا
فرماتا ہے اور وہ اس کے
ذریعے صرف نافرمانوں ہی کو
گمراہ کرتا ہے﴿۲۶﴾
وہ لوگ جو اللہ کے وعدے کو
پختہ ہونے کے بعد توڑ ڈالتے
ہیں اوراس چیز کو کاٹتے ہیں
جس کے جوڑنے کااللہ نے حکم
دیا ہے اور زمین میں فساد
پھیلاتے ہیں تو یہی لوگ نقصان
اٹھانے والے ہیں﴿۲۷﴾
تم کیسے اللہ کے منکر ہوسکتے
ہو حالانکہ تم مردہ تھے تواس

نے تمہیں پیدا کیا پھر وہ تمہیں
موت دے گا پھر تمہیں زندہ
کرے گا پھر اسی کی طرف
تمہیں لوٹایا جائے گا﴿۲۸﴾
وہی ہے جس نے جو کچھ زمین
میں ہے سب تمہارے لئے بنایا
پھر اس نے آسمان کے بنانے
کاقصد فرمایا تو ٹھیک سات
آسمان بنائے اوروہ ہر شے کا
خوب علم رکھتا ہے﴿۲۹﴾اور یاد
کرو جب تمہارے رب نے
فرشتوں سے فرمایا: میں زمین
میں اپنا نائب بنانے والا ہوں تو
انہوں نے عرض کیا : کیا تو
زمین میں اسے نائب بنائے گا
جو اس میں فساد پھیلائے گا اور
خون بہائے گاحالانکہ ہم تیری
حمد کرتے ہوئے تیری تسبیح

کرتے ہیں اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں ۔ فرمایا:بیشک میں وہ جانتاہوں جو تم نہیں جانتے﴿۳۰﴾
اور اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تمام اشیاء کے نام سکھادیے پھر ان سب اشیاء کو فرشتوں کے سامنے پیش کرکے فرمایا: اگر تم سچے ہو تو ان کے نام تو بتاؤ﴿۳۱﴾
فرشتوں نےعرض کی: اے اللہ !تو پاک ہے ہمیں تو صرف اتنا علم ہے جتنا تو نے ہمیں سکھا دیا ، بے شک تو ہی علم والا، حکمت والا ہے﴿۳۲﴾
پھر اللہ نےفرمایا: اے آدم علیہ السلام !تم انہیں ان اشیاء کے نام بتادو۔ تو جب آدمؑ نے انہیں ان اشیاء کے نام بتادیئے تواللہ

نےفرمایا اے فرشتو!کیا میں نے تمہیں نہ کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کی تمام چھپی چیزیں جانتا ہوں اور میں جانتا ہوں جو کچھ تم ظاہر کرتے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو﴿۳۳﴾

اوریاد کروجب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو تو ابلیس کے علاوہ سب نے سجدہ کیا اس نے انکار کیا اور تکبرکیا اور کافر ہوگیا﴿۳۴﴾

اور ہم نے فرمایا: اے آدمؑ تم اورتمہاری بیوی جنت میں رہو اوربغیر روک ٹوک کے جہاں تمہارا جی چاہے کھاؤ البتہ اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ

حد سے بڑھنے والوں میں شامل ہوجاؤ گے﴿۳۵﴾
توشیطان نے ان دونوں کو جنت سے لغزش دی پس انہیں وہاں سے نکلوا دیا جہاں وہ رہتے تھے اور ہم نے فرمایا :تم نیچے اترجاؤ۔ تم ایک دوسرے کے دشمن بنو گے اور تمہارے لئے ایک خاص وقت تک زمین میں ٹھکانہ اور زندگی گزارنے کاسامان ہے﴿۳۶﴾
پھر آدمؑ نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھ لئے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی۔ بیشک وہی توبہ قبول کرنے والا بڑامہربان ہے﴿۳۷﴾
ہم نے فرمایا: تم سب جنت سے اتر جاؤ پھر اگر تمہارے پاس

میری طرف سے کوئی ہدایت
آئے تو جو میری ہدایت کی
پیروی کریں گے انہیں نہ کوئی
خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں
گے﴿۳۸﴾
اور وہ جو کفر کریں گے اور
میری آیتوں کوجھٹلائیں گے وہ
دوزخ والے ہوں گے،وہ ہمیشہ
اس میں رہیں گے﴿۳۹﴾
اے یعقوب کی اولاد! یاد کرو
میرا وہ احسان جو میں نے تم پر
کیا اور میراعہد پورا کرو میں
تمہاراعہد پورا کروں گا
اورصرف مجھ سے ڈرو﴿۴۰﴾
اور ایمان لاؤ اس کتاب پر جو
میں نے اتاری ہے وہ تمہارے
پاس موجود کتاب کی تصدیق
کرنے والی ہے اور سب سے

پہلے اس کا انکار کرنے والے
نہ بنو اور میری آیتوں کے بدلے
تھوڑی قیمت نہ وصول کرواور
مجھ ہی سے ڈرو﴿۴۱﴾
اور حق کو باطل کے ساتھ نہ
ملاؤ اورجان بوجھ کر حق نہ
چھپاؤ﴿۴۲﴾
اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا
کرو اور رکوع کرنے والوں
کے ساتھ رکوع کرو﴿۴۳﴾
کیا تم لوگوں کو بھلائی کا حکم
دیتے ہو اوراپنے آپ کو بھولتے
ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو تو
کیا تمہیں عقل نہیں ﴿۴۴﴾
اور صبر اور نماز سے
مددحاصل کرواور بیشک نماز
ضرور بھاری ہے مگر ان پر

جو دل سے میری طرف
جھکتے ہیں ﴿۴۵﴾
جنہیں یقین ہے کہ انہیں اپنے
رب سے ملنا ہے اور انہیں اسی
کی طرف لوٹ کر جانا
ہے﴿۴۶﴾اے یعقوب کی اولاد!یاد
کرو میرا وہ احسان جو میں نے
تم پر کیا اور یہ کہ میں نے
تمہیں اس سارے زمانے پر
فضیلت عطا فرمائی﴿۴۷﴾
اور اس دن سے ڈروجس دن
کوئی جان کسی دوسرے کی
طرف سے بدلہ نہ دے گی اور
نہ کوئی سفارش مانی جائے گی
اور نہ اس سے کوئی معاوضہ
لیا جائے گا اور نہ ان کی مددکی
جائے گی﴿۴۸﴾اور یاد کروجب ہم
نے تمہیں فرعونیوں سے نجات

دی جو تمہیں بہت برا عذاب دیتے تھے، تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دیتے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی آزمائش تھی ﴿۴۹﴾

اوریاد کرو جب ہم نے تمہارے لئے دریا کوپھاڑ دیا تو ہم نے تمہیں بچالیا اور فرعونیوں کو تمہاری آنکھوں کے سامنے غرق کردیا﴿۵۰﴾

اور یاد کرو جب ہم نے موسیٰؑ سے چالیس راتوں کا وعدہ فرمایا پھر اس کے پیچھے تم نے بچھڑے کی پوجا شروع کردی اور تم واقعی ظالم تھے﴿۵۱﴾پھر اس کے بعد ہم نے

تمہیں معافی عطا فرمائی تاکہ تم شکر ادا کرو﴿۵۲﴾

اوریاد کرو جب ہم نے موسیٰؑ کو کتاب عطا کی اور حق و باطل میں فرق کرناتاکہ تم ہدایت پاؤ﴿۵۳﴾اور یاد کروجب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم تم نے بچھڑے کو معبودبناکر اپنی جانوں پر ظلم کیالہٰذااب اپنے پیدا کرنے والے کی بارگاہ میں توبہ کرو، تم اپنے لوگوں کو قتل کرو۔ یہ تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک تمہارے لیے بہتر ہے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی بیشک وہی بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے﴿۵۴﴾

اور یاد کرو جب تم نے کہا: اے موسیٰ! ہم ہرگز تمہارا یقین نہ کریں گے جب تک اعلانیہ خدا کو نہ دیکھ لیں تو تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے تمہیں کڑک نے پکڑ لیا﴿۵۵﴾

پھر تمہاری موت کے بعد ہم نے تمہیں زندہ کیا تاکہ تم شکر ادا کرو﴿۵۶﴾

اور ہم نے تمہارے اوپر بادل کو سایہ بنا دیا اور تمہارے او پر من وسلویٰ اتارا کہ ہماری دی ہوئی پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور انہوں نے ہمارا کچھ نہ بگاڑا بلکہ اپنی جانوں پر ہی ظلم کرتے رہے﴿۵۷﴾اور جب ہم نے انہیں کہا کہ اس شہر میں داخل ہوجاؤ پھر اس میں جہاں چاہو

بے روک ٹوک کھاؤ اور
دروازے میں سجدہ کرتے داخل
ہونااور کہتے رہنا، ہمارے گناہ
معاف ہوں ، ہم تمہاری خطائیں
بخش دیں گے اور عنقریب ہم
نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ
عطا فرمائیں گے﴿۵۸﴾
پھر ان ظالموں نے جو اُن سے
کہا گیا تھا اسے ایک دوسری
بات سے بدل دیاتو ہم نے آسمان
سے ان ظالموں پر عذاب نازل
کردیاکیونکہ یہ نافرمانی کرتے
رہے تھے﴿۵۹﴾
اور یاد کرو،جب موسیٰؑ نے اپنی
قوم کے لئے پانی طلب کیا تو ہم
نے فرمایا کہ پتھر پر اپنا عصا
مارو ، تو فوراً اس میں سے بارہ
چشمے بہہ نکلے اورہر گروہ

نے اپنے پانی پینے کی جگہ کو
پہچان لیا اور ہم نے فرمایاکہ اللہ
کا رزق کھاؤ اور پیواور زمین
میں فساد نہ پھیلاتے پھرو﴿۶۰﴾
اور جب تم نے کہا :اے موسیٰ!
ہم ایک کھانے پر ہرگز صبر
نہیں کرسکتے۔ لہٰذا آپ اپنے
رب سے دعاکیجئے کہ ہمارے
لئے وہ چیزیں نکالے جو زمین
اُگاتی ہے جیسے ساگ اور
ککڑی اور گندم اور مسور کی
دال اور پیاز۔ فرمایا: کیا تم بہتر
چیز کے بدلے میں گھٹیا چیزیں
مانگتے ہو۔ اچھا پھر
مُلکِ مِصریا کسی شہر میں قیام
کرو، وہاں تمہیں وہ سب کچھ
ملے گا جو تم نے مانگا ہے اور
ان پر ذِلت اور غُربت مُسلط

کردی گئی اوروہ خدا کے
غضب کے مستحق ہوگئے۔ یہ ذِ
لت و غربت اس وجہ سے تھی
کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار
کرتے تھے اور انبیاء کو ناحق
شہید کرتے تھے۔ اوریہ اس
وجہ سے تھی کہ انہوں نے
نافرمانی کی اور وہ مسلسل
سرکشی کررہے تھے﴿۶۱﴾
بیشک ایمان والوں نیزیہودیوں
اورعیسائیوں اور ستاروں کی
پوجا کرنے والوں میں سے جو
بھی سچے دل سے اللہ پر
اورآخرت کے دن پر ایمان لے
آئیں اور نیک کام کریں توان کا
ثواب ان کے رب کے پاس ہے
اور ان پر نہ کوئی خوف ہوگا
اور نہ وہ غمگین ہوں گے﴿۶۲﴾

اور یاد کروجب ہم نے تم سے
عہد لیا اور تمہارے سروں پر
طورپہاڑ کو معلق کردیااور کہا
کہ مضبوطی سے تھامو اس
کتاب کو جو ہم نے تمہیں عطا
کی ہے اور جو کچھ اس میں
بیان کیا گیا ہے اسے یاد کرواس
امید پر کہ تم پرہیز گار بن
جاؤ﴿۶۳﴾
اس کے بعد پھر تم نے
روگردانی اختیار کی تو اگر تم
پر اللہ کا فضل اور اس کی
رحمت نہ ہوتی تو تم نقصان
اٹھانے والوں میں سے ہو
جاتے﴿۶۴﴾
اور یقیناً تمہیں معلوم ہیں وہ
لوگ جنہوں نے تم میں سے ہفتہ
کے دن میں سرکشی کی۔ تو ہم

نے ان سے کہا کہ دھتکارے
ہوئے بندر بن جاؤ﴿۶۵﴾تو ہم نے
یہ واقعہ اس وقت کے لوگوں
اور ان کے بعد والوں کے لیے
عبرت اور پرہیزگاروں کے لئے
نصیحت بنادیا﴿۶۶﴾
اوریاد کرو جب موسیٰؑ نے اپنی
قوم سے فرمایا: بیشک اللہ تمہیں
حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح
کرو تو انہوں نے کہا کہ کیا آپ
ہمارے ساتھ مذاق کرتے ہیں ؟
موسیٰؑ نے فرمایا، ’’میں اللہ کی
پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہلوں
میں سے ہوجاؤں ﴿۶۷﴾
انہوں نے کہا کہ آپ اپنے رب
سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں
بتادے کہ وہ گائے کیسی ہے؟
فرمایا: اللہ فرماتا ہے کہ وہ ایک

ایسی گائے ہے جو نہ توبوڑھی ہے اور نہ بالکل کم عمربلکہ ان دونوں کے درمیان درمیان ہو۔ تو وہ کرو جس کا تمہیں حکم دیا جارہا ہے﴿۶۸﴾

انہوں نے کہا: آپ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بتادے، اس گائے کا رنگ کیا ہے؟ فرمایاکہ اللہ فرماتا ہے کہ وہ پیلے رنگ کی گائے ہے جس کا رنگ بہت گہرا ہے۔ وہ گائے دیکھنے والوں کو خوشی دیتی ہے﴿۶۹﴾

انہوں نے کہا: آپ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ہمارے لئے واضح طور پر بیان کردے کہ وہ گائے کیسی ہے؟ کیونکہ بیشک گائے ہم پر مشتبہ ہوگئی

ہے اور اگر اللہ چاہے گا تو یقینا
ہم راہ پالیں گے﴿۷۰﴾
موسٰیؑ نے فرمایا: اللہ فرماتا ہے
کہ وہ ایک ایسی گائے ہے جس
سے یہ خدمت نہیں لی جاتی کہ
وہ زمین میں ہل چلائے اور نہ
وہ کھیتی کو پانی دیتی ہے۔
بالکل بے عیب ہے، اس میں
کوئی داغ نہیں۔ یہ سن کر انہوں
نے کہا: اب آپ بالکل صحیح
بات لائے ہیں۔ پھر انہوں نے اس
گائے کو ذبح کیا حالانکہ وہ ذبح
کرتے معلوم نہ ہوتے تھے﴿۷۱﴾
اور یاد کرو جب تم نے ایک
شخص کو قتل کردیا پھر اس کا
الزام کسی دوسرے پر ڈالنے
لگے حالانکہ اللہ ظاہر کرنے

والا تھااس کو جسے تم چھپا رہے تھے﴿۷۲﴾
تو ہم نے فرمایا کہ اس مقتول کو اس گائے کا ایک ٹکڑا مارو۔ اسی طرح اللہ مُردوں کو زندہ کرے گا۔ اور وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھ جاؤ﴿۷۳﴾
پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہوگئے تو وہ پتھروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ سخت ہیں اور پتھروں میں تو کچھ وہ ہیں جن سے ندیاں بہہ نکلتی ہیں اور کچھ وہ ہیں کہ جب پھٹ جاتے ہیں تو ان سے پانی نکلتا ہے اور کچھ وہ ہیں جو اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں اور اللہ تمہارے اعمال سے

ہرگز بے خبر نہیں ﴿۷۴﴾تو اے مسلمانو!کیا تم یہ امید رکھتے ہو کہ یہ تمہاری وجہ سے ایمان لے آئیں گے حالانکہ ان میں ایک گروہ وہ تھا کہ وہ اللہ کا کلام سنتے تھے اور پھراسے سمجھ لینے کے بعد جان بوجھ کر بدل دیتے تھے﴿۷۵﴾

اور جب یہ مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لاچکے ہیں اور جب آپس میں اکیلے ہوتے ہیں توکہتے ہیں : کیا ان کے سامنے وہ علم بیان کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے او پر کھولا ہے؟ تاکہ اس کے ذریعے یہ تمہارے رب کی بارگاہ میں تمہارے اوپر حجت قائم کریں کیا تمہیں عقل نہیں

؟(۷۶)کیا یہ اتنی بات نہیں جانتے
کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ
چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر
کرتے ہیں (۷۷)
اور ان میں کچھ اَن پڑھ ہیں جو
کتاب کو نہیں جانتے مگر زبانی
پڑھ لینا یا کچھ اپنی من گھڑت
اوریہ صرف خیال و گمان میں
پڑے ہوئے ہیں (۷۸)
تو بربادی ہے ان لوگوں کے
لئے جو اپنے ہاتھوں سے کتاب
لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں : یہ
خداکی طرف سے ہے کہ اس
کے بدلے میں تھوڑی سی قیمت
حاصل کرلیں توان لوگوں کے
لئے ان کے ہاتھوں کے لکھے
ہوئے کی وجہ سے ہلاکت ہے
اور ان کے لئے ان کی کمائی

کی وجہ سے تباہی و بربادی
ہے﴿۷۹﴾
اور بولے: ہمیں تو آگ ہرگز نہ
چھوئے گی مگر گنتی کے
چنددن۔ اے حبیب! تم فرمادو: کیا
تم نے خدا سے کوئی وعدہ لیا
ہوا ہے؟اگر ایسا ہے، پھر تو اللہ
ہرگز وعدہ خلافی نہیں کرے گا
بلکہ تم اللہ پر وہ بات کہہ رہے
ہو جس کا تمہیں علم نہیں ﴿۸۰﴾
کیوں نہیں ، جس نے گناہ کمایا
اور اس کی خطا نے اس کا
گھیراؤ کرلیا تو وہی لوگ
جہنمی ہیں ، وہ ہمیشہ اس میں
رہیں گے﴿۸۱﴾اور جو ایمان لائے
اور اچھے کام کیے وہ جنت
والے ہیں انہیں ہمیشہ اس میں
رہنا﴿۸۲﴾اور یاد کروجب ہم نے

بنی اسرائیل سے عہدلیا کہ اللہ
کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو
اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی
کرو اور رشتہ داروں اور
یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ
اچھا سلوک کرو اور لوگوں سے
اچھی بات کہو اور نماز قائم
رکھو اور زکوٰۃ دو لیکن پھر تم
میں سے چند آدمیوں کے علاوہ
سب پھر گئے اور تم ویسے ہی
اللہ کے احکام سےمنہ موڑنے
والے ہو﴿۸۳﴾
اور یاد کرو جب ہم نے تم سے
عہد لیا کہ آپس میں کسی کا خون
نہ بہانا اور اپنے لوگوں کو اپنی
بستیوں سے نہ نکالنا پھر تم نے
اقرار بھی کرلیا اور تم خوداس
کے گواہ ہو﴿۸۴﴾

پھر یہ تم ہی ہو جو اپنے لوگوں کو قتل بھی کرنے لگے اور اپنے میں سے ایک گروہ کو ان کے وطن سے بھی نکالنے لگے، تم ان کے خلاف گناہ اور زیادتی کے کاموں میں مدد بھی کرتے ہواور اگر وہی قیدی ہو کر تمہارے پاس آئیں تو تم معاوضہ دے کر انہیں چھڑا لیتے ہو حالانکہ تمہارے اوپر تو ان کا نکالنا ہی حرام ہے۔ تو کیا تم اللہ کے بعض احکامات کو مانتے ہو اور بعض سے انکار کرتے ہو؟ تو جو تم میں ایسا کرے اس کا بدلہ دنیوی زندگی میں ذلت و رسوائی کے سوا اور کیا ہے اور قیامت کے دن انہیں شدید ترین عذاب کی طرف

لوٹایا جائے گا اور اللہ تمہارے
اعمال سے بے خبر نہیں ﴿۸۵﴾
یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے
آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی
خرید لی تو ان سے نہ تو عذاب
ہلکا کیا جائے گا اور نہ ہی ان
کی مدد کی جائے گی﴿۸۶﴾
اور بے شک ہم نے موسٰیؑ کو
کتاب عطا کی اور اس کے بعد
پے در پے رسول بھیجے اور ہم
نے عیسیٰ بن مریم کو کھلی
نشانیاں عطا فرمائیں اور پاک
روح کے ذریعے ان کی مدد کی
تو اے بنی اسرائیل! کیا تمہارا یہ
معمول نہیں ہے؟ کہ جب کبھی
تمہارے پاس کوئی رسول ایسے
احکام لے کر تشریف لایا جنہیں
تمہارے دل پسند نہیں کرتے

تھے تو تم تکبر کرتے تھے پھر
ان انبیاء میں سے ایک گروہ کو
تم جھٹلاتے تھے اور ایک گروہ
کو شہید کردیتے تھے ﴿۸۷﴾
اور یہودیوں نے کہا: ہمارے
دلوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں
بلکہ اللہ نے ان کے کفر کی وجہ
سے ان پر لعنت کردی ہے تو
ان میں سے تھوڑے لوگ ہی
ایمان لاتے ہیں ﴿۸۸﴾
اور جب ان کے پاس اللہ کی وہ
کتاب آئی جو ان کے پاس
موجود کتاب کی تصدیق کرنے
والی ہے اور اس سے پہلے یہ
اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں
کے خلاف فتح مانگتے تھے تو
جب ان کے پاس وہ جانا پہچانا
نبی تشریف لے آیا تو اس کے

منکر ہوگئے تو اللہ کی لعنت ہو
انکار کرنے والوں پر﴿۸۹﴾
انہوں نے اپنی جانوں کا کتنا برا
سودا کیا کہ اللہ نے جو نازل
فرمایا ہے اس کا انکار کررہے
ہیں اس حسد کی وجہ سے کہ
اللہ اپنے فضل سے اپنے جس
بندے پر چاہتا ہے وحی نازل
فرماتا ہے تو یہ لوگ غضب پر
غضب کے مستحق ہوگئے اور
کافروں کے لیے ذلت کا عذاب
ہے﴿۹۰﴾اور جب ان سے کہا
جائے کہ اس پر ایمان لاؤ جو
اللہ نے نازل فرمایا ہے تو کہتے
ہیں : ہم اسی پر ایمان لاتے ہیں
جو ہمارے اوپر نازل کیا گیا اور
وہ تورات کے علاوہ دیگر کا
انکار کرتے ہیں حالانکہ وہ

قرآن بھی حق ہے ان کے پاس موجودکتاب کی تصدیق کرنے والا ہے۔ اے محبوب! تم فرما دو کہ اے یہودیو! اگر تم ایمان والے تھے تو پھر پہلے تم اللہ کے نبیوں کو کیوں شہید کرتے تھے؟﴿۹۱﴾

اور بیشک تمہارے پاس موسیٰؑ روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے پھر تم نے اس کے بعد بچھڑے کو معبود بنالیا اور تم ظالم تھے﴿۹۲﴾

اور یاد کروجب ہم نے تم سے عہد لیا او ر کوہِ طور کو تمہارے سروں پر بلند کردیااور فرمایامضبوطی سے تھام لو اس کو جوہم نے تمہیں عطا کی ہے اور سنو۔ انہوں نے کہا: ہم نے

سنا اور نہ مانا اور ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں میں توبچھڑا رچا ہوا تھا اے محبوب! تم فرمادو: اگر تم ایمان والے ہو تو تمہارا ایمان تمہیں کتنا برا حکم دیتا ہے﴿۹۳﴾

اے محبوب!تم فرمادو: اگر دوسرے لوگوں کو چھوڑ کر آخرت کا گھر اللہ کے نزدیک خالص تمہارے ہی لئے ہے تو اگر تم سچے ہوتو موت کی تمنا تو کرو﴿۹۴﴾

اوراپنی بداعمالیوں کی وجہ سے یہ ہرگز کبھی موت کی تمنا نہ کریں گے اور اللہ ظالموں کوخوب جانتا ہے﴿۹۵﴾

اور بیشک تم ضرور انہیں پاؤ گے کہ سب لوگوں سے زیادہ

جینے کی ہوس رکھتے ہیں اور
مشرکوں میں سے ایک گروہ
تمنا کرتاہے کہ کاش اسے ہزار
سال کی زندگی دیدی جائے
حالانکہ اتنی عمر کا دیا جانابھی
اسے عذاب سے دور نہ
کرسکے گا اور اللہ ان کے تمام
اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے﴿۹۶﴾
اے محبوب!تم فرمادو :جو کوئی
جبرئیل کا دشمن ہوتو پس بیشک
اس نے توتمہارے دل پر اللہ کے
حکم سے یہ اتارا ہے، جو اپنے
سے پہلے موجود کتابوں کی
تصدیق فرمانے والا ہے اور
ایمان والوں کے لئے ہدایت اور
بشارت ہے﴿۹۷﴾
جو کوئی اللہ اور اس کے
فرشتوں اور اس کے رسولوں

اورجبرائیل اور میکائیل کا دشمن ہو تو اللہ کافروں کا دشمن ہے﴿۹۸﴾

اور بیشک ہم نے تمہاری طرف روشن آیتیں نازل کیں اور ان کا انکار صرف نافرمان ہی کرتے ہیں ﴿۹۹﴾اور جب کبھی انہوں نے کوئی عہدکیا تو ان میں سے ایک گروہ نے اس عہد کو توڑ دیا بلکہ ان میں سے اکثر مانتے ہی نہیں ﴿۱۰۰﴾اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایک رسول تشریف لایاجو ان کی کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہے تواہلِ کتاب میں سے ایک گروہ نے اللہ کی کتاب کو پیٹھ پیچھے یوں پھینک دیا گویا وہ کچھ جانتے ہی نہیں ہیں ﴿۱۰۱﴾

اور یہ سلیمان کے عہدِ حکومت
میں اس جادو کے پیچھے
پڑگئے جو شیاطین پڑھا کرتے
تھے اور سلیمان نے کفر نہ
کیابلکہ شیطان کافر ہوئے جو
لوگوں کو جادو سکھاتے تھے
اور یہ تو اس جادو کے پیچھے
بھی پڑگئے تھےجو بابل شہر
میں دو فرشتوں ہاروت و
ماروت پراتارا گیاتھا اور وہ
دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے
جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم
تو صرف لوگوں کا امتحان ہیں
تواے لوگو!تم اپنا ایمان ضائع
نہ کرو۔وہ لوگ ان فرشتوں سے
ایسا جادوسیکھتے جس کے
ذریعے مرد اور اس کی بیوی
میں جدائی ڈال دیں حالانکہ وہ

اس کے ذریعے کسی کو اللہ کے
حکم کے بغیر کوئی نقصان نہیں
پہنچا سکتے تھے اور یہ ایسی
چیز سیکھتے تھے جو انہیں
نقصان دے اور انہیں نفع نہ دے
اور یقینا انہیں معلوم ہے کہ جس
نے یہ سودا لیا ہے آخرت میں
اس کا کچھ حصہ نہیں اور انہوں
نے اپنی جانوں کا کتنا برا سودا
کیا ہے، کیا ہی اچھا ہوتا اگر یہ
جانتے﴿۱۰۲﴾
اور اگر وہ ایمان لاتے اور
پرہیزگاری اختیارکرتے تو اللہ
کے یہاں اجر بہت اچھا ہے،اگر
یہ جانتے﴿۱۰۳﴾
اے ایمان والو!راعنا نہ کہو اور
یوں عرض کرو کہ حضور ہم
پر نظر رکھیں اور پہلے ہی

سے بغور سنو اور کافروں کے
لئے دردناک عذاب ہے﴿۱۰۴﴾اے
مسلمانو!نہ تو اہلِ کتاب کے کافر
چاہتے ہیں اور نہ ہی مشرک کہ
تمہارے او پر تمہارے رب کی
طرف سے کوئی بھلائی اتاری
جائے حالانکہ اللہ جسے چاہتا
ہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص
فرمالیتا ہے اور اللہ بڑے فضل
والا ہے﴿۱۰۵﴾
جب ہم کوئی آیت منسوخ کرتے
ہیں یا لوگوں کو بھلا دیتے ہیں
تو اس سے بہتر یا اس جیسی
اور آیت لے آتے ہیں اے
مخاطب!کیا تجھے معلوم نہیں
کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے﴿۱۰۶﴾
کیا تجھے معلوم نہیں کہ
آسمانوں اور زمین کی بادشاہی

اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ کے
مقابلے میں تمہارا نہ کوئی
حمایتی ہے اور نہ ہی
مددگار﴿۱۰۷﴾
کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تم اپنے
رسول سے ویسے ہی سوال کرو
جیسے اس سے پہلے موسیٰؑ
سے کئے گئے اور جو ایمان
کے بدلے کفر اختیار کرے تو
وہ سیدھے راستے سے بھٹک
گیا﴿۱۰۸﴾
اہل کتاب میں سے بہت سے
لوگو ں نے اس کے بعد کہ ان
پر حق خوب ظاہر ہوچکا ہے
اپنے دلی حسد کی وجہ سے یہ
چاہا کہ کاش وہ تمہیں ایمان کے
بعد کفر کی طرف پھیردیں ۔ تو
تم انہیں چھوڑدو اور ان سے

درگزر کرتے رہو یہاں تک کہ
اللہ اپنا حکم لائے بیشک اللہ ہر
چیز پر قادر ہے﴿۱۰۹﴾
اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو
اور اپنی جانوں کے لئے جو
بھلائی تم آگے بھیجو گے اسے
اللہ کے یہاں پاؤ گے بیشک اللہ
تمہارے سب کام دیکھ رہا
ہے﴿۱۱۰﴾اور اہل کتاب نے کہا:
ہرگز جنت میں داخل نہ ہو گا
مگر وہی جو یہودی ہو
یاعیسائی۔ یہ ان کی من گھڑت
تمنائیں ہیں ۔ تم فرمادو: اگر تم
سچے ہوتو اپنی دلیل لاؤ۔
ہاں کیوں نہیں ؟ جس نے اپنا
چہرہ اللہ کے لئے جھکا دیا اور
وہ نیکی کرنے والا بھی ہو تو
اس کااجر اس کے رب کے پاس

ہے اور ان پر نہ کوئی خوف
ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں
گے﴿۱۱۱﴾
اور یہودیوں نے کہا: عیسائی
کسی شے پر نہیں اور عیسائیوں
نے کہا : یہودی کسی شے پر
نہیں حالانکہ یہ کتاب پڑھتے
ہیں اسی طرح جاہلوں نے ان
پہلوں جیسی بات کہی تو اللہ
قیامت کے دن ان میں اس بات
کا فیصلہ کردے گا جس میں یہ
جھگڑ رہے ہیں ﴿۱۱۲﴾
اور اس سے بڑھ کر ظالم کون
ہوگاجو اللہ کی مسجدوں کو اس
بات سے روکے کہ ان میں اللہ
کا نام لیا جائے اور ان کو ویران
کرنے کی کوشش کرے۔انہیں
مسجدوں میں داخل ہونا مناسب

نہ تھا مگر ڈرتے ہوئے۔ ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے﴿۱۱۳﴾

اور مشرق و مغرب سب اللہ ہی کا ہے تو تم جدھر منہ کرو ادھر ہی اللہ کی رحمت تمہاری طرف متوجہ ہے۔ بیشک اللہ وسعت والا علم والا ہے﴿۱۱۴﴾اور

مشرکوں نے کہا: اللہ نے اپنے لئے اولاد بنا رکھی ہے، وہ پاک ذات ہے بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کی ملکیت میں ہے۔ سب اس کے حضور گردن جھکائے ہوئے ہیں ﴿۱۱۵﴾

وہ بغیر کسی سابقہ مثال کے آسمانوں اور زمین کونیا پیدا

کرنے والا ہے اور جب وہ کسی کام کو وجود میں لانے کا فیصلہ فرماتا ہے تو اس سے صرف یہ فرماتا ہے کہ" ہو جا" تووہ فوراً ہوجاتا ہے﴿۱۱۷﴾اور جاہلوں نے کہا: اللہ ہم سے کیوں نہیں کلام کرتا یا ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آجاتی۔ ان سے پہلے لوگوں نے بھی ایسی ہی بات کہی تھی تو اِن کے دل آپس میں ایک جیسے ہوگئے۔ بیشک ہم نے یقین کرنے والوں کے لئے نشانیاں کھول کر بیان کردیں ﴿۱۱۸﴾

اے حبیبﷺ!بیشک ہم نے تمہیں حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈر کی خبریں دینے والا بنا کربھیجا اور آپ سے

جہنمیوں کے بارے میں سوال
نہیں کیا جائے گا﴿۱۱۹﴾
اور یہودی اور عیسائی ہرگز آپ
ﷺسے راضی نہ ہوں گے جب
تک آپ ان کے دین کی پیروی
نہ کرلیں ۔ تم فرمادو: اللہ کی
ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے اور
اے مخاطب!اگر تیرے پاس علم
آجانے کے بعد بھی تو ان کی
خواہشات کی پیروی کرے گا تو
تجھے اللہ سےکوئی بچانے والا
نہ ہوگا اور نہ کوئی
مددگارہوگا﴿۱۲۰﴾
وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی
ہے تووہ اس کی تلاوت کرتے
ہیں جیسا تلاوت کرنے کا حق
ہے یہی لوگ اس پر ایمان
رکھتے ہیں اور جو اس کا انکار

کریں تو وہی نقصان اٹھانے
والے ہیں ﴿۱۲۱﴾اے یعقوب کی
اولاد! میرا احسان یاد کروجو
میں نے تم پر کیا او ر وہ جو
میں نے اس زمانہ کے سب
لوگوں پر تمہیں فضیلت عطا
فرمائی﴿۱۲۲﴾اور اس دن سے ڈرو
جب کوئی جان کسی دوسری
جان کی طرف سے کوئی بدلہ
نہ دے گی اور نہ اس سے کوئی
معاوضہ لیا جائے گا اور نہ کافر
کو سفارش نفع دے گی اور نہ
ہی ان کی مدد کی جائے گی﴿۱۲۳﴾
اور یاد کروجب ابراہیمؑ کو اس
کے رب نے چندباتوں کے
ذریعے آزمایا تو اس نے انہیں
پورا کردیا اللہ نے فرمایا: میں
تمہیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا

ہوں ۔ ابراہیمؑ نے عرض کی اور میری اولاد میں سے بھی فرمایا: میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا﴿۱۲۴﴾

اور یاد کرو جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لئے مرجع اور امان بنایا اور اے مسلمانو!تم ابراہیمؑ کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ اور ہم نے ابراہیمؑ و اسماعیلؑ کو تاکید فرمائی کہ میرا گھر طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے خوب پاک صاف رکھو﴿۱۲۵﴾

اور یاد کرو جب ابراہیم نے عرض کی: اے میرے رب اس شہر کو امن والا بنا دے اور اس

میں رہنے والے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں انہیں مختلف پھلوں کا رزق عطا فرما۔ اللہ نے فرمایا: اور جو کافر ہوتو میں اسے بھی تھوڑی سی مدت کے لئے نفع اٹھانے دوں گا پھر اسے دوزخ کے عذاب کی طرف مجبور کردوں گا اور وہ پلٹنے کی بہت بری جگہ ہے﴿۱۲۶﴾اور جب ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اس گھر کی بنیادیں بلند کررہے تھےیہ دعا کرتے ہوئے اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرما ،بیشک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے﴿۱۲۷﴾

اے ہمارے رب:اورہم دونوں کو اپنا فرمانبردار رکھ اور ہماری اولاد میں سے ایک ایسی امت

بنا جو تیری فرمانبردار ہو اور
ہمیں ہماری عبادت کے طریقے
دکھا دے اور ہم پر اپنی رحمت
کے ساتھ رجوع فرما بیشک تو
ہی بہت توبہ قبول کرنے والا
مہربان ہے﴿۱۲۸﴾
اے ہمارے رب! اور ان کے
درمیان انہیں میں سے ایک
رسول بھیج جواِن پر تیری آیتوں
کی تلاوت فرمائے اور انہیں
تیری کتاب اور پختہ علم
سکھائے اور انہیں خوب پاکیزہ
فرمادے۔ بیشک تو ہی غالب
حکمت والاہے﴿۱۲۹﴾
اور ابراہیمؑ کے دین سے وہی
منہ پھیرے گا جس نے خود
کواحمق بنا رکھا ہو اور بیشک
ہم نے اسے دنیا میں چن لیا اور

بیشک وہ آخرت میں ہمارا خاص قرب پانے والوں میں سے ہے﴿۱۳۰﴾یاد کروجب اس کے رب نے اسے فرمایا:فرمانبرداری کر، تو اس نے عرض کی: میں نے فرمانبرداری کی اس کی جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے﴿۱۳۱﴾
اورابراہیمؑ اور یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو اسی دین کی وصیت کی کہ اے میرے بیٹو!بیشک اللہ نے یہ دین تمہارے لئے چن لیاہے توتم ہرگز نہ مرنا مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو﴿۱۳۲﴾اے یہودیو!کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوبؑ کے وصال کا وقت آیا، جب انہوں

نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: اے بیٹو! میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟ تو انہوں نے کہا: ہم آپ کے معبود اور آپ کے آباؤ اجداد ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ کے معبود کی عبادت کریں گے جو ایک معبود ہے اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں ﴿۱۳۳﴾

وہ ایک امت ہے جو گزرچکی ہے ۔ان کے اعمال ان کے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں اور تم سے اُن کے کاموں کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا﴿۱۳۴﴾

اور اہلِ کتاب نے کہا: یہودی یا نصرانی ہوجاؤہدایت پاؤگے۔ تم فرماؤ:ہرگز نہیں بلکہ ہم تو

ابراہیمؑ کا دین اختیار کرتے ہیں جو ہر باطل سے جدا تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے﴿۱۳۵﴾

اے مسلمانوں! تم کہو: ہم اللہ پر اور جو ہماری طرف نازل کیا گیا ہے اس پر ایمان لائے اور اس پر جو ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ اور ان کی اولاد کی طرف نازل کیا گیا اور موسٰیؑ اور عیسیٰؑ کو دیا گیا اور جو باقی انبیاء کو ان کے رب کی طرف سے عطا کیا گیا۔ ہم ایمان لانے میں ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور ہم اللہ کے حضور گردن رکھے ہوئے ہیں ﴿۱۳۶﴾

پھر اگر وہ بھی یونہی ایمان لے آئیں جیسا تم ایمان لائے ہو جب تو وہ ہدایت پاگئے اور اگر منہ پھیریں تو وہ صرف مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں ۔ تو اے حبیبﷺ!عنقریب اللہ ان کی طرف سے تمہیں کافی ہوگا اور وہی سننے والا جاننے والاہے﴿۱۳۷﴾

ہم نے اللہ کا رنگ اپنے اوپر چڑھالیا اور اللہ کے رنگ سے بہتر کس کا رنگ ہے؟اور ہم اسی کی عبادت کرنے والے ہیں ﴿۱۳۸﴾

تم فرماؤ:کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو حالانکہ وہ ہمارا بھی رب ہے اور تمہارا بھی اور ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں اور ہم خالص اسی کے ہیں ﴿۱۳۹﴾

اے اہلِ کتاب!کیاتم یہ کہتے ہو کہ ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ اور ان کی اولاد یہودی یا نصرانی تھے۔ تم فرماؤ: کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ ؟ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جس کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی گواہی ہو اور وہ اسے چھپائے اور اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ﴿۱۴۰﴾

وہ ایک امت ہے جو گزرچکی ہے ۔ان کے اعمال ان کے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں اور تم سے اُن کے کاموں کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا﴿۱۴۱﴾

پارہ ۲
سیقول
قُرآن حکیم کا دُوسرا
پارہ اُردو ترجمہ
بمعہ
ہدایات، واقعات اور
شخصیات

پارہ –2

دوسرے پارے میں سورۃ البقرہ
کی 142 سے 252 تک کی
آیات شامل ہیں۔

ہدایات

- اللہ نے قبلے کو تبدیل کیا اور ساتھ ہی ساتھ مسلمانوں کو بہترین امت بنایا اور انہیں دین کو پہنچانے کی ذمہ داری دی،باقی کی سورت میں انہیں انفرادی اور اجتماعی تعمیر کے احکام دیے،قبلے کی تبدیلی آزمائش تھی اور رسول ﷺ کی خواہش بھی،اہلِ کتاب کوحق معلوم تھا مگر انہوں نے نہیں مانا ۔
- قبلہ کی تبدیلی یعنی لوگوں تك حق پہنچانے کی ذ مہ داری آپ پر ہے۔ اس کام کے لیے

صبروصلوٰۃ کی پابندی کرو۔کتاب کے چُھپانے والوں پر اللہ کی لعنت ہے (لہذا پیغام پہنچا دو)۔

- صرف اللہ سے محبت کرو اور حقیقی نیکی کو نہ بھولو۔مختلف احکامات دینے سے پہلے اللہ نے یہ بات واضح کردی کہ نیکی کیا ہے۔ نیکی اِدھر اُدھر رُخ کرنے کا نام نہیں،بلکہ نیکی ہے،
- ایمان لانا اللہ پر،رسولوں پر،کتابوں پر،آخرت پر۔اور خرچ کرنا اللہ کی راہ میں،پورا کرنا وعدوں کو،اور صبر کرنا مختلف حالات میں۔یہ کام کرنے والے لوگ ہی سچے ہیں۔

واقعات اور شخصیات:

اس پارے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے واقعے کا ذکر ہے۔ ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات، ان کی قوم کی نافرمانی اور ان کے ساتھ پیش آنے والے واقعات کی تفصیلات موجود ہیں۔حضرت ابراہیم علیہ السلام: اس پارے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی مثال دی گئی ہے، جس نے اللہ کے حکم کو تسلیم کرتے ہوئے اپنے بیٹے کی قربانی دی۔

پارہ-2
سیقول

بے وقوف لوگ ضرور کہیں گے کہ کس چیز نے پھیر دیا ہے مسلمانوں کے رخ کو اُن کے اس قبلے سے جس پر یہ پہلے تھے۔کہو اےنبیؐ مشرق اور مغرب اللہ ہی کا ہے ۔ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے پر چلاتا ہے ﴿۱۴۲﴾

اور اسی طرح ہم نے تمہیں بہترین امت بنایا تا کہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور یہ رسولؐ تمہارے نگہبان و گواہ ہوں گےاور اے حبیبﷺ ! آپ پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ اسی لئے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسولﷺ کی پیروی کرتا

ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا
ہے اور بیشک وہ لوگ جنہیں
اللہ نے ہدایت دی تھی ان کے
علاوہ لوگوں پریہ بہت بھاری
تھی اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ
تمہارا ایمان ضائع کردے بیشک
اللہ لوگوں پر بہت مہربان، رحم
کرنےوالا ہے﴿۱۴۳﴾
ہم تمہارے چہرے کا آسمان کی
طرف باربار اٹھنا دیکھ رہے ہیں
تو ضرور ہم تمہیں اس قبلہ کی
طرف پھیر دیں گے جس میں
تمہاری خوشی ہے تو ابھی
اپناچہرہ مسجد حرام کی طرف
پھیر دو اور اے مسلمانو! تم
جہاں کہیں ہو اپنا منہ نمازمیں
اسی کی طرف کرلو اور بیشک
وہ لوگ جنہیں کتاب عطا کی

گئی ہے وہ ضرور جانتے ہیں
کہ یہ تبدیلی ان کے رب کی
طرف سے حق ہے اور اللہ ان
کے اعمال سے بے خبر
نہیں﴿۱۴۴﴾
اور اگر تم اہلِ کتاب کے پاس ہر
نشانی لے آ ؤ تو بھی وہ تمہارے
قبلہ کی پیروی نہ کریں گے اور
نہ تم ان کے قبلہ کی پیروی کرو
اور وہ آپس میں بھی ایک
دوسرے کے قبلہ کے تابع نہیں
ہیں اور اے سننے والے اگر
تیرے پاس علم آجانے کے بعد
بھی تو ان کی خواہشوں پر چلا
تو اس وقت تو ضرورزیادتی
کرنے والاہوگا﴿۱۴۵﴾
وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب عطا
فرمائی ہے وہ اس (قبلہ) کو ایسا

پہچانتے ہیں جیسے وہ اپنے اولاد کو پہچانتے ہیں اور بیشک ان میں ایک جماعت جان بوجھ کر حق کو چھپاتی ہے﴿۱۴۶﴾

حق وہی ہے جو تیرے رب کی طرف سے ہو۔ خبردارہرگز شک کرنے والوں میں سے نہ ہونا﴿۱۴۷﴾

اور ہر شخص ایک نہ ایک طرف متوجہ ہو رہا ہے تم نیکیوں کی طرف دوڑو۔جہاں کہیں بھی تم ہو گے،اللہ تمہیں لے آئے گا۔اللہ ہر چیز پر قادر ہے﴿۱۴۸﴾

اور جہاں سے بھی نکلو تم اپنا رُخ نماز میں مسجد الحرام کی طرف کرو۔ اور بیشک تمہارے رب کی طرف سے یہی حق ہے۔

اور اللہ اس سے بے خبر نہیں
ہے جو تم کرتے ہو﴿۱۴۹﴾
مسجد الحرام کی طرف ۔ اور
جہاں کہیں بھی ہو تم تو موڑو
اپنے رُخ اسی کی جانب تاکہ نہ
رہے لوگوں کے پاس تمہارے
خلاف کوئی حجت سوائے اُن
لوگوں کے جنہوں نے اُن میں
سےظلم کیاہےتم اُن سے نہ ڈرو
مجھ ہی سے ڈرو اورمسجد
الحرام کی طرف رخ کرنا اس
لیے ضروری ہے، تا کہ میں اپنا
انعام تم پر پورا کروں اور اس
لیے بھی، تاکہ تم ہدایت پاؤ﴿۱۵۰﴾
یہ قبلہ مقرر کرنابھی اسی
طرح کا انعام ہے، جیسا کہ
بھیجا ہم نے تم ہی میں سے ایک
رسول جو پڑھ کر سناتا ہے

تمہیں ہماری آیات اور پاک کرتا
ہے تم کو اور تعلیم دیتا ہے تم
کو اللہ کی کتاب اور حکمت کی
اور سکھاتا ہے تم کووہ باتیں جو
تم نہیں جانتے تھے﴿۱۵۱﴾
پس یا درکھو تم مجھے،اور میں
یا درکھوں گا تمہیں اور شکر
گزار بنو میرےاور میری نا
شکری نہ کرو﴿۱۵۲﴾
اے ایمان والو مدد حاصل کرو
صبر سےاور نماز سے۔ بیشک
اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ
ہے ﴿۱۵۳﴾
اور جو اللہ کی راہ میں شہید ہوں
اُن کو ،مردہ نہ کہو ۔ بلکہ وہ تو
زندہ ہیں ،لیکن تم نہیں
سمجھتے﴿۱۵۴﴾

اور ہم کسی نہ کسی طرح
تمہاری آزمائش ضرور کریں
گے،دشمن کے ڈرسے، بھوک
پیاس سے،مال وجان اور پھلوں
کی کمی سےاور ان صبر کرنے
والوں کوخوشخبری سنا دو ﴿۱۵۵﴾
وہ لوگ جب ان پر کوئی
مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں :
ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسی
کی طرف لوٹنے والے ہیں ﴿۱۵۶﴾
یہ وہ لوگ ہیں جن پر ان کے
رب کی طرف سے عنایتیں اور
رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت
یافتہ ہیں ﴿۱۵۷﴾
بیشک صفا اور مروہ اللہ کی
نشانیوں میں سے ہیں تو جو اس
گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر
کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے

چکر لگائے اور جو کوئی اپنی طرف سے بھلائی کرے تو بیشک اللہ نیکی کابدلہ دینے والا، اورسب کچھ جاننے والاہے﴿۱۵۸﴾

بیشک جو لوگ ہمارے نازل کیے ہوئےواضح احکام کو اور ہدایت کو چُھپاتے ہیں حالانکہ ہم نے ایسے لوگوں کے لئے کتاب میں واضح فرمادیا ہے ، ان لوگوں پر اللہ کی اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنت ہے﴿۱۵۹﴾

مگر وہ لوگ جو توبہ کریں اور اصلاح کرلیں اور چُھپی ہوئی باتوں کو ظاہر کردیں تو میں ان کی توبہ قبول کر لوں گا اور میں ہی بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہوں﴿۱۶۰﴾

بیشک وہ لوگ جنہوں نے کفر
کیا اور کافر ہی مرے ان پراللہ
اور فرشتوں او ر انسانوں کی
سب کی لعنت ہے﴿۱۶۱﴾
وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے، نہ
ان سے عذاب ہلکا کیا جائے گا
اور نہ انہیں مہلت دی جائے
گی﴿۱۶۲﴾اور تم سب کامعبود ایک
معبود ہے اس کے سوا کوئی
معبود نہیں ، وہ بہت رحمت
والا، مہربان ہے﴿۱۶۳﴾
بیشک آسمانوں اور زمین کی
پیدائش اور رات اور دن کی
تبدیلی میں اور کشتی میں جو
دریا میں لوگوں کے فائدے لے
کر چلتی ہے اور اس پانی میں
جو اللہ نے آسمان سے اتارا پھر
اس کے ساتھ مردہ زمین کو

زندگی بخشی اور زمین میں ہر
قسم کے جانور پھیلائے اور
ہواؤں کی گردش اور وہ بادل
جو آسمان اور زمین کے درمیان
حکم کے پابند ہیں ان سب میں
یقینا عقلمندوں کے لئے نشانیاں
ہیں ﴿۱۶۴﴾
اور کچھ لوگ ایسے بھی ہیں
جواللہ کے شریک اوروں کو
ٹھہرا کر ان سے ایسی محبت
رکھتےہیں،جیسی محبت اللہ
سےہونی چاہیے اور ایمان والے
سب سے زیادہ اللہ سے محبت
کرتے ہیں،کاش مشرک لوگ
جانتے جبکہ اللہ کے عذاب کو
دیکھ کر (جان لیں گے)کہ تمام
طاقت اللہ ہی کو ہے اور اللہ

سخت عذاب دینے والا ہےتو
ہرگز شرک نہ کرتے﴿۱۶۵﴾
جب پیشوا لوگ اپنے پیروی
کرنے والوں سے بیزار ہوں
گے اور عذاب کو اپنی آنکھوں
سے دیکھیں گے اور سب
رشتے ناتے کٹ جائیں گے﴿۱۶۶﴾
اور پیروکار کہیں گے اگر ہمیں
ایک مرتبہ لوٹ کرجانا مل
جائے تو ہم ان پیشواؤں سے
ایسے ہی بیزار ہوجاتے جیسے
یہ ہم سے بیزار ہوئے ہیں اللہ
اسی طرح انہیں ان کے اعمال
ان پر حسرت بنا کر دکھائے گا
اور وہ دوزخ سے نکلنے والے
نہیں ﴿۱۶۷﴾
اے لوگو! جو کچھ زمین میں
حلال پاکیزہ ہے اس میں سے

کھاؤ اور شیطان کے راستوں پر
نہ چلو،بیشک وہ تمہارا کھلا
دشمن ہے﴿۱۶۸﴾
وہ تمہیں صرف برائی اور بے
حیائی کا حکم دے گا اور یہ
حکم دے گا کہ تم اللہ کے بارے
میں وہ کچھ کہو جو خود تمہیں
معلوم نہیں ﴿۱۶۹﴾
اور جب ان سے کہا جائے کہ اس
کی پیروی کرو جو اللہ نے نازل
کیا ہے تو کہتے ہیں : بلکہ ہم
تواس کی پیروی کریں گے جس
پر ہم نے اپنے باپ دادا کو
پایاہے۔ اگرچہ ان کے باپ دادا
کچھ عقل نہ رکھتے ہوں، نہ وہ
ہدایت یافتہ ہوں ﴿۱۷۰﴾
اور کافروں کی مثال اس شخص
کی طرح ہے جو کسی ایسے کو

پکارے جو خالی چیخ و پکار
کے سوا کچھ نہیں سنتا یہ کفار
بہرے، گونگے، اندھے ہیں تو
یہ سمجھتے نہیں ﴿۱۷۱﴾
اے ایمان والو! ہماری دی ہوئی
ستھری چیزیں کھاؤاور اللہ کا
شکر ادا کرواگر تم اسی کی
عبادت کرتے ہو﴿۱۷۲﴾
اس نے تم پر صرف مردار اور
خون اور سُور کا گوشت اور وہ
جانور حرام کئے ہیں جس کے
ذبح کے وقت اللہ کےسوا کسی
اورکا نام بلند کیا گیا تو جو
مجبور ہوجائے حالانکہ وہ نہ
خواہش رکھنے والا ہو اور نہ
ضرورت سے آگے بڑھنے
والاہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں

،بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے﴿۱۷۳﴾

بیشک وہ لوگ جو اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب کو چھُپاتے ہیں اور اس کے بدلے ذلیل قیمت لیتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ ہی بھرتے ہیں اور اللہ قیامت کے دن ان سے نہ کلام فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے﴿۱۷۴﴾

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی اور بخشش کے بدلے عذاب خرید لیا تو یہ کتنا آگ کو برداشت کرنے والے ہیں﴿۱۷۵﴾

یہ سزا اس لئے ہے کہ اللہ نے حق کے ساتھ کتاب نازل فرمائی اور بے شک کتاب میں اختلاف

کرنے والے دور کی مخالفت و
ضد میں ہیں ﴿۱۷۶﴾
اصل نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے
منہ مشرق یا مغرب کی طرف
کرلوبلکہ اصلی نیکی وہ ہے جو
اللہ اورقیامت،فرشتوں ،کتاب
اور پیغمبروں پرایمان لائے اور
اللہ کی محبت میں عزیز ،مال
رشتہ داروں اور یتیموں اور
مسکینوں اورمسافروں اور
سائلوں کو اور غلام لونڈیوں کی
گردنیں آزاد کرانے میں خرچ
کرے اور نماز قائم رکھے اور
زکوٰۃ دے اوروہ لوگ جو عہد
کرکے اپنا عہد پورا کرنے
والے ہیں اور مصیبت اور
سختی میں اور جہاد کے وقت
صبرکرنے والے ہیں یہی لوگ

سچے ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں ﴿۱۷۷﴾

اے ایمان والو! تم پر مقتولوں کے خون کا بدلہ لینا فرض کردیا گیا، آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت، تو جس کے لئے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی دے دی جائے تو اچھے طریقے سے مطالبہ ہو اور وارث کو اچھے طریقے سے ادائیگی ہو۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے آسانی اور رحمت ہے ۔ تو اس کے بعد جو زیادتی کرے اس کے لئے درد ناک عذاب ہے﴿۱۷۸﴾

اوراے عقل مندو! (قصاص)خون کا بدلہ لینے میں

تمہاری زندگی ہے تاکہ تم (قتل نا حق سے)بچو﴿۱۷۹﴾

تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو موت آئے (تو) اگر وہ کچھ مال چھوڑے تو اپنے ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں کے لئے اچھے طریقے سے وصیت کرجائے۔یہ پرہیزگاروں پر واجب ہے ﴿۱۸۰﴾

پھر جو وصیت کو سننے کے بعد اسے تبدیل کردے تو اس کا گناہ ان بدلنے والوں پر ہی ہے، بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے﴿۱۸۰﴾

پھر جس کو وصیت کرنے والے کی طرف سے جانبداری یا گناہ کا اندیشہ ہوتو وہ ان کے درمیان صلح کرادے تو اس پر کچھ گناہ

نہیں ۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے﴿۱۸۲﴾

اے ایمان والو!تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم پرہیز گار بن جاؤ﴿۱۸۳﴾

گنتی کے چند دن ہیں تو تم میں جو کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھے اور جنہیں اس کی طاقت نہ ہواُن پر ایک مسکین کا کھانا فدیہ ہے پھر جو اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور اگر تم جانو تو روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے﴿۱۸۴﴾

رمضان کےمہینہ میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی ہے اور فیصلے کی روشن باتوں پرمشتمل ہے۔تو تم میں سے جو کوئی یہ مہینہ پائے تو ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمارہو یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھے۔اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا اور یہ آسانیاں اس لئے ہیں تاکہ تم روزوں کی تعداد پوری کرلو اور تاکہ تم اس بات پر اللہ کی بڑائی بیان کرو کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اورتاکہ تم شکر گزار بن جاؤ ﴿۱۸۵﴾

اور اے حبیبﷺ! جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو بیشک میں نزدیک ہوں ، میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرے تو انہیں چاہیے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ ہدایت پائیں ﴿۱۸۶﴾

تمہارے لئے روزوں کی راتوں میں اپنی عورتوں کے پاس جانا حلال کردیا گیا، وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم ان کے لئے لباس ہو ۔ اللہ کو معلوم ہے کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمادیا تو اب ان سے ہم بستری

کرلواور جو اللہ نے تمہارے
نصیب میں لکھا ہوا ہے اسے
طلب کرو اور کھاؤ اور پیویہاں
تک کہ تمہارے لئے فجر سے
سفیدی (صبح) کا ڈورا
سیاہی(رات) کے ڈورے سے
علیحدہ ہوجائے پھر رات آنے
تک روزوں کو پورا کرو اور
عورتوں سے ہم بستری نہ کرو
جبکہ تم مسجدوں میں اعتکاف
سے ہو۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں توان
کے پاس نہ جاؤ اللہ یونہی لوگوں
کے لئے اپنی آیات کھول کر
بیان فرماتا ہے تاکہ وہ پرہیز گار
ہوجائیں ﴿۱۸۷﴾
اور آپس میں ایک دوسرے کا
مال ناحق نہ کھاؤ اور نہ
حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ

اس لئے پہنچاؤ کہ لوگوں کا
کچھ مال ناجائز طور پرجان
بوجھ کر کھالو﴿۱۸۸﴾
تم سے نئے چاند کے بارے میں
سوال کرتے ہیں ۔تم فرمادو،یہ
لوگوں اور حج کے لئے وقت
کی علامتیں ہیں اور یہ کوئی
نیکی نہیں کہ تم گھروں میں
پچھلی دیوار توڑ کر آؤ ، ہاں
اصل نیک توپرہیزگار ہوتاہے
اور گھروں میں ان کے
دروازوں سے آؤ اور اللہ سے
ڈرتے رہو اس امید پر کہ تم
فلاح پاؤ﴿۱۸۹﴾
اور اللہ کی راہ میں ان سے لڑو
جو تم سے لڑتے ہیں اور حد
سے نہ بڑھو ، بیشک اللہ حد

سے بڑھنے والوں کوپسند نہیں کرتا﴿۱۹۰﴾

اور (دورانِ جہاد) کافروں کو جہاں پاؤ قتل کرو اور انہیں وہاں سے نکال دو جہاں سے انہوں نے تمہیں نکا لا تھا اور فتنہ قتل سے زیادہ شدید ہوتا ہے اور مسجد حرام کے پاس ان سے نہ لڑو جب تک وہ تم سے وہاں نہ لڑیں اور اگر وہ تم سے لڑیں تو انہیں قتل کرو۔ کافروں کی یہی سزا ہے﴿۱۹۱﴾

پھر اگر وہ باز آجائیں تو بیشک اللہ بخشنے والا، مہربان ہے﴿۱۹۲﴾

اور ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے اورعبادت اللہ کے لئے ہوجائے پھر اگر وہ باز آجائیں تو صرف ظالموں پر

سختی کی سزا باقی رہ جاتی ہے﴿۱۹۳﴾

ادب والے مہینے کے بدلے ادب والا مہینہ ہے اورتمام ادب والی چیزوں کا بدلہ ہے۔توجو تم پر زیادتی کرے اس پر اتنی ہی زیادتی کرو جتنی اس نے تم پر زیادتی کی ہواور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ ڈرنے والوں کے ساتھ ہے﴿۱۹۴﴾

اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں خودکو ہلاکت میں نہ ڈالو اورنیکی کرو بیشک اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت فرماتاہے﴿۱۹۵﴾

اور حج اور عمرہ اللہ کے لئے پورا کرو پھر اگر تمہیں (مکہ سے) روک دیا جائے تو حرم

میں قربانی کا جانور بھیجو جو
میسر آئے اور اپنے سر نہ منڈاؤ
جب تک قربانی اپنے ٹھکانے پر
نہ پہنچ جائے پھر جو تم میں
بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ
تکلیف ہے تو روزے یا خیرات
یا قربانی کا فدیہ دے پھر جب تم
اطمینان سے ہو تو جو حج سے
عمرہ ملانے کا فائدہ اٹھائے اس
پر قربانی لازم ہے جیسی میسر
ہو پھر جو (قربانی کی قدرت)
نہ پائے تو تین روزے حج کے
دنوں میں رکھے اور سات
روزے (اس وقت رکھو) جب تم
اپنے گھر لوٹ کر جاؤ، یہ
مکمل دس ہیں یہ حکم اس کے
لئے ہے جو مکہ کا رہنے والا
نہ ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو

اور جان رکھو کہ اللہ شدید عذاب دینے والا ہے﴿۱۹۶﴾

حج چند معلوم مہینے ہیں تو جو اِن میں حج کی نیت کرے توحج میں نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو اورنہ کوئی گناہ ہو اور نہ کسی سے جھگڑاہو اور تم جو بھلائی کرو اللہ اسے جانتا ہے اورزادِ راہ ساتھ لے لو پس سب سے بہتر زادِ راہ یقیناپرہیزگاری ہے اور اے عقل والو!مجھ سے ڈرتے رہو﴿۱۹۷﴾

تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو، تو جب تم عرفات سے واپس لوٹو تو مشعر حرام کے پاس اللہ کو یاد کرو اور اس کا ذکر کروکیونکہ

اس نے تمہیں ہدایت دی ہے
اگرچہ اس سے پہلے تم
یقینابھٹکے ہوئے تھے﴿۱۹۸﴾
پھر (اےاہلِ قریش!) تم بھی وہیں
سے پلٹو جہاں سے دوسرے
لوگ پلٹتے ہیں اور اللہ سے
مغفرت طلب کرو ،بیشک اللہ
بخشنے والا مہربان ہے﴿۱۹۹﴾پھر
جب اپنے حج کے کام پورے
کرلوتو اللہ کا ذکر کرو جیسے
اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے
تھے بلکہ اس سے زیادہ (ذکر
کرو) اور کوئی آدمی یوں کہتا
ہے کہ اے ہمارے رب! ہمیں
دنیا میں دے دے اور آخرت میں
اس کا کچھ حصہ نہیں ﴿۲۰۰﴾
اور کوئی یوں کہتا ہے کہ اے
ہمارے رب!ہمیں دنیا میں بھلائی

عطا فرما اور ہمیں آخرت میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا﴿۲۰۱﴾

ان لوگوں کے لئے ان کے کمائے ہوئے اعمال سے حصہ ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے﴿۲۰۲﴾

اور گنتی کے دنوں میں اللہ کا ذکر کرو تو جو جلدی کرکے دو دن میں منیٰ سے چلا جائے اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو پیچھے رہ جائے تو اس پر (بھی) کوئی گناہ نہیں (یہ بشارت) پرہیزگار کے لئے ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تم اسی کی طرف اٹھائے جاؤ گے ﴿۲۰۳﴾

اور لوگوں میں سے کوئی وہ
ہے کہ دنیا کی زندگی میں اس
کی بات تمہیں بہت اچھی لگتی
ہے اوروہ اپنے دل کی بات پر
اللہ کو گواہ بناتا ہے حالانکہ وہ
سب سے زیادہ جھگڑا کرنے
والا ہے﴿۲۰۴﴾
اور جب پیٹھ پھیرکر جاتا ہے
توکوشش کرتا ہے کہ زمین میں
فساد پھیلائے اور کھیت اور
مویشی ہلاک کرے اور اللہ فساد
کو پسند نہیں کرتا﴿۲۰۵﴾
اور جب اس سے کہا جائے کہ
اللہ سے ڈرو تو اسے ضد مزید
گناہ پر ابھارتی ہے توایسوں کو
جہنم کافی ہے اور وہ ضرور
بہت برا ٹھکاناہے﴿۲۰۶﴾

اور لوگوں میں سے کوئی وہ
ہے جو اللہ کی رضا تلاش
کرنے کے لئے اپنی جان بیچ
دیتا ہے اور اللہ بندوں پر بڑا
مہربان ہے﴿۲۰۷﴾اے ایمان
والو!اسلام میں پورے پورے
داخل ہوجاؤ اور شیطان کے
قدموں پر نہ چلو بیشک وہ
تمہارا کھلا دشمن ہے﴿۲۰۸﴾اور
اگر تم اپنے پاس روشن دلائل
آجانے کے بعد بھی پھسل جاؤ
تو جان لو کہ اللہ زبردست
حکمت والا ہے﴿۲۰۹﴾
لوگ تواسی چیز کا انتظار
کررہے ہیں کہ بادلوں کے
سائے میں ان کے پاس اللہ کا
عذاب اور فرشتے آجائیں اور
فیصلہ کردیا جائے اوراللہ ہی

کی طرف سب کام لوٹائے جاتے ہیں ﴿۲۱۰﴾

بنی اسرائیل سے پوچھو کہ ہم نے انہیں کتنی روشن نشانیاں دیں اور جو اللہ کی نعمت کواپنے پاس آنے کے بعد بدل دے تو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے﴿۲۱۱﴾

کافروں کی نگاہ میں دنیا کی زندگی کو خوشنما بنادیا گیا اور وہ مسلمانوں پرہنستے ہیں اور (اللہ سے) ڈرنےوالے قیامت کے دن ان کافروں سے اوپر ہوں گے اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے﴿۲۱۲﴾

تمام لوگ ایک دین پر تھے تو
اللہ نے انبیاء بھیجے خوشخبری
دیتے ہوئے اور ڈر سناتے ہوئے
اور ان کے ساتھ سچی کتاب
اتاری تاکہ وہ لوگوں کے
درمیان ان کے اختلافات میں
فیصلہ کردے اورجن لوگوں کو
کتاب دی گئی انہوں نے ہی اپنے
باہمی بغض و حسد کی وجہ سے
کتاب میں اختلاف کیا,(یہ
اختلاف)اس کے بعد(کیا) کہ ان
کے پاس روشن احکام آچکے
تھے تو اللہ نے ایمان والوں کو
اپنے حکم سے اُس حق بات کی
ہدایت دی جس میں لوگ جھگڑ
رہے تھے اور اللہ جسے چاہتا
ہے سیدھی راہ دکھاتا ہے﴿۲۱۳﴾

کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ جنت
میں داخل ہوجاؤ گے حالانکہ
ابھی تم پرپہلے لوگوں جیسی
حالت نہ آئی۔ انہیں سختی اور
شدت پہنچی اور انہیں زور سے
ہلا ڈالا گیا یہاں تک کہ رسول
اور اس کے ساتھ ایمان والے
کہہ اٹھے: اللہ کی مدد کب آئے
گی؟ سن لو! بیشک اللہ کی مدد
قریب ہے﴿۲۱۴﴾
آپ سے سوال کرتے ہیں کیا
خرچ کریں ؟تم فرماؤ: جو کچھ
مال نیکی میں خرچ کرو تو و ہ
ماں باپ اور قریب کے رشتہ
داروں اور یتیموں اور محتاجوں
اور مسافر کے لئے ہے اور جو
تم بھلائی کرو بیشک اللہ اسے
جانتا ہے﴿۲۱۵﴾

تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے
حالانکہ وہ تمہیں ناگوار ہے
اورقریب ہے کہ کوئی بات
تمہیں ناپسند ہوحالانکہ وہ
تمہارے حق میں بہتر ہو اور
قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں
پسند آئے حالانکہ وہ تمہارے
حق میں بری ہو اور اللہ جانتا
ہے اور تم نہیں جانتے﴿۲۱۶﴾

آپ ﷺسے ماہِ حرام میں جہاد
کرنے کے بارے میں سوال
کرتے ہیں ، تم فرماؤ: اس
مہینے میں لڑنا بڑا گناہ ہے اور
اللہ کی راہ سے روکنا اور اس
پر ایمان نہ لانا اور مسجد حرام
سے روکنااور اس کے رہنے
والوں کو وہاں سے نکال دینا اللہ

کے نزدیک اس سے بھی زیادہ
بڑا گناہ ہے اورفتنہ قتل سے بڑا
جرم ہے اوروہ ہمیشہ تم سے
لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر
ان سے ہوسکے توتمہیں
تمہارے دین سے پھیردیں اور تم
میں جو کوئی اپنے دین سے
مرتد ہوجائے پھر کافر ہی
مرجائے تو ان لوگوں کے تمام
اعمال دنیا و آخرت میں برباد
ہوگئے اور وہ دوزخ والے ہیں
وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے﴿۲۱۷﴾
بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے
اور وہ جنہوں نے اللہ کے لئے
اپنے گھر بار چھوڑدئیے اور اللہ
کی راہ میں جہاد کیا وہ رحمت
الٰہی کے امیدوار ہیں اور اللہ
بخشنے والا مہربان ہے﴿۲۱۸﴾

آپ ﷺسے شراب اور جوئے کے متعلق سوال کرتے ہیں تم فرمادو: ان دونوں میں کبیرہ گناہ ہے اور لوگوں کیلئے کچھ دنیاوی منافع بھی ہیں اور ان کا گناہ ان کے نفع سے زیادہ بڑا ہے۔آپ ﷺسے سوال کرتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں) کیا خرچ کریں ؟ تم فرماؤ: جو زائد بچے۔ اسی طرح اللہ تم سے آیتیں بیان فرماتا ہے تاکہ تم غوروفکر کرو﴿۲۱۹﴾

دنیااور آخرت کے کاموں میں (غوروفکر کرلیاکرو) اور تم سے یتیموں کا مسئلہ پوچھتے ہیں تم فرماؤ: ان کا بھلا کرنا بہتر ہے اور اگر ان کے ساتھ اپنا خرچہ ملالو تو وہ تمہارے

بھائی ہیں اور اللہ بگاڑنے والے
کو اورسنوارنے والےکوخوب
جانتا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو
تمہیں مشقت میں ڈال دیتا بیشک
اللہ زبردست حکمت والا ہے﴿۲۲۰﴾
اورمشرک عورتوں سے نکاح
نہ کرو جب تک مسلمان نہ
ہوجائیں اور بیشک مسلمان
لونڈی مشرک عورت سے اچھی
ہے اگرچہ وہ تمہیں پسند ہو اور
مسلمان عورتوں کومشرکوں
کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ
ایمان نہ لے آئیں اور بیشک
مسلمان غلام مُشرک سے اچھا
ہے اگرچہ وہ مشرک تمہیں
پسندہو، وہ دوزخ کی طرف
بلاتے ہیں اور اللہ اپنے حکم
سے جنت اور بخشش کی طرف

بلاتا ہے اور اپنی آیتیں لوگوں
کے لئے بیان کرتا ہے تاکہ وہ
نصیحت حاصل کریں ﴿۲۲۱﴾
اور تم سے حیض کے بارے
میں پوچھتے ہیں تم فرماؤ: وہ
ناپاکی ہے تو حیض کے دنوں
میں عورتوں سے الگ رہو اور
ان کے قریب نہ جاؤ جب تک
پاک نہ ہوجائیں پھر جب خوب
پاک ہوجائیں تو ان کے پاس
وہاں سے جاؤ جہاں سے تمہیں
اللہ نے حکم دیاہے ، بیشک اللہ
بہت توبہ کرنے والوں سے
محبت فرماتا ہے اور خوب
صاف ستھرے رہنے والوں کو
پسند فرماتا ہے﴿۲۲۲﴾
تمہاری عورتیں تمہارے لئے
کھیتیاں ہیں تو اپنی کھیتیوں میں

جس طرح چاہوآؤ اور اپنے
فائدے کا کام پہلے کرو اور اللہ
سے ڈرتے رہو اور جان رکھو
کہ تم اس سے ملنے والے ہو
اور اے حبیبﷺ ! ایمان والوں
کوبشارت دو﴿۲۲۳﴾اور اپنی قسموں
کی وجہ سے اللہ کے نام کو
احسان کرنے اور پرہیزگاری
اختیارکرنے او ر لوگوں میں
صلح کرانے میں آڑنہ بنالواور
اللہ سننے والا، جاننے والا
ہے﴿۲۲۴﴾
اور اللہ ان قسموں میں تمہاری
گرفت نہیں فرمائے گاجو بے
ارادہ زبان سے نکل جائے ہاں
اس پر گرفت فرماتا ہے جن کا
تمہارے دلوں نے قصد کیا ہو

اور اللہ بہت بخشنے
والا،اورتحمل والا ہے﴿۲۲۵﴾
اور وہ جو اپنی بیویوں کے پاس
نہ جانے کی قسم کھابیٹھیں ان
کیلئے چار مہینے کی مہلت ہے،
پس اگر اس مدت میں وہ رجوع
کرلیں تو اللہ بخشنے والا مہربان
ہے﴿۲۲۶﴾
اور اگر وہ طلاق کاپختہ ارادہ
کرلیں تو اللہ سننے والا، جاننے
والا ہے﴿۲۲۷﴾
اور طلاق والی عورتیں اپنی
جانوں کو تین حیض تک روکے
رکھیں اور انہیں حلال نہیں کہ
اس کوچھپائیں جو اللہ نے ان
کے پیٹ میں پیدا کیا ہے اگر اللہ
اور قیامت پر ایمان رکھتی ہیں
اور ان کے شوہر اس مدت کے

اندر انہیں پھیر لینے کا حق رکھتے ہیں اگروہ اصلاح کا ارادہ رکھتے ہوں اور عورتوں کیلئے بھی مردوں پر شریعت کے مطابق ایسے ہی حق ہے جیسا (ان کا)عورتوں پر ہے اور مردوں کو ان پر فضیلت حاصل ہے اور اللہ غالب، حکمت والا ہے﴿۲۲۸﴾

طلاق دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یااچھے طریقے سے چھوڑ دینا ہے اور تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم نے جو کچھ عورتوں کو دیاہو اس میں سے کچھ واپس لو مگر اس صورت میں کہ دونوں کو اندیشہ ہو کہ وہ اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکیں گےتو اگر تمہیں خوف ہو کہ میاں بیوی اللہ کی حدوں کو

قائم نہ کرسکیں گے تو ان پر اُس (مالی معاوضے) میں کچھ گناہ نہیں جو عورت بدلے میں دے کر چھٹکارا حاصل کرلے، یہ اللہ کی حدیں ہیں ، ان سے آگے نہ بڑھو اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے تو وہی لوگ ظالم ہیں ﴿۲۲۹﴾ پھر اگر شوہر بیوی کو (تیسری) طلاق دیدے تو اب وہ عورت اس کیلئے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے، پھر وہ دوسرا شوہراگر اسے طلاق دیدے تو ان دونوں پر ایک دوسرے کی طرف لوٹ آنے میں کچھ گناہ نہیں اگر وہ یہ سمجھیں کہ (اب) اللہ کی حدوں کو قائم رکھ لیں گے اور یہ اللہ کی حدیں ہیں جنہیں وہ دانش مندوں کے لئے بیان کرتا ہے﴿۲۳۰﴾

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اوروہ اپنی (عدت کی اختتامی) مدت (کے قریب) تک پہنچ جائیں تو اس وقت انہیں اچھے طریقے سے روک لو یا اچھے طریقے سے چھوڑ دو اور انہیں نقصان پہنچانے کے لئے نہ روک رکھو تاکہ تم(ان پر) زیادتی کرو اور جو ایسا کرے تو اس نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اللہ کی آیتوں کو ہنسی مذاق نہ بنالو اور اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو اور اس نے تم پر جو کتاب اور حکمت اتاری ہے (اسے یاد کرو) اس کے ذریعے وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے اور اللہ سے

ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ
سب کچھ جاننے والا ہے﴿۲۳۱﴾
اور جب تم عورتوں کو طلاق
دو اور ان کی (عدت کی) مدت
پوری ہوجائے تو انہیں اپنے
شوہروں سے نکاح کرنے سے
نہ روکو جب کہ آپس میں
شریعت کے مطابق رضا مند
ہوجائیں ۔یہ نصیحت اسے دی
جاتی ہے جو تم میں سے اللہ اور
قیامت پر ایمان رکھتا ہو۔ یہ
تمہارے لئے زیادہ ستھرا اور
پاکیزہ کام ہے اور اللہ جانتا ہے
اور تم نہیں جانتے﴿۲۳۲﴾
اور مائیں اپنے بچوں کو پورے
دو سال دودھ پلائیں ، (یہ حکم)
اس کے لئے (ہے) جو دودھ
پلانے کی مدت پوری کرنا

چاہے اور بچے کے باپ پر رواج کے مطابق عورتوں کے کھانے اور پہننے کی ذمہ داری ہے۔کسی جان پر اتنا ہی بوجھ رکھا جائے گا جتنی اس کی طاقت ہو ۔ماں کو اس کی اولاد کی وجہ سے تکلیف نہ دی جائے اور نہ باپ کو اس کی اولاد کی وجہ تکلیف دی جائے اور جو باپ کا قائم مقام ہے اس پر بھی ایسا ہی (حکم) ہے پھر اگر ماں باپ دونوں آپس کی رضامندی اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر گناہ نہیں اور اگر تم چاہو کہ(دوسری عورتوں سے) اپنے بچوں کو دودھ پلواؤ تو بھی تم پر کوئی مضائقہ نہیں جب کہ

جومعاوضہ دیناتم نے مقررکیاہو
وہ بھلائی کے ساتھ ادا کردو اور
اللہ سے ڈرتے رہو اور جان
رکھو کہ اللہ تمہارے کام دیکھ
رہا ہے﴿۲۳۳﴾
اورتم میں سے جو فوت ہوجائیں
اور بیویاں چھوڑیں تو وہ
عورتیں اپنے آپ کو چار مہینے
اوردس دن عدت میں رکھیں تو
جب وہ اپنی(اختتامی) مدت کو
پہنچ جائیں تو تم پر اس کام میں
کوئی حرج نہیں جو عورتیں
اپنے معاملہ میں شریعت کے
مطابق کرلیں اور اللہ تمہارے
کاموں سے خبردار ہے﴿۲۳۴﴾
اور تم پر اس بات میں کوئی گناہ
نہیں جو اشارے کنائے سے تم
عورتوں کو نکاح کا پیغام دو یا

اپنے دل میں چھپا رکھو۔ اللہ کو
معلوم ہے کہ اب تم ان کا تذکرہ
کرو گے لیکن ان سے خفیہ
وعدہ نہ کررکھو مگر یہ کہ
شریعت کے مطابق کوئی بات
کہہ لو اور عقدِ نکاح کو پختہ نہ
کرنا جب تک (عدت کا) لکھا ہوا
(حکم) اپنی (اختتامی) مدت کو
نہ پہنچ جائے اور جان لو کہ اللہ
تمہارے دل کی جانتا ہے تو اس
سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ بہت
بخشنے والا،بُردبار ہے﴿۲۳۵﴾
اگر تم عورتوں کو طلاق دےدو
توجب تک تم نے ان کو چھوا نہ
ہو یا کوئی مہر نہ مقرر کرلیا ہو
تب تک تم پر کچھ مطالبہ نہیں
اور ان کو (ایک جوڑا) برتنے
کو دو ۔ مالدار پر اس کی طاقت

کے مطابق اور تنگدست پر اس
کی طاقت کے مطابق دینا لازم
ہے۔ شرعی دستور کے مطابق
انہیں فائدہ پہنچاؤ ،یہ بھلائی
کرنے والوں پر واجب ہے﴿۲۳۶﴾
اور اگر تم عورتوں کو انہیں
چھونے سے پہلے طلاق دیدو
اور تم ان کے لئے کچھ مہر بھی
مقرر کرچکے ہو تو جتنا تم نے
مقرر کیا تھا اس کا آدھا واجب
ہے مگر یہ کہ عورتیں کچھ مہر
معاف کر دیں یا وہ (شوہر) زیادہ
دےدے جس کے ہاتھ میں نکاح
کی گرہ ہے اور اے مردو!
تمہارا زیادہ دینا پرہیزگاری کے
زیادہ نزدیک ہے اور آپس میں
ایک دوسرے پر احسان کرنا نہ

بھولو بیشک اللہ تمہارے کام
دیکھ رہا ہے﴿۲۳۷﴾
تمام نمازوں کی پابندی کرو اور
خصوصاً درمیانی نماز کی
اوراللہ کے حضور ادب سے
کھڑے ہوا کرو﴿۲۳۸﴾
پھر اگرتم خوف کی حالت میں
ہو توپیدل یا سوار (جیسے ممکن
ہو نماز پڑھ لو) پھر جب
حالت ِاطمینان میں ہوجاؤ تو اللہ
کو یاد کرو جیسا اس نے تمہیں
سکھایا ہے جو تم نہ جانتے
تھے﴿۲۳۹﴾
اور جو تم میں مرجائیں اور
بیویاں چھوڑ جائیں وہ اپنی
عورتوں کے لئے (انہیں گھروں
سے) نکالے بغیر سال بھر تک
خرچہ دینے کی وصیت

کرجائیں پھر اگر وہ خود نکل جائیں تو تم پر اس معاملے میں کوئی گرفت نہیں جو وہ اپنے بارے میں شریعت کے مطابق کریں اور اللہ زبردست، حکمت والا ہے﴿۲۴۰﴾

اور طلاق والی عورتوں کے لئے بھی شرعی دستور کے مطابق خرچہ ہے، یہ پرہیزگاروں پر واجب ہے﴿۲۴۱﴾اللہ اسی طرح تمہارے لئے اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ تم سمجھو ﴿۲۴۲﴾

اے حبیبﷺ! کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا تھا جو موت کے ڈر سے ہزاروں کی تعداد میں اپنے گھروں سے نکلے تو اللہ نے ان سے فرمایا :مرجاؤ پھر انہیں

زندہ فرما دیا، بیشک اللہ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے مگر اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے﴿۲۴۳﴾

اور اللہ کی راہ میں لڑواور جان لو کہ اللہ سننے والا، جاننے والاہے﴿۲۴۴﴾

ہے کوئی جو اللہ کواچھا قرض دے تو اللہ اس کے لئے اس قرض کو بہت گنا بڑھادے اور اللہ تنگی دیتا ہے اور وسعت دیتا ہے اور تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے﴿۲۴۵﴾

اے حبیبﷺ! کیا تم نے بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو نہ دیکھا جو موسیٰؑ کے بعد ہوا ،جب انہوں نے اپنے ایک نبی سے کہا کہ ہمارے لیے ایک

بادشاہ مقرر کر دیں تاکہ ہم اللہ کی راہ میں لڑیں ، اس نبی نے فرمایا: کیا ایسا تو نہیں ہوگا کہ اگر تم پر جہاد فرض کیا جائے تو پھر تم جہاد نہ کرو؟ انہوں نے کہا: ہمیں کیا ہوا کہ ہم اللہ کی راہ میں نہ لڑیں حالانکہ ہمیں ہمارے وطن اور ہماری اولاد سے نکال دیا گیا ہے تو پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا تو ان میں سے تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ (بقیہ) نے منہ پھیر لیا اور اللہ ظالموں کوخوب جانتا ہے﴿۲۴۶﴾

اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا :بیشک اللہ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ مقرر کیا ہے وہ کہنے لگے: اسے ہمارے اوپر

کہاں سے بادشاہی حاصل ہوگئی
حالانکہ ہم اس سے زیادہ
سلطنت کے مستحق ہیں اور
اسے مال میں بھی وسعت نہیں
دی گئی ۔اُن کے نبی نے فرمایا:
اسے اللہ نے تم پر چن لیا ہے
اور اسے علم اور جسم میں
کشادگی زیادہ دی ہے اور اللہ
جس کو چاہے اپنا ملک دے اور
اللہ وسعت والا، علم والا ہے﴿۲۴۷﴾
اور ان سے ان کے نبی نے
فرمایا: اس کی بادشاہی کی
نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ
تابوت آجائے گاجس میں
تمہارے رب کی طرف سے
دلوں کا چین ہے اور معزز
موسیٰؑ اور معزز ہارونؑ کی
چھوڑی ہوئی چیزوں کا بقیہ ہے

، فرشتے اسے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ بیشک اس میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان والے ہو﴿۲۴۸﴾

پھر جب طالوت لشکروں کو لے کر شہر سے جدا ہوا تو اس نے کہا: بیشک اللہ تمہیں ایک نہر کے ذریعے آزمانے والا ہے تو جو اس نہر سے پانی پیئے گاوہ میرا نہیں ہے اور جو نہ پیئے گا وہ میرا ہے سوائے اس کے جو ایک چُلو اپنے ہاتھ سے بھرلے تو ان میں سے تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ سب نے اس نہر سے پانی پی لیا پھر جب طالوت اور اس کے ساتھ والے مسلمان نہر سے پار ہوگئے

توانہوں نے کہا: ہم میں آج جالوت اور اس کے لشکروں کے ساتھ مقابلے کی طاقت نہیں ہے ۔(لیکن) جواللہ سے ملنے کا یقین رکھتے تھے انہوں نے کہا: بہت دفعہ چھوٹی جماعت اللہ کے حکم سے بڑی جماعت پر غالب آئی ہے اور اللہ صبرکرنے والوں کے ساتھ ہے﴿۲۴۹﴾

پھر جب وہ جالوت اور اس کے لشکروں کے سامنے آئے تو انہوں نے عرض کی: اے ہمارے رب! ہم پر صبر ڈال دےاور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اورکافر قوم کے مقابلے میں ہماری مددفرما﴿۲۵۰﴾

تو انہوں نے اللہ کے حکم سے
دشمنوں کو بھگا دیا اور داؤدؑ
نے جالوت کو قتل کردیااور اللہ
نے اسے سلطنت اورحکمت
عطا فرمائی اور اسے جو چاہا
سکھادیا اور اگر اللہ لوگوں میں
ایک کے ذریعے دوسرے کو
دفع نہ کرے تو ضرور زمین
تباہ ہوجائے مگر اللہ سارے
جہان پر فضل کرنے والا
ہے﴿۲۵۱﴾
یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو اے
حبیبﷺ! ہم آپ کے سامنے حق
کے ساتھ پڑھتے ہیں اور بیشک
تم رسولوں میں سے ہو﴿۲۵۲﴾

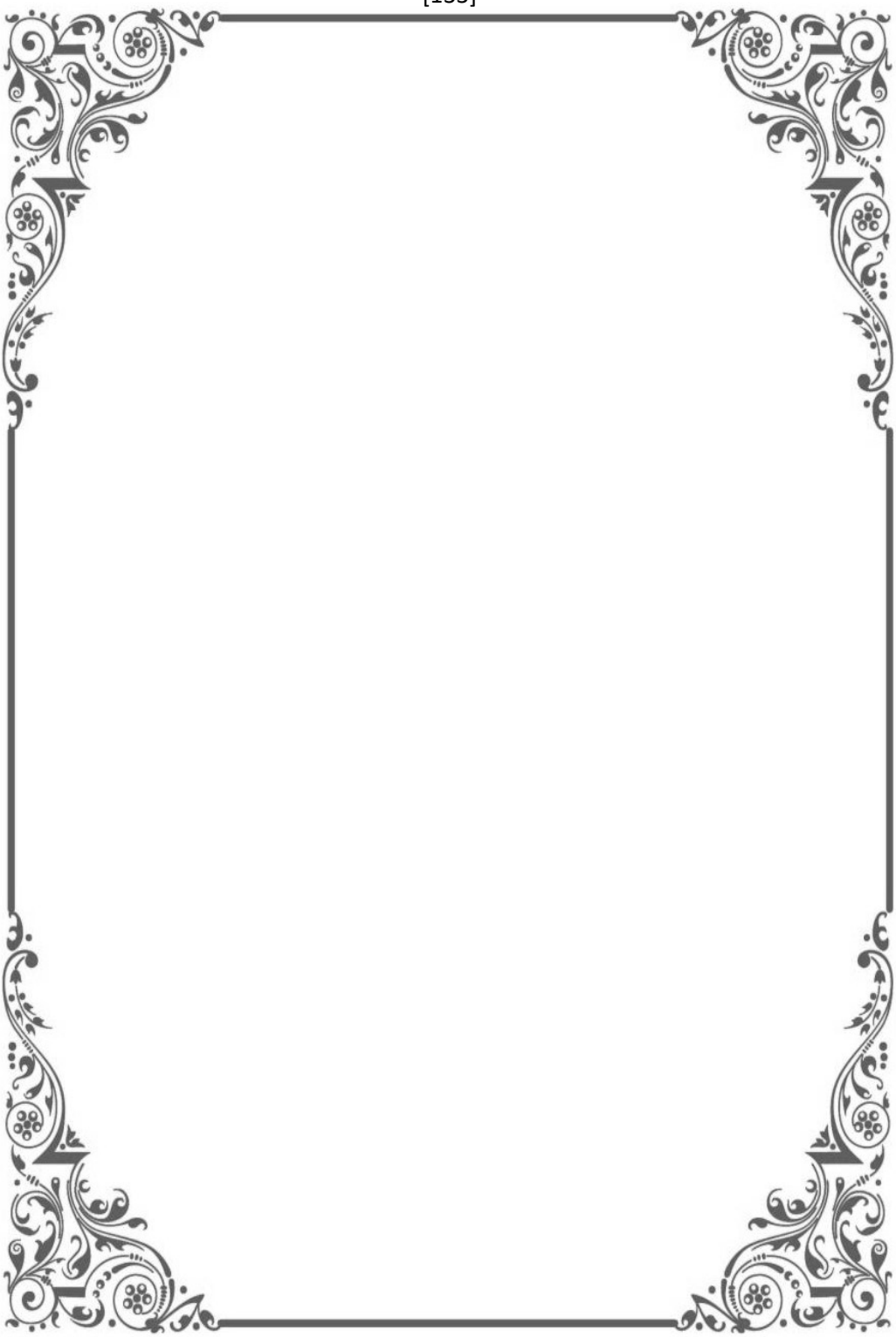

پارہ ۳

تلک الرسل

قُرآن حکیم کا تیسرا
پارہ
اُردو ترجمہ
بمعہ
ہدایات، واقعات اور
شخصیات

پارہ-3

تعارف

تعارف

ہدایات:

اللہ تعالیٰ نے جنگ و قتال کا حکم دیا، طالوت کے قصّے میں قتل کی مثال اور مقصد بتایا۔اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا۔

یہ یاد دہانی کرائی کہ یہ سارے احکامات اُس ذات کی طرف سے ہیں جس کی صفات آیت الکُرسی میں آئی ہیں۔یہ بھی بتایا کہ جو اللہ کو مانے گا، اللہ اُس کا مددگار بنے گا اور اُس کو اندھیروں سے نکالے گا۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنےکے بارے میں تفصیل سے بیان کیا تاکہ مسلمانوں کی حفاظت ہو خارجی حملوں سے بھی اور اندر کی

غربت سے بھی حفاظت رہے ۔
پھر آداب بتائے کہ خرچ کرتے ہوئے ریاکاری نہ کرو، تکلیف نہ دو، احسان نہ جتاؤ،اور اچھے مال کو غریبوں پر خرچ کرو، اور مثالوں سے بات سمجھائی.
آیت الکُرسی میں اللہ کی صفات پرغور کرو۔ اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنا۔
سنو اور ہدایات پر عمل کرو۔
دینِ اسلام میں کوئی زبردستی نہیں ہے۔
سُود کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا۔ فرمایا کہ اللہ سُود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔ سُود کو چھوڑ دو، ورنہ تمہارے خلاف اللہ ا ور رسولﷺ کی

طرف سے اعلان جنگ ہے۔قرض دو تو تحریرکر لو،اور شہادت لو، اِس میں سستی مت کرو، کاتب وشاہد کو مت ستاؤ۔

سورۃبَقرہ کےآخر میں**5** عقائد کا ذکر ہے او **7**دعائیں ہیں۔ اِس سورت میں اللہ نے آدمؑ کو دُعا سکھانے کا ذکر کیا، اور ابراہیمؑ کو دعائیں بتائیں، اور فرمایاکہ میں قریب ہوں ، دُعا کو سن کر جواب دیتا ہوں۔ اور آخر میں بھی بہت اہم دُعائیں سکھائیں۔

اسلام ہی دین ہے، کوئی حجت کرے تو کہو کہ میں نے تو مان لیا ہے ۔ اب جو انکار کرے اور

لڑائی جھگڑا کرے تو اللہ اُس کو عذاب دے گا، چاہے وہ اہل کتاب ہی کیوں نہ ہو۔

یہاں سے عیسائیوں کو حق بات کی دعوت دی گئی ہے۔ اُس مناسبت سے مریمؑ کی والدہ، مریمؑ اور زکریاؑ کا قصہ تفصیل سے بتایا گیاکہ کس طرح سے وہ اللہ کے خاص بندے تھے اور خالص اُسی کی عبادت اور اُسی سے دُعائیں کرتے تھے۔

پھر عیسٰیؑ کی معجزانہ پیدائش کا ذکر کیا، ان کو تورات کی تصدیق کرنے والا رسول بنایا۔ عیسٰیؑ نے خا لص توحید کی دعوت دی مگر یہودیوں نے ان کی مخالفت کی۔اللہ کے ہاں

صرف اسلام قبول ہےاللہ ہی ہر چیز کا مالک ہے۔

پارہ-3

تِلك الرسل

یہ پیغمبر جو ہم وقتاً فوقتاً بھیجتے رہے ہیں ان میں سے ہم نے بعض کو بعض پرفضیلت دی ہے۔ بعض ایسے ہیں جن سے اللہ نے گفتگوکی اور بعض کے دوسرے اُمور میں مرتبے بلند کئےاور عیسٰی ابن مریم ؑ کو ہم نے کھلی ہوئی نشانیاں عطا کیں اور روح القُدس سے ان کومدد دی اور اگر اللہ چاہتا تو اُن سے پچھلےلوگ اپنے پاس کھلی نشانی آنے کے بعد آپس میں نہ لڑتے لیکن انہوں نے اختلاف کیا تو ان میں سے بعض تو ایمان لے آئے اور بعض کافر

ہی رہے اور اگر اللہ چاہتا تو یہ لوگ باہم جنگ وقتال نہ کرتے لیکن اللہ وہی کرتاہے جووہ چاہتا ہے﴿۲۵۳﴾

اے ایمان والو! جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اُس میں سےوہ دن آنے سے پہلےپہلےاللہ کی راہ میں خرچ کر لو جس دن نہ کوئی سودا بازی ہوگی اورنہ کوئی دوستی کام آئے گی اور نہ سفارش کی بات ہوگی۔ جو لوگ ایمان لانے سے انکار کرتے ہیں وہی ظالم ہیں﴿۲۵۴﴾

وہ معبودِ بر حق ہے اُس کےسوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ہمیشہ زندہ رہنےوالا ہے ۔ نہ اُسے نیند آ تی ہے اور نہ اُونگھ۔آسمانوں اور زمین میں

جو کچھ ہے سب اُسی کا ہے۔کون
ہے جو اُس کی اجازت کے
بغیر اُس کی بارگاہ میں سفارش
کر سکے ؟ جو کچھ لوگوں کے
رُو بُرو ہو رہا ہے اورجواُن کے
پیچھے ہو چکا ہے۔ وہ ہر چیز
کو جانتا ہے جو چاہتا ہے اپنی
مخلوق کو ظاہرکرا دیتا ہے،اور
نہ ہی وہ اُس کے علم میں سے
کسی چیز کولے سکتے ہیں
سوائے اُس کہ جو وہ چاہے۔اُس
کی باد شاہی اور علم آسمانوں
اور زمین سب پر ہاوی ہے اور
وہ اُن کی حفاظت میں کوئی
تھکاوٹ محسوس نہیں کرتا۔
کیونکہ وہ سب سے اعلیٰ
(رُتبےوالا) ہے﴿۲۵۵﴾

دینِ اسلام میں کوئی زبردستی نہیں ہے ہدایت صاف طور پر ظاہر اور گمراہی سے الگ ہو چکی ہے۔ جس نے برائی کو رَد کیا اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا اُس نے مضبوط رسی کو تھام لیا جو کبھی نہیں ٹوٹتی۔ اور ا للہ سب کچھ سنتا اور جانتا ہے ﴿۲۵۶﴾

اللہ ایمان والوں کا محافظ ہے، وہ ان کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے۔ جو لوگ اللہ پر ایمان لانے سے انکار کرتے ہیں اُن کا سرپرست شیطان ہے: وہ انہیں روشنی سے نکال کر اندھیروں میں لے جاتا ہے،یہی لوگ اہل دوزخ ہیں جو ہمیشہ اُسی میں رہیں

گے﴿۲۵۷﴾ کیا تم نے اُس شخص کو نہیں دیکھا ، جس نے حضرت ابراہیمؑ سے اُس کے رب کے بارے میں اس لیے جھگڑا کیا تھا کہ اللہ نے اُسے اقتدار عطا کیا تھا حضرت ابراہیمؑ نے کہا: میرا رب وہ ہے جو زندگی اور موت دیتا ہے۔ اُس نے کہا: میں بھی زندگی اور موت دیتا ہوں۔حضرت ابراہیمؑ نے کہا: "لیکن یہ اللہ ہی ہے جو سورج کو مشرق سے طلوع کرتا ہے پھر تم اُسے مغرب سے طلوع کرو۔" پس وہ شرمندہ ہوا جس نے تکبر میں آ کر ایمان لانے سےانکار کیا۔ اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا﴿۲۵۸﴾

یا اُس شخص کی مثال لے لیں جو ایک بستی کے پاس سے گزرا جو چھتوں کے بَل گِری پڑی تھی،اُس نے کہا: " اللہ اسے اس کی موت کے بعد کیسے زندہ کرے گا؟ لیکن اللہ نے اُسے سو سال تک مار دیا اور پھر اُسےدوبارہ زندہ کیا۔ آپ نے فرمایا: تم کتنی دیر مردہ حالت میں رہے؟ اس نے کہا: شاید ایک دن یا دن کا کچھ حِصہ۔ اُس نے کہا: نہیں تم تو سو سال اِسی طرح مردہ حالت میں رہے۔ لیکن اپنے کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھو کہ اتنی مدت میں بھی سڑی بُسی نہیں۔اور اپنے گدھے کوبھی دیکھو جو مرا پڑا ہے اور تاکہ ہم ان کو

لوگوں کے لئے نشانی بنائیں اور ہاں گدھے کی ہڈیوں کو مزید دیکھو کہ ہم کس طرح ان کو اکٹھا کرتے ہیں اور پھر ان پر گوشت چڑھاتے ہیں جب اُسے یہ بات واضح طور پر دکھائی گئی تو اُس نے کہا: ’’میں جانتا ہوں کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے﴿۲۵۹﴾

حضرت ابراہیمؑ نے کہا: اے میرے رب مجھے دِکھا کہ تُو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے؟ اُس نے کہا:ہاں لاتا ہوں لیکن میں دیکھنا اس لیے چاہتا ہوں کہ میرا دل اطمینان کامل حاصل کر لے۔"اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "چار پرندے

لے لو۔ اور ان کےٹکڑے ٹکڑے کردو۔ پھر انکا ایک ایک ٹکڑا ہر ایک پہاڑ پر رکھ دو اور انہیں پکارو۔ وہ تیز رفتاری سے تمہارے پاس آئیں گےپھر جان لو کہ اللہ غالب حکمت والا ہے﴿۲۶۰﴾

اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کرنے والوں کی مثال اناج کے دانے جیسی ہے، اُس کی سات بالیاں ہوتی ہیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوتے ہیں۔ اللہ جس کے لیے چاہتا ہے ثواب میں کئی گنا اضافہ کر دیتا ہے۔ اورا للہ تعالیٰ بڑی وُسعت والا اورسب کچھ جاننےوالا ہے﴿۲۶۱﴾

جو لوگ اپنا مال ا للہ کی راہ میں
خرچ کرتے ہیں اور پھر اُس
کے بعد نہ تو احسان جتاتے ہیں
اور نہ کسی کو تکلیف دیتے ہیں
اُن کا اجر اُن کے رب کے پاس
ہے۔ اُن پر نہ تو کوئی خوف
ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں
گے﴿۲۶۲﴾

میٹھا بول اور درگزرکر نا
ایسے صَدقہ سے بہتر ہے جس
کے بعد کسی کو تکلیف دی
ہواوراللہ تعالیٰ بے نیاز اور
بُردبار ہے﴿۲۶۳﴾
اے ایمان والو! اپنے صدقات
احسان جتا کر اور تکلیف پہنچا
کر مت ضائع کرو ، جو لوگوں
کو دِکھانے کے لیے اپنا مال
خرچ کرتے ہیں لیکن نہ اللہ

تعالیٰ پر یقین رکھتے ہیں اور نہ
ہی آخرت پر۔ اُن کی مثال ایک
سخت بنجر چٹان کی طرح ہے
جس پر تھوڑی سی مٹی ہے۔
جس پرجب موسلا دھار بارش
ہوتی ہے تووہ صرف ایک پتھر
رہ جاتا ہے۔اِسی طرح یہ رِیا کار
لوگ اپنے اعمال کا کچھ صِلہ
حاصل نہیں کرسکیں گے۔ اور
اللہ ایسے نا شُکروں کو ہدایت
نہیں دیتا﴿۲۶۴﴾

اور جو لوگ اپنا مال اللہ کو
راضی کرنے اور خلوصِ نیت
سے اپنا مال خرچ کرتے ہیں ان
کی مثال ایک بلند اور زرخیز
باغ کی سی ہے، اُس پر تیز
بارش برستی ہے لیکن اُس سے
فصل دوگنی ہوجاتی ہے اور اگر

بارش نہ ہو تو ہلکی پُھلکی نمی
اِس کے لیے کافی ہے۔ جو کچھ
تم کرتے ہو ا للہ اُسے خوب
جانتاہے ﴿۲۶۵﴾
کیا تم میں سے کوئی یہ چاہتا
ہے کہ اُس کے پاس ایک باغ ہو
جس میں کھجور اور انگور ہوں
اور اُس کے نیچے نہریں بہتی
ہوں اور ہر قسم کے پھل ہوں
جب کہ وہ بڑھاپے میں مُبتلا ہو
اور اُس کی جوان اولاد اُس کی
دیکھ بھال کے لیے کافی نہ ہو،
اُس کو آگ کے بھنور میں جلا
دیا جائے اِسی طرح اللہ تم
سےاپنی آیتیں کھول کھول کر
بیان فرماتاہے۔کہ تم سوچو اور
سمجھو ﴿۲۶۶﴾

اے ایمان والو! جو اچھی چیزیں تم نے کمائی ہیں اور زمین میں سے جو ہم نے تمہارے لیے پیدا کیا ہے اس میں سے خرچ کرو اور کسی بُری چیز کو حاصل کرنے کا ارادہ بھی نہ کرو، جسےتم خود لینے کیلئےراضی نہیں ہو،ہاں اگر آنکھیں بند کر لو تو ،اور جان لو کہ خدا ہر قسم کی خواہشات سے پاک ہے اور تمام تعریفوں کے لائق ہے﴿۲۶۷﴾

اور دیکھنا شیطان کا کہا نہ ماننا وہ تمہیں تنگدستی کا خوف دلاتا ہے اور تم کو بے حیائی کے کام کرنے کو کہتا ہے۔ اللہ تم سے اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے اوراللہ تعالیٰ وسعت والا اور علم والا ہے﴿۲۶۸﴾

وہ جسے چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے۔ اور جس کو حکمت عطا کی جاتی ہے وہ یقیناً بہت زیادہ فائدہ میں ہے۔ لیکن سمجھ داروں کے علاوہ کوئی اُس پیغام کو نہیں سمجھے گا﴿۲۶۹﴾

اور جو کچھ بھی تم صدقہ یا اللہ کے لیے خرچ کرتے ہو یقین رکھو کہ اللہ اُس سب کو جانتا ہے۔اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں﴿۲۷۰﴾

اگر تم صدقات کو ظاہر کرو تو بھی اچھا ہے لیکن اگر تم اُن کو چُھپا کر ضرورت مندوں تک پہنچا دو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے، یہ تم سے تمہاری کچھ برائیاں دور کر دے گا۔ اور جو

کچھ تم کرتے ہواللہ اُس سے باخبر ہے﴿۲۷۱﴾

آپ پراے نبیﷺ یہ لازم نہیں ہے کہ انہیں سیدھے راستے پر ڈالو بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے جو بھی تم خرچ کرتے ہو کوئی مال بطورِ خیرات وہ تمہاری اپنی جانوں کو فائدہ دیتا ہے اِس لیے نہیں خرچ کرتے ہو مگر اللہ کی رضاحاصل کرنے کے لیے۔ تم کوئی مال بطورِ خیرات جو بھی خرچ کرتے ہو وہ تمہیں پُورا پُورا دے دیا جائے گا اور تمہاری حق تلفی نہیں کی جائے گی﴿۲۷۲﴾

صَدقہ اُن ضرورت مندوں کے
لیے ہے جو ا للہ کی راہ میں سفر
سے رُکے ہوئے ہیں اور زمین
میں گھوم پھر نہیں سکتے۔ جاہل
آدمی اپنی حیا کی وجہ سے یہ
سمجھتا ہے کہ وہ خوش حال
ہے۔ آپ اُن کو سوال نہ کرنے
کی وجہ سےاُن کی حالت کو اُن
کے چہرے سے پہچان سکتے
ہو۔ وہ ہر طرح سے اور مختلف
لوگوں سے بھیک نہیں مانگتے۔
اور تم جو بھی مال خرچ کر
وگے یقین رکھو کہ اللہ اُسے
خوب جانتا ہے﴿۲۷۳﴾

جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں
رات کو اور دن کو چُھپا کر اور
کُھلے میں خرچ کرتے ہیں اُن کا
اجر اُن کے رب کے پاس ہے

اُن پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ
وہ غمگین ہوں گے﴿۲۷۴﴾

جو لوگ سُود کھاتے ہیں وہ
کھڑے نہیں ہوں گے سوائے اُس
کے جس کو شیطان نے اپنے
ہاتھ سے دیوانہ بنا دیا ہو۔ یہ اِس
لیے کہ وہ کہتے ہیں: ’’تجارت
سُود کی طرح ہے لیکن اللہ نے
تجارت کو حلال کیا ہے اور
سُود کو حرام کیا ہے۔ جو لوگ
اپنے رب کی طرف سے ہدایت
مِلنے کے بعد باز آجاتے ہیں اُن
کےپچھلے گناہ معاف کردیئے
جائیں گے۔ اُن کا معاملہ اللہ کے
لیے ہے۔ لیکن جو دُوبارہ جُرم
کرتے ہیں وہ آگ کے ساتھی ہیں
وہ اُس میں ہمیشہ رہیں
گے﴿۲۷۵﴾اللہ سُود کونا بود یعنی

بے برکت کرتا اور خیرات کی
برکت کو بڑھاتا ہے اور اللہ
کسی ناشُکرے گنہگار کو دوست
نہیں رکھتا﴿۲۷۶﴾

جو لوگ ایمان لائے اور نیک
عمل کرتے اور نماز پڑھتے
اور زکوۃ دیتے رہے اُن کو اُن
کے کاموں کا صِلہ اللہ کے ہاں
سے ملے گا اور قیامت کے دن
اُن کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ
وہ غمناک ہوں گے﴿۲۷۷﴾

اے ایمان والو! خدا سے ڈرو
اور چھوڑ دو جو سُود کا مطالبہ
باقی رہ گیا ہے اگر تم واقعی
مومن ہو﴿۲۷۸﴾

اگر ایسا نہیں کرتے تو خدا اور
اُس کے رسول کی طرف سے
لڑنے کےلیے تیار ہو جاؤ ہاں

اگر توبہ کر لو تو تمہارا اصل مال تمہارا ہی ہے، ناتم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا﴿۲۷۹﴾

اگر مقروض مشکل میں ہو تو اسے اُس وقت تک مہلت دےدو جب تک کہ اُس کے لیے قرض ادا کرنا آسان نہ ہو۔ لیکن اگر تم صدقہ کے طور پر معاف کر دو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو﴿۲۸۰﴾

اور اُس دن سے ڈرو جب تم اللہ کے پاس لوٹ کر جاؤ گے اور ہر شخص اپنے اعمال کا پورا پورا بدلہ پائے گا اور کسی کو کچھ نقصان نہیں ہوگا﴿۲۸۱﴾

مومنو! جب تم آپس میں کسی مِعیاد مُعّین کے لئے قرض کا

معاملہ کرنے لگو تو اُس کو لکھ
لیا کرو اور لکھنے والا تم میں
سے کسی کا نقصان نہ کرے
بلکہ انصاف سے لکھے نیز
لکھنے والا جیسا اللہ نے اُسے
سکھایا ہے لکھنے سے انکار
بھی نہ کرے اور تحریر لکھ
دے۔ اور جو شخص قرض لے
وہی تحریر بول کر لکھوائے
اور اللہ سے خوف کرے جو اُس
کا مالک ہے اور زر قرض میں
سے کچھ کم نہ لکھوائے اور
اگر قرض لینے والا نا سمجھ
یاضیعف ہو یا تحریر لکھوانے
کی قابلیت نہ رکھتا ہو تو جو اُس
کا سرپرست ہو وہ انصاف کے
ساتھ تحریر لکھوائے اور اپنے
میں سے دو مردوں کو ایسے

معاملے کے لیے گواہ کر لیا
کرو۔ اور اگر دو مرد نہ ہوں تو
ایک مرد اور دو عورتیں جن کو
تم گواہ پسند کرو کافی ہیں کہ
اگر ان میں سے ایک بُھول
جائے گی تو دوسری اُسے یاد
دلا دے گی۔ اور جب گواہ گواہی
کیلئے طلب کئے جائیں تو انکار
نہ کریں۔ اور قرض تھوڑا ہو یا
بہت اُس کو لکھنے لکھانے میں
کاہلی نہ کرنا۔ یہ بات اللہ کے
نزدیک نہایت قَرینِ انصاف ہے
اور شہادت کے لئے بھی یہ بہت
درست طریقہ ہے اِس سے تم کو
کسی طرح کا شک و شُبہ بھی
نہیں پڑے گا ہاں اگر سودا دست
بدست ہو جو تم آپس میں لیتے
دیتے ہو تو اگر ایسے معاملے

کی تحریر نہ لکھو تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔ اور جب خریدو فروخت کیا کرو تو بھی گواہ کر لیا کرو۔ نہ لکھنے والےکو کوئی تکلیف پہنچائی جائے،نہ گواہ کو۔ اگر تم لوگ ایسا کرو تو یہ تمہارے لئے گناہ کی بات ہے اور اللہ سے ڈرو اور دیکھو کہ وہ تم کو کیسی مفید باتیں سکھاتا ہے۔ اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے﴿۲۸۲﴾

اگر آپ سفر پر ہیں اورتحریر لکھنے والا نہ ہوتو کوئی چیز گروی رکھ کر قرض لے لو۔ اور اگر تم میں سے کوئی ایک امانت کسی دوسرے کے پاس رکھے تو امانت دار اپنی امانت ادا کرے اور اپنے رب سے

ڈرے۔ ثبوت نہ چھپانا۔ کیونکہ جو اُس کو چُھپاتا ہے اُس کا دل گناہ سے داغدار ہوتا ہے۔ اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ﴿۲۸۳﴾

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اُسے ظاہر کرو یا چُھپاؤ، اللہ تم سے اُس کا حساب لے گا۔ وہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے۔ کیونکہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے ﴿۲۸۴﴾

رسول اُس کتاب پر جو اُن کے پروردگار کی طرف سے اُن پر نازل ہوئی ایمان رکھتے ہیں اور مومن بھی۔ سب اللہ پر اور اُس

کے فرشتوں پر اور اُس کی
کتابوں پر اور اُس کے پیغمبروں
پر ایمان رکھتے ہیں اور کہتے
ہیں کہ ہم اُس کے پیغمبروں میں
سے کسی میں کچھ فرق نہیں
کرتے اور وہ اللہ سے عرض
کرتے ہیں کہ ہم نے تیرا حکم
سنا اور قبول کیا۔ اے پروردگار
ہم تیری بخشش مانگتے ہیں اور
تیری ہی طرف لوٹ کے جانا
ہے ﴿۲۸۵﴾

اللہ کسی شخص کو اُس کی
طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا
اچھے کام کرے گا تو اُس کو ان
کا فائدہ ملے گا بُرے کرے گا تو
اُسے اُنکا نقصان پہنچے گا۔ اے
پروردگار اگر ہم سے بھول یا
چُوک ہوگئی ہو تو ہم سے

مُواخذہ نہ کیجیو اے پروردگار
ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو
نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا
تھا۔ اے پروردگار جتنا بوجھ
اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا
ہمارے سر پر نہ رکھیو۔ اور
اے پروردگار ہمارے گناہوں
سےدر گذر کر۔ اور ہمیں بخش
دے اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی
ہمارا مالک ہے اور ہم کو
کافروں پر غالب فرما﴿۲۸۶﴾

سورة العمران

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا
مہربان نہایت رحم والا ہے۔

الم ﴿١﴾اللہ جو معبودِ برحق ہے
اُس کے سوا کوئی عبادت کے
لائق نہیں ہمیشہ زندہ رہنے والا
ہے ﴿٢﴾

اے محمدﷺآپ پر سچی کتاب
نازل کی جو پہلی آسمانی کتابوں
کی تصدیق کرتی ہے اور اُس
نے تو رات اور انجیل نازل
کی،یعنی لوگوں کی ہدایت کے
لیے تورات اور انجیل اتاریں
اور پھر قرآن پاک نازل کیا جو
حق اور باطل کو الگ الگ کر
دینے والا ہے ﴿٣﴾

جو لوگ اللہ کی آیتوں کا انکار
کرتے ہیں اِنکو سخت عذاب

ہوگااور اللہ زبردست اقتدارکا مالک اور بُرائی کابدلہ دینے والا ہے﴿۴﴾

بے شک اللہ سے کوئی چیز زمین یاآسمانوں میں پوشیدہ نہیں﴿۵﴾

وہی ہے جو ماں کےپیٹ میں تمہاری صورتیں جس طرح کی چاہتا ہے بناتا ہے۔ اُس کے سوا کوئی معبود نہیں جو غالب حکمت والا ہے﴿۶﴾

وہی ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی ہے، جسکی بعض آیتیں واضح ہیں۔اور وہی اصل کتاب ہے اور بعض متشابہ آیتیں ہیں۔ لیکن جن کے دلوں میں بُرائی ہے وہ اس کی پیروی

کرتے ہیں جس میں اختلاف ہے
اور اس کے پوشیدہ معانی تلاش
کرتے ہیں لیکن اس کے پوشیدہ
معانی کو خدا کے سوا کوئی
نہیں جانتا اور جو لوگ علم پر
پختہ ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم
کتاب پرایمان رکھتے ہیں۔ یہ
سب ہمارے پروردگار کی طرف
سے ہیں اور نصیحت تو عقلمند
ہی قبول کرتے ہیں﴿۷﴾

اے پروردگار جب تو نے ہمیں
ہدایت بخشی ہے تو اُس کے بعد
ہمارے دل ٹیڑھے نہ ہوں اور
ہمیں اپنے ہاں سے نعمت عطا
فرما تو تو بڑا عطا فرمانے والا
ہے﴿۸﴾

اے پروردگار تو اُس روز جس
کے آنے میں کچھ بھی شک
نہیں سب لوگوں کو اپنے
حضور میں جمع کر لے گا
بیشک اللہ خلافِ وعدہ نہیں
کرتا﴿۹﴾

جو لوگ کافر ہوئے اُس دن نہ
تو ان کا مال ان کو اللہ کے عذاب
سے بچا سکے گا اور نہ ہی ان
کی اولاد کچھ کام آئے گی اور
یہ لوگ آگ کا ایندھن ہونگے﴿۱۰﴾

ان کا حال بھی فرعونیوں اور ان
سے پہلے لوگوں کے جیسا ہوگا
جنہوں نے ہماری آیتوں کو
جُھٹلایا تو اللہ نے اُن کو اُن کے
گناہوں کے سبب عذاب میں پکڑ

لیا تھا کیونکہ ا للہ سخت سزا دینے والا ہے(۱۱)

اے پیغمبر کافروں سے کہہ دو کہ تم دنیا میں بھی عنقریب مغلوب ہو جاؤ گے اور آخرت میں جہنم کی طرف دھکیلے جاؤ گے اور وہ بُری جگہ ہے(۱۲)

تمہارے لئے دوگروہوں میں جو جنگ بدر کے دن آپس میں بِھڑ گئے اللہ کی قدرت کی عظیم الشان نشانی تھی ایک گروہ مسلمانوں کا تھا وہ اللہ کی راہ میں لڑ رہا تھااور دوسرا گروہ کافروں کا تھا وہ ان کو اپنی آنکھوں سے اپنے سے دو گنا مشاہدہ کر رہا تھا۔اور اللہ اپنی

نصرت سے جس کو چاہتا ہے
مدد دیتا ہے جو اہل بصارت ہیں
ان کے لئے اس واقعہ میں بڑی
عبرت ہے﴿۱۳﴾

لوگوں کو ان کی خواہشوں کی
چیزیں یعنی عورتیں اور بیٹے
اور سونے اور چاندی کے بڑے
بڑے ڈھیر اور نشان لگے ہوئے
گھوڑے اور مویشی اور کھیتی
بڑی زینت دار معلوم ہوتی ہیں
مگر یہ سب دنیا ہی کی زندگی
کے سامان ہیں۔ اور اللہ کے پاس
بہت اچھا ٹھکانہ ہے﴿۱۴﴾
اے پیغمبرﷺ ان سے کہو کہ بھلا
میں تم کو ایسی چیز بتاؤں جو
اُن چیزوں سے کہیں بہتر ہوں
سنو جو لوگ پرہیز گار ہیں ان
کے لئے اللہ کے ہاں باغات

بہشت ہیں جن کے نیچے نہریں
بہہ رہی ہیں ان میں وہ ہمیشہ
رہیں گے ۔ اور پاکیزہ عورتیں
ہیں اور سب سے بڑھ کر اللہ کی
خوشنودی ۔ اور اللہ اپنے نیک
بندوں کو دیکھ رہا ہے﴿۱۵﴾

یعنی وہ لوگ جو کہتے ہیں: اے
ہمارے رب ہم ایمان لے آئے ہیں
تو ہمارے گناہوں کو بخش دے
اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا
لے﴿۱۶﴾

یہ وہ لوگ ہیں جو مشکلات میں
صبر کرتے اور سچ بولتے اور
عبادت میں لگے رہتے اور راہِ
خدا میں خرچ کرتے اور اوقات
سحر میں گناہوں کی معافی
مانگا کرتے ہیں﴿۱۷﴾

اللہ تو اُس بات کی گواہی دیتا ہے
کہ اُس کے سوا کوئی معبود
نہیں اور فرشتے اور علم والے
لوگ جو انصاف پر قائم ہیں وہ
بھی گواہی دیتے ہیں کہ اُس
غالب حکمت والے کے سوا
کوئی عبادت کے لائق نہیں﴿۱۸﴾

دین تو اللہ کے نزدیک اسلام
ہے۔ اور اہل کتاب نے جو اِس
دین سے اختلاف کیا تو علم
حاصل ہونے کے بعدآپس کی
ضد سے کیا۔ اور جو شخص اللہ
کی آیتوں کو نہ مانے تو اللہ جلد
حساب لینے والااور سزا دینے
والا ہے﴿۱۹﴾

اےپیغمبرﷺ اگر یہ لوگ تم سے
جھگڑنے لگیں تو کہنا کہ میں

اور میرے پیروکار تو اللہ کے فرمانبردار ہو چکے۔ اور اہل کتاب اور اَن پڑھ لوگوں سے کہو کہ کیا تم بھی اللہ کے فرمانبردار بنتے اور اسلام لاتے ہو؟ اگر یہ لوگ اسلام لے آئیں تو بے شک ہدایت پالیں اور اگر تمہارا کہا نہ مانیں تو تمہارا کام صرف اللہ کا پیغام پہنچا دینا ہے اور اللہ اپنے بندوں کو دیکھ رہا ہے ﴿۲۰﴾

جو لوگ اللہ کی آیتوں کو نہیں مانتے اور انبیأء کو ناحق قتل کرتے رہے ہیں اور جو انصاف کا حکم دیتے ہیں انہیں بھی مار ڈالتے ہیں ان کو دکھ دینے والے عذاب کی خوشخبری سنا دو ﴿۲۱﴾

یہ ایسے لوگ ہیں جن کے اعمال دنیا اور آخرت دونوں میں برباد ہیں اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہو گا﴿۲۲﴾

بھلا تم نے اُن کو نہیں دیکھا جنہیں کتاب کا ایک حِصہ دیا گیا ہے اور وہ اللہ کی کتاب کی طرف بلالئے جاتے ہیں تاکہ وہ اُن کے تنازعات کا ان میں فیصلہ کر دےتو ان میں سے ایک فریق بے رُخی کے ساتھ منہ پھیر لیتا ہے﴿۲۳﴾

یہ اس لئے کہ یہ اس بات کے قائل ہیں کہ دوزخ کی آگ ہمیں چند روز کے سوا چھو ہی نہیں سکے گی۔ اور جو کچھ یہ دین کے بارے میں بُہتان باندھتے

رہے ہیں اُس نے اُن کودھوکے
میں ڈال رکھا ہے﴿۲۴﴾

تو اُس وقت کیا حال ہو گا جب
ہم ان کو جمع کریں گے یعنی
اُس روز جس کے آنے میں کچھ
بھی شک نہیں اور ہر شخص
اپنے اعمال کا پُورا پُورا بدلہ
پائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا
جائے گا﴿۲۵﴾

کہو اےاللہ! پوری کائنات کے
مالک(اور سب جہانوں پر
حکمرانی کرنےوالے) تو
جسے چاہتا ہے طاقت دیتا ہے
اور جس سے چاہتا ہے اقتدار
چھین لیتا ہے جس کو چاہے
عزت دیتا ہے اور جسے چاہتا
ہے ذلیل کر دیتا ہے۔اور ہر

طرح کی بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے﴿۲۶﴾

تُو ہی رات کو دن میں داخل کرتا اور تُو ہی دن کو رات میں داخل کرتا ہے تُو ہی بے جان سے جاندار پیدا کرتا ہے اور تُو ہی جاندار سے بے جان پیدا کرتا ہے اور تُو ہی جس کو چاہتا ہے بے شمار رزق بخشتا ہے﴿۲۷﴾

مومنین مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست اور مددگار نہ بنائیں۔ اگر کوئی ایسا کرے گا تو خدا کی طرف سے مدد ملے گی۔ سوائے احتیاط کے کہ تم ان سے بچو۔ لیکن خدا آپ کو (یاد رکھنے کے لئے) خود کو

خبردار کرتا ہے اور اللہ ہی کی
طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے﴿۲۸﴾

اے پیغمبر ﷺ کہہ دو کہ تم اپنے
دلوں کی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو
اللہ سب جانتا ہے۔ وہ جانتا ہے
جو کچھ آسمانوں میں ہے اور
جو کچھ زمین میں ہے۔ اور خدا
ہر چیز پر قادر ہے﴿۲۹﴾

جس دن ہر نفس کو اُس کی تمام
نیکیوں اور بُرائیوں کا سامنا
کرنا پڑے گا جو اُس نے کی ہیں
کاش اس کے اور اس کی بُرائی
کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ
ہوتا۔ لیکن خدا آپ کو خود یاد
رکھنے سے خبردار کرتا
ہے﴿۳۰﴾

اور خدا ان لوگوں پر مہربان ہے
جو اُس کی خدمت کرتے
ہیں۔اےپیغمبرؐ لوگوں سے کہہ
دو کہ اگر تم اللہ کو دوست
رکھتے ہو تو میری پیروی کرو
اللہ بھی تمہیں دوست رکھے گا
اور تمہارے گناہ معاف کر دے
گا اور اللہ بخشنے والا مہربان
ہے﴿۳۱﴾

کہہ دو کہ اللہ اور اُس کے
رسول کا حکم مانو۔ اگر نہ مانیں
تو اللہ بھی کافروں کو دوست
نہیں رکھتا﴿۳۲﴾

اللہ نےآدمؑ اور نوحؑ اور
خاندانِ ابرہیمؑ اور خاندانِ عمرانؑ
کو تمام جہان کے لوگوں میں
منتخب فرمایا تھا﴿۳۳﴾

ان میں سے بعض بعض کی
اولاد تھے۔ اور اللہ سننے والا
اور جاننے والا ہے﴿۳۴﴾
وہ وقت یاد کروجب عمران کی
بیوی نے کہا کہ اے پروردگار
جو بچہ میرے پیٹ میں ہے میں
اُس کو تیری نذر کرتی ہوں
اُسے دنیا کے کاموں سے آزاد
رکھو ں گی تُو اُسے میری
طرف سے قبول فرما تُو سننے
والا اور جاننے والا ہے﴿۳۵﴾جب
ان کے ہاں بچہ پید ا ہُوا اور جو
کچھ ان کے ہاں پیدا ہُواتھا ا للہ
کو خوب معلوم تھا۔ تو کہنے
لگیں کہ پروردگار! میری تو
لڑکی ہوئی ہے اور نذر کے لیے
لڑکا موزوں تھاکہ وہ لڑکی کی
طرح ناتواں نہیں ہوتا اور میں

نے اُس کا نام مریمؑ رکھا ہے اور
میں اُس کو اور اُس کی اولاد
کوشیطان مردُود سے تیری پناہ
میں دیتی ہوں﴿۳۶﴾

اُس کے رب نے اُسے ٹھیک
سے قبول کیا: اُس نے اُسے
پاکیزگی اور خوبصورتی میں
بڑھایا۔ اور زکریاؑ کو اُن کی
دیکھ بھال پر مامور کیا گیا تھا۔
جب بھی وہ اُسے دیکھنے کے
لیے اُس کے حُجرے میں داخل
ہوا تو اُسے رزق سے بھرا ہوا
پایا۔ فرمایا: اے مریمؑ یہ تمہارے
پاس کہاں سے آیا ہے؟" اُس نے
کہا: خدا کی طرف سے: کیونکہ
خدا جسے چاہتا ہے بے حساب
رزق دیتا ہے﴿۳۷﴾

وہاں زکریاؑ نے اپنے رب سے دعا کی: اے میرے رب! مجھے اپنی طرف سے پاکیزہ اولاد عطا فرما۔ کیونکہ تو ہی دعا سننے والا ہے﴿۳۸﴾

وہ ابھی عبادت گاہ میں کھڑے نماز ہی پڑھ رہے تھے کہ فرشتوں نے آواز دی کہ زکریاؑ اللہ تمہیں یحییٰؑ کی بشارت دیتا ہےجو اللہ کے فیض یعنی عیسٰیؑ کی تصدیق کریں گے ا ور سردارہو نگے اور عورتوں سے رغبت نہ رکھنے والے اور اللہ کے پیغمبر یعنی نیکوکاروں میں ہونگے﴿۳۹﴾

اُس نے کہا: اے میرے رب! میرے ہاں بیٹا کیسے ہو گا جب

کہ میں بہت بوڑھا ہو گیا ہوں
اور میری بیوی بانجھ ہے۔ "اِس
طرح" جواب تھا، "خدا جو چاہتا
ہے پورا کرتا ہے"﴿۴۰﴾

زکریاؑنے کہا کہ پرودگار میرے
لئے کوئی نشانی مقرر فرما۔ اللہ
نے فرمایا نشانی یہ ہے کہ تم
لوگوں سے تین دن اشارے کے
سوا بات نہ کر سکو گے تو ان
دنوں میں اپنے پروردگار کو
کثرت سے یاد اور صبح و شام
اُس کی تسبیح کرنا﴿۴۱﴾

دیکھو! فرشتوں نے کہا: اے
مریمؑ! خُدا نے آپ کو چُن لیا اور
آپ کو پاک کیا۔ تمام قوموں کی
عورتوں پر آپ کو چُنا﴿۴۲﴾

مریمؑ اپنے پرودگار کی فرمانبرداری کرنا اور سجدہ کرنا اور رکُوع کرنے والوں کے ساتھ رکُوع کرنا﴿۴۳﴾

اے رسولﷺ یہ غیب کی خبروں کا ایک حِصہ ہے جو ہم آپ پر وحی کے ذریعے کرتے ہیں۔ تم ان کے ساتھ نہیں تھے جب انہوں نے قرعہ اندازی کی تھی کہ ان میں سے مریمؑ کی دیکھ بھال کس پر کی جائے،اور نہ آپ ان کے ساتھ تھے جب وہ اختلاف کر رہے تھے﴿۴۴﴾

وہ وقت بھی یا دکرنے کے لائق ہے جب فرشتوں نے مریمؑ سے کہا کہ مریمؑ اللہ تم کو اپنی طرف سے ایک فیض کی بشارت دیتا

ہے جس کا نام مسیح اور مشہور
عیسٰیٔ ابنِ مریم ہُو گا اور جو
دنیا اور آخرت میں با آبرو اور
اللہ کے خاصوں میں سے
ہوگا﴿۴۵﴾

اور ماں کی گود میں اور بڑی
عمرکا ہو کر دونوں حالتوں میں
لوگوں سے یکساں گفتگو کرے
گا اور نیکوکاروں میں ہوگا﴿۴۶﴾

مریمؑ نے کہا پرودگار میرے
ہاں بچہ کیونکر ہوگا کہ کسی
انسان نے مجھے ہاتھ تک تو
لگایا نہیں فرمایاکہ اللہ اِسی طرح
جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جب
وہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو
ارشاد فرما دیتا ہے کہ ہو جا تو
وہ ہو جاتا ہے﴿۴۷﴾

اور اللہ انہیں لکھنا پڑھنا اور
دانائی اور تورات اور انجیل
سکھائے گا۔﴿۴۸﴾

اور بنی اسرائیل کی طرف ایک
رسول اِس پیغام کے ساتھ میں
تمہارے پاس تمہارے رب کی
طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں
کہ میں تمہارے لیے مٹی سے
پرندے کی شکل بناتا ہوں اور
اُس میں پھونک دیتا ہوں۔ اور یہ
خدا کے حکم سے پرندہ بن جاتا
ہے۔ اور میں پیدائشی اندھے
اورابرص کو تندرست کر دیتا
ہوں اور اللہ کے حکم سے
مرُدوں کو زندہ کرتا ہوں۔ اور
میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تم کیا
کھاتے ہو اور اپنے گھروں میں
کیا ذخیرہ کرتے ہو۔ یقیناً اُس

میں تمہارے لیے نشانی ہے اگر
تم ایمان رکھتے ہو﴿۴۹﴾

اور مجھ سے پہلے جو تورات
نازل ہوئی تھی اس کی تصدیق
بھی کرتا ہوں اور میں اِس لئے
بھی آیا ہوں کہ بعض چیزیں جو
تم پر حرام تھیں ان کو تمہارے
لئے حلال کردوں اور میں تو
تمہارے پروردگار کی طرف
سے نشانی لے کر آیا ہوں۔ تو اللہ
سے ڈرو اور میرا کہا مانو﴿۵۰﴾

کچھ شک نہیں کہ اللہ ہی میرا
اور تمہارا پروردگار ہے تو
اُسی کی عبادت کرو یہی سیدھا
رستہ ہے﴿۵۱﴾

جب عیسٰیؑ نے انکی طرف سے
نافرمانی اور نیِت قتل دیکھی تو

کہنے لگے کہ کوئی ہے جو اللہ
کا طرف دار اور میرا مددگار
ہو۔ حواری بولے کہ ہم اللہ کے
طرف دار اور آپ کے مددگار
ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے اور آپ
گواہ رہیں کہ ہم فرمانبردار
ہیں﴿۵۲﴾
"اے ہمارے رب! ہم اُس پر
ایمان رکھتے ہیں جو آپ نے
نازل کیا ہے اور ہم رسول کی
پیروی کرتے ہیں۔ پھر ہمیں
گواہی دینے والوں میں لکھ
لے﴿۵۳﴾
اور کافروں نے مکرکیا،اور اللہ
تعالیٰ نے بھی خفیہ تدبیر کی
اور اللہ تعالیٰ بہترین
تدبیرکرنےوالاہے﴿۵۴﴾

اُس وقت اللہ نے فرمایا کہ عیسٰیٔ! میں تمہاری دنیا میں رہنے کی مُدت پوری کر کے تم کو اپنی طرف اٹھا لو ں گا اور تمہیں کافروں کی صحبت سے پاک کر دوں گا۔ اور جو لوگ تمہاری پیروی کریں گے قیامت تک ان کو کافروں پر برتری دوں گا پھر تم سب میری طرف لوٹو گے اور میں تمہارے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کروں گا جن میں تم جھگڑتے ہو﴿۵۵﴾
جو لوگ کافر ہیں میں انہیں دنیا اور آخرت میں سخت عذاب دوں گا اور نہ ہی ان کا کوئی مددگار ہوگا﴿۵۶﴾
جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے اللہ اُن کو اُن کا پورا

پورا اجر دے گا۔ لیکن خدا
ظالموں کو پسند نہیں کرتا﴿۵۷﴾

"یہ وہی ہے جو ہم آپ کو
نشانیوں اور حکمت کے پیغام
کی تلاوت کرتے ہیں" ﴿۵۸﴾

اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰؑ کی
مثال آدمؑ کی سی ہے: اُس نے
اُسے مٹی سے پیدا کیا پھر اُس
سے کہا: "ہو جا" اور وہ ہو
گیا﴿۵۹﴾

یہ تیرے رب کی طرف سے حق
ہے تو شک والوں میں نہ
ہونا﴿۶۰﴾

اگر کوئی آپ کے پاس (مکمل)
علم آجانے کے بعد آپ ﷺسے
اُس معاملے میں جھگڑے تو
کہو آؤ ہم اپنے بیٹوں اور آپ

کے بیٹوں کو اپنی عورتوں کو
اور آپ کی عورتوں کو ہم خود
،اور آپ کو اکٹھا کریں: پھر ہم
سچے دل سے دعا کریں اور
جھوٹ بولنے والوں پر خدا کی
لعنت کریں﴿۶۱﴾

یہ سچا واقعہ ہے: خدا کے سوا
کوئی معبود نہیں۔ اور خدا یقیناً
غالب حکمت والا ہے﴿۶۲﴾

لیکن اگر وہ پھر جائیں تو اللہ کو
ان لوگوں کا پورا علم ہے جو
فساد کرتے ہیں﴿۶۳﴾

کہہ دو کہ اے اہل کتاب جو بات
ہمارے اور تمہارے درمیان
یکساں تسلیم کی گئی ہے اُس کی
طرف آؤ وہ یہ کہ اللہ کے سوا
ہم کسی کی عبادت نہ کریں۔ اور

اُس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنائیں اور ہم میں کوئی کسی کو اللہ کے سوا اپنا کار ساز نہ سمجھے

اگر یہ لوگ اُس بات کو نہ مانیں تو ان سے کہہ دو کہ تم گواہ رہو کہ ہم اللہ کے فرمانبردار ہیں﴿۶۴﴾

اے اہل کتاب تم ابراہیمؑ کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو حالانکہ تورات اور انجیل ان کے بعد اتری ہیں اور وہ پہلے ہو چکے تو کیا تم عقل نہیں رکھتے﴿۶۵﴾

تم وہ ہو جو ان باتوں میں جھگڑتے ہو جن کا تمہیں کچھ علم تھا۔ لیکن تم ان باتوں میں کیوں جھگڑتے ہو جن کا تمہیں

علم نہیں ۔ اللہ ہی جانتا ہے اور جو تم نہیں جانتے﴿۶۶﴾

ابراہیم ؑنہ تو یہودی تھے اور نہ ہی عیسائی بلکہ سب سے بے تعلق ہو کر ایک اللہ کے ہو رہے تھے اور اُسی کے فرمانبردار تھے اور مُشرکوں میں نہ تھے﴿۶۷﴾

ابراہیمؑ سے قُرب رکھنے والے تو وہ لوگ ہیں جو ان کی پیروی کرتے ہیں اور یہ پیغمبر آخر الزماں ﷺ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں۔ اور اللہ مومنوں کا کارساز ہے﴿۶۸﴾

اے اہل اسلام بعض اہل کتاب اس بات کی خواہش رکھتے ہیں کہ تم کو گمراہ کر دیں۔ مگر یہ

تم کو کیا گمراہ کریں گےاپنے آپ ہی کو گمراہ کر رہے ہیں اور نہیں جانتے﴿۶۹﴾

اے اہل کتاب! تم خدا کی نشانیوں کو کیوں جھٹلاتے ہو ﴿۷۰﴾

اے اہلِ کتاب حق میں باطل کیوں ملاتے ہو اور حق کیوں چھپاتے ہو حالانکہ تمہیں خبر ہے۔﴿۷۱﴾

اور اہل کتاب ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ جو کتاب مومنوں پر نازل ہوئی ہے اُس پر دن کے شروع میں تو ایمان لے آیا کرو اور اُس کے آخر میں انکار کر دیا کرو تاکہ وہ اسلام سے بر گشتہ ہو جائیں﴿۷۲﴾

اور کسی پر ایمان نہ لاؤ جب تک کہ وہ تمہارے مذہب کی

پیروی نہ کرےاور اپنے دین
کے پیرو کارکے سوا کسی اور
کے قائل نہ ہونا اے پیغمّبر کہہ
دو کہ ہدایت تو اللہ ہی کی ہدایت
ہے وہ یہ بھی کہتے ہیں یہ بھی
نہ ماننا کہ جو چیز تم کو ملی
ہے ویسی کسی اور کو ملے گی
یا وہ تمہیں اللہ کے رُوبرو قائل
معقول کر سکیں گے۔ یہ بھی
کہہ دو کہ بزرگی اللہ ہی کے
ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے
دیتا ہے اور اللہ کشائش والا اور
علم والا ہے﴿۷۳﴾
وہ اپنی رحمت سے جس کو
چاہتا ہے چُن لیتا ہے اور اللہ
بڑے فضل کا مالک ہے﴿۷۴﴾

اہل کتاب میں سے کچھ ایسے
بھی ہیں جن کے پاس اگر سونے

کا ذخیرہ رکھا جائے تو وہ اُسے
واپس کر دیں گے۔ دوسرے وہ
لوگ جنہیں اگر چاندی کا ایک
سِکہ سونپ دیا جائے تو وہ اُس
وقت تک واپس نہیں کریں گے
جب تک کہ آپ مسلسل مطالبہ
نہ کریں کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ
ان جاہلوں کافروں کے ساتھ
ہمیں ایمان رکھنے کی کوئی
ضرورت نہیں ہے۔ لیکن وہ اللہ
پر جھوٹ بولتے ہیں اور وہ اُس
بات کو جانتے بھی ہیں﴿۷۵﴾

وہ لوگ جو اپنے ایمان پر قائم
رہتے ہیں اور نیک عمل کرتے
ہیں، بے شک اللہ نیک عمل
کرنے والوں کو پسند کرتا
ہے﴿۷۶﴾

جو لوگ اللہ کے اِقراروں اور
اپنی قسموں کو بیچ ڈالتے ہیں
اور ان کے عِوض تھوڑی سی
قیمت حاصل کرتے ہیں ان کا
آخرت میں کچھ حِصہ نہیں۔ ان
سے اللہ نہ تو کلام کرے گا اور
نہ قیامت کے روز ان کی طرف
دیکھے گا اور نہ ان کو پاک
کرے گا اور ان کو دکھ دینے
والا عذاب ہو گا﴿۷۷﴾

اور ان اہل کتاب میں بعض
ایسے ہیں کہ تورات کو زبان
مروڑ مروڑ کر پڑھتے ہیں تاکہ
تم سمجھو کہ جو کچھ وہ پڑھتے
ہیں کتاب میں سے ہے حالانکہ
وہ کتاب میں سے نہیں ہوتا
اور کہتے ہیں کہ وہ اللہ کی
طرف سے نازل ہو ا ہے

حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہوتا اور اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں اور یہ بات جانتے بھی ہیں﴿۷۸﴾

کسی آدمی کو شایاں نہیں کہ اللہ تو اُسے کتاب اور حکومت اور نبوت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ جو حقیقی معنوں میں سب کا پالنے والا ہے کیونکہ تم نے کتاب کی تعلیم دی ہے اور اُس کا دل لگا کر مطالعہ کیا ہے﴿۷۹﴾

اور اُس کو یہ بھی نہیں کہنا چاہیے کہ تم فرشتوں اور پیغمبروں کو خدا بنا لو۔ بھلا جب تم مسلمان ہو چکے ہو تو کیا

اُسے زیبا ہے کہ تمہیں کافر ہونے کو کہے﴿۸۰﴾

اور جب اللہ نے پیغمبروں سے عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور دانائی عطا کروں پھرتمہارے پاس کوئی پیغمبر آئے جو تمہاری کتاب کی تصدیق کرے تو تمہیں ضرور اُس پر ایمان لانا ہو گا اور ضرور اُس کی مدد کرنی ہوگی۔ اور عہد لینے کے بعد پوچھا کہ بھلا تم نے اقرار کیا اور اُس اقرار پر میرا ذمہ لیا یعنی مجھے ضامن ٹھہرایا انہوں نے کہا ہاں ہم نے اقرار کیا۔ اللہ نے فرمایا کہ تم اُس عہدو پیمان کے گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں﴿۸۱﴾تو جو اُس کے

بعد پھر جائیں وہ بدکردار
ہیں﴿۸۲﴾

کیا یہ کافر اللہ کے دین کے سوا
کسی اور دین کے طالب ہیں
حالانکہ سب اہلِ آسمان وزمین
خوشی یا زبردستی سے اللہ کے
فرمانبردار ہیں اور اُسی کی
طرف لوٹ کر جانے والے
ہیں﴿۸۳﴾

کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور
جو کتاب ہم پر نازل ہوئی اور
جو صحیفے ابراہیم اُور اسمٰعیلؑ
اور اسحٰقؑ اور یعقوبؑ اور ان
کی اولاد پر اُترے اور جو
کتابیں موسٰیؑ اور عیسٰیؑ اور
دوسرے انبیاء کو پروردگار کی
طرف سے ملیں سب پر ہم ایمان

لائے۔ ہم ان پیغمبروں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم اُسی خدائے واحد کے فرماں بردار ہیں﴿۸۴﴾

اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہو گا اُسے ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہو گا﴿۸۵﴾

ایسے لوگوں کو کیونکر ہدایت دے جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے اور پہلے اُس بات کی گواہی دے چکے کہ یہ پیغمبر برحق ہے اور ان کے پاس دلائل بھی آگئے اور اللہ بے انصافوں کو ہدایت نہیں دیتا﴿۸۶﴾

ان لوگوں کی سزا یہ ہے کہ ان پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور انسانوں کی سب کی لعنت ہو﴿۸۷﴾ ہمیشہ اُس لعنت میں گرفتار رہیں گے ان سے نہ تو عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی﴿۸۸﴾

ہاں جنہوں نے اُس کے بعد توبہ کی اور اپنی حالت درست کر لی تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے﴿۸۹﴾

جو لوگ ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے پھر کفر میں بڑھتے گئے۔ ایسوں کی توبہ ہر گز قبول نہیں ہوگی اوریہ لوگ گمراہ ہیں﴿۹۰﴾

جو لوگ کافر ہوئے اور کفر ہی
کی حالت میں مر گئے وہ اگر
نجات حاصل کرنی چاہیں اور
بدلے میں زمین بھر کر سونا
دیں تو ہر گز قبول نہیں کیا
جائے گا ان لوگوں کو دُکھ دینے
والا عذاب ہو گا۔ اور ان کی
کوئی مدد نہیں کرے گا﴿۹۱﴾

پارہ۴
لَنْ تَنَالُوا
قُرآن حکیم کا چوتھا پارہ
اُردو ترجمہ
بمعہ
ہدایات، واقعات اور شخصیات

پارہ- 4

تعارف

یہ پارہ سورۃ آل عمران کے آخر اور سورۃ النساء کے آغاز پر مشتمل ہے۔ اس پارے میں مختلف موضوعات، واقعات، شخصیات، اور ہدایات کا تذکرہ کیا گیا ہے، جو ایک مسلمان کی زندگی کے لیے رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

توحید اور اللہ کی قدرت کا بیان

اللہ کی واحدانیت اور اس کی تخلیق کی وسعت کا ذکر کیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ کی نشانیوں پر غور و فکر کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

صبر اور شکر کی تعلیم:

مومنوں کو آزمائشوں پر صبر کرنے اور نعمتوں پر شکر گزار ہونے کی ہدایت دی گئی ہے۔

جہاد اور قربانی کی اہمیت:

مسلمانوں کو اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے جدوجہد کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ اُحد کی جنگ کے واقعات کے ذریعے نصیحت کی گئی ہے کہ شکست کے بعد بھی مایوسی نہیں کرنی چاہیے۔عورتوں کے وراثتی حقوق، نکاح کے اصول، اور یتیموں کے حقوق کا بیان۔معاشرتی زندگی میں انصاف کی اہمیت پر زور دیاگیا ہے۔مسلمانوں کو منافقین کے طرز عمل سے محتاط رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔

اُحد کی جنگ کا ذکر:
مسلمانوں کی شکست اور اس کے اسباب۔
شکست کے باوجود اللہ کی مدد کا ذکر۔
حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کا ذکر:
بنی اسرائیل کی سرکشی اور اللہ کی نعمتوں کے انکار کے واقعات۔
اللہ کی یاد اور اس پر بھروسہ:
اللہ کی عظمت کو تسلیم کرنے اور اس کی بندگی اختیار کرنے کی تاکید۔

صبر اور تقویٰ:
مشکلات کے وقت صبر اور تقویٰ کا دامن تھامنے کی تلقین۔

معاشرتی حقوق کی ادائیگی:

یتیموں، عورتوں، اور محروم طبقات کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم۔

عدالت اور انصاف:

ہر معاملے میں عدل قائم کرنے اور حق تلفی سے بچنے کی ہدایت۔مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی فضیلت کا بیان۔

پارہ-4

لَن تنالوا

تم ہرگز بھلائی کو نہیں پا سکو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو اور تم جو کچھ خرچ کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے﴿۹۲﴾

تمام کھانے بنی اسرائیل کے لئے حلال تھے سوائے ان کھانوں کے جو حضرت یعقوبؑ نے تورات نازل کئے جانے سے پہلے اپنے اوپر حرام کرلئے تھے۔ تم فرماؤ، اگر تم سچے ہوتو تورات لاؤ اور اسے پڑھ کر سناؤ ﴿۹۳﴾

پھر اس کےبعد بھی جو اللہ پر جھوٹ باندھے تو وہی لوگ ظالم ہیں﴿۹۴﴾

اے محبوب! تم فرماؤ ،اللہ نے سچ فرمایالہٰذا تم ابراہیمؑ کے دین پر چلو جو ہر باطل سے جدا تھے اور وہ مُشرکوں میں سے نہ تھے﴿۹۵﴾

بیشک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا ہے اور سارے جہان والوں کے لئے ہدایت ہے﴿۹۶﴾

اس میں کھلی نشانیاں ہیں ،مقامِ ابراہیم ہے اور جو اس میں داخل ہوا امن والا ہوگیا اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا فرض ہے جو اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے اور

جو انکار تو اللہ سارے جہان سے بے پرواہ ہے﴿۹۷﴾

آپ کہہ دیجئےکہ اے اہلِ کتاب!تم اللہ کی آیتوں کا انکار کیوں کرتے ہو حالانکہ اللہ تمہارے اعمال پر گواہ ہے﴿۹۸﴾

تم فرماؤ :اے اہلِ کتاب! تم ایمان لانے والوں کو اللہ کے راستے سے کیوں روکتے ہو تم اس میں بھی ٹیڑھا پن چاہتے ہو حالانکہ تم خود اس پر گواہ ہو اور اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں﴿۹۹﴾

اے ایمان والو! اگر تم اہلِ کتاب میں سے کسی گروہ کی اطاعت کرو تو وہ تمہیں تمہارے ایمان

کے بعد کفر کی حالت میں لوٹا
دیں گے(۱۰۰)

اور ایمان والو! اب تم کیوں کفر
کروگے حالانکہ تمہارے
سامنے اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی
ہیں اور تم میں اس کا رسولﷺ
تشریف فرما ہیں اور جس نے
اللہ کا سہارامضبوطی سے تھام
لیا تو اسے یقینا سیدھا راستہ
دکھادیا گیا(۱۰۱)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو
جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے
اور دیکھو مرتے دم تک مسلمان
ہی رہنا (۱۰۲)

اور تم سب مل کراللہ کی رسی
کو مضبوطی کے ساتھ تھام لو
اور آپس میں تفرقہ مت ڈالو

اوراللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی پس اس کے فضل سے تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے اور تم تو آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچالیا۔ اللہ تم سے یوں ہی اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ ﴿۱۰۳﴾

اور تم میں سے ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے جو بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری بات سے منع کریں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ﴿۱۰۴﴾

اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا
جو آپس میں مُتَفَرّق ہو گئے
اورانہوں نے اپنے پاس روشن
نشانیاں آجانے کے بعد بھی آپس
میں اختلاف کیا اور اُن کے لیے
بڑا عذاب ہے﴿۱۰۵﴾

جس دن کئی چہرے روشن ہوں
گے اور کئی چہرے سیاہ ہوں
گے تو وہ لوگ جن کے چہرے
سیاہ ہوں گے ان سے کہا جائے
گا کہ کیا تم ایمان لانے کے بعد
کافر ہوئے تھے؟ تو اب اپنے
کفر کے بدلے میں عذاب کا مزہ
چکھو﴿۱۰۶﴾

اور وہ لوگ جن کے چہرے
سفید ہوں گے وہ اللہ کی رحمت

میں ہوں گے، وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے﴿۱۰۷﴾
یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم حق کے ساتھ تمہارے سامنے پڑھتے ہیں اور اللہ جہان والوں پر ظلم نہیں چاہتا﴿۱۰۸﴾
اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، اور سب کام اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں ﴿۱۰۹﴾

اے مسلمانو! تم بہترین اُمت ہو جو لوگوں کی ہدایت کے لئے ظاہر کی گئی، تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہواور اگر اہلِ کتاب بھی ایمان لے آتے تو ان کے لئے

بہتر تھا، ان میں کچھ مسلمان ہیں اور ان کی اکثر یت نافرمان ہیں ﴿۱۱۰﴾

یہ تمہیں ستانے کے علاوہ کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے اور اگر تم سے لڑیں گے تو تمہارے سامنے سے پیٹھ پھیر جائیں گے پھر ان کی مدد نہیں کی جائے گی﴿۱۱۱﴾

یہ جہاں بھی پائے جائیں ان پر ذلت مُسلَّط کردی گئی سوائے اس کے کہ انہیں اللہ کی طرف سے سہارا مل جائے یا لوگوں کی طرف سے سہارا مل جائے۔یہ اللہ کے غضب کے مستحق ہیں اور ان پر محتاجی مسلط کردی گئی۔ یہ اس وجہ

سے ہے کہ وہ اللہ کی آیتوں کے
ساتھ کفر کرتے تھے اور نبیوں
کو ناحق شہید کرتے تھے،
اوراس لیے کہ وہ نافرمان اور
سرکش تھے ﴿۱۱۲﴾
یہ سب ایک جیسے نہیں ، اہلِ
کتاب میں کچھ وہ لوگ بھی ہیں
جو حق پر قائم ہیں ، وہ رات
کے لمحات میں اللہ کی آیتوں کی
تلاوت کرتے ہیں اور سجدہ
کرتے ہیں ﴿۱۱۳﴾
یہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر
ایمان رکھتے ہیں اور بھلائی کا
حکم دیتے اور برائی سے منع
کرتے ہیں اور نیک کاموں میں
جلدی کرتے ہیں اور یہ لوگ اللہ
کے خاص بندوں میں سے ہیں
﴿۱۱۴﴾ اور یہ لوگ جونیک کام

کرتے ہیں ہرگز اِن کی ناقدری
نہیں کی جائے گی اور اللہ ڈرنے
والوں کو جانتا ہے ﴿۱۱۵﴾

وہ لوگ جو کافر ہوئے ان کے
مال اور ان کی اولاد ان کو اللہ
کے عذاب سے کچھ بچا نہ
سکیں گے اور یہی لوگ جہنمی
ہیں ، یہ ہمیشہ جہنم میں رہیں
گے﴿۱۱۶﴾

اس دنیاوی زندگی میں جو خرچ
کرتے ہیں اس کی مثال اس ہوا
جیسی ہے جس میں شدید ٹھنڈ
ہو، وہ ہوا کسی ایسی قوم کی
کھیتی کو جاپہنچے جنہوں نے
اپنی جانوں پر ظلم کیا ہو تو وہ
ہوا اس کھیتی کو ہلاک کردے
اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا

بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں ﴿۱۱۷﴾

اے ایمان والو! اللہ کے سوا کسی کو اپنا راز دار نہ بناؤ، وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کریں گے۔ وہ تو چاہتے ہیں کہ تم مشقت میں پڑ جاؤ۔ بیشک ان کا بغض تو ان کے منہ سے ظاہر ہوچکا ہے اور جو ان کے دلوں میں چھپا ہوا ہے وہ اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ بیشک ہم نے تمہارے لئے کھول کرآیتیں بیان کردیں اگر تم عقل رکھتے ہو ﴿۱۱۸﴾

خبردار: یہ تم ہی ہو جو انہیں چاہتے ہو اور وہ تمہیں پسند نہیں کرتے حالانکہ تم تمام کتابوں پر ایمان رکھتے ہو اور

جب وہ تم سے ملتے ہیں توکہتے ہیں ہم ایمان لاچکے ہیں اور جب تنہائی میں ہوتے ہیں تو غصے کے مارے تم پر انگلیاں چباتے ہیں ۔ اے حبیبﷺ! آپ فرمادیں ،اپنے غصے میں مرجاؤ۔ بیشک اللہ دلوں کی بات کو خوب جانتا ہے ﴿۱۱۹﴾

اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں برا لگتا ہے اور اگر تمہیں کوئی برائی پہنچے تو اس پر خوش ہوتے ہیں اور اگر تم صبرکرو اورتقویٰ اختیار کرو تو ان کا مکروفریب تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔ بیشک اللہ نے ان کے تمام اعمال کا احاطہ کر رکھا ہے﴿۱۲۰﴾

اور یاد کرو اے حبیبﷺ! جب صبح کے وقت تم اپنے گھر سے نکل کر مسلمانوں کو لڑائی کے مورچوں پرمقرر کررہے تھے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے﴿۱۲۱﴾

جب تم میں سے دو گروہوں نے ارادہ کیا کہ بزدلی دکھائیں اور اللہ ان کو سنبھالنے والاتھااور اللہ ہی پر مسلمانوں کو بھروسہ کرناچاہیے﴿۱۲۲﴾

اور بیشک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سر و سامان تھے تو اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ﴿۱۲۳﴾

یاد کرو اے حبیبﷺ! جب تم مسلمانوں سے فرمارہے تھے کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تین ہزار فرشتے اتار کرتمہاری مدد کرے﴿۱۲۴﴾

ہا ں کیوں نہیں ،اگر تم صبرکرو اور تقویٰ اختیارکرو اور کافر اسی وقت تمہارے اوپر حملہ آور ہوجائیں تو تمہارا رب پانچ ہزار نشان والے فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد فرمائے گا﴿۱۲۵﴾ اور اللہ نے اس امداد کو صرف تمہاری خوشی کے لئے کیا اور اس لئے کہ اس سے تمہارے دلوں کو چین ملے اور مدد صرف اللہ کی طرف سے ہوتی ہے جو زبردست ہے حکمت والا ہے﴿۱۲۶﴾اس لئے کہ وہ

کافروں کا ایک حصہ کاٹ دے
یا انہیں ذلیل و رسوا کردے تو
وہ نامرادہوکر لوٹ جائیں ﴿۱۲۷﴾

اے حبیبﷺ! آپ کا اس معاملے
سے کوئی تعلق نہیں ، اللہ چاہے
تو انہیں توبہ کی توفیق دے اور
چاہے توانہیں عذاب میں ڈال
دے کیونکہ یہ ظالم ہیں﴿۱۲۸﴾

اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ
آسمانوں میں ہے اور جو کچھ
زمین میں ہے۔ جسے چاہے
بخشے اور جسے چاہے عذاب
کرے اور اللہ بخشنے والا
مہربان ہے﴿۱۲۹﴾

اے ایمان والو! دُگنا دَر دُگنا سُود
نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو اس

امید پر کہ تمہیں کامیابی مل جائے﴿۱۳۰﴾

اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے﴿۱۳۱﴾

اوراللہ اور رسولﷺ کی فرمانبردار ی کرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے﴿۱۳۲﴾

اور اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف دوڑوجس کی وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ وہ پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے﴿۱۳۳﴾

وہ جو خوشحالی اور تنگدستی میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے

ہیں اور اللہ نیک لوگوں سے
محبت فرماتا ہے﴿۱۳۴﴾

اور وہ لوگ کہ جب کسی بے
حیائی کا ارتکاب کرلیں یا اپنی
جانوں پر ظلم کرلیں تو اللہ کو یاد
کرکے اپنے گناہوں کی معافی
مانگیں اور اللہ کے علاوہ کون
گناہوں کو معاف کر سکتا ہے
اور یہ لوگ جان بوجھ کر اپنے
برے اعمال پر اصرار نہ کریں
﴿۱۳۵﴾

یہ وہ لوگ ہیں جن کا بدلہ ان
کے رب کی طرف سے بخشش
ہے اور وہ جنتیں ہیں جن کے
نیچے نہریں جاری ہیں ۔ یہ لوگ
ہمیشہ ان جنتوں میں رہیں گے

اورنیک اعمال کرنے والوں کا
کتنا اچھا بدلہ ہے﴿۱۳۶﴾

تم سے پہلے کئی طریقے گزر
چکے ہیں تو زمین میں چل پھر
کر دیکھو جھٹلانے والوں
کاکیسا انجام ہوا ﴿۱۳۷﴾

یہ لوگوں کے لئے ایک بیان اور
رہنمائی ہے اور پرہیزگاروں
کیلئے نصیحت ہے﴿۱۳۸﴾

اور تم ہمت نہ ہارو اور غم نہ
کھاؤ اگر تم ایمان والے ہو تو تم
ہی غالب آؤ گے﴿۱۳۹﴾

اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچی
ہے تو وہ لوگ بھی ویسی ہی
تکلیف پاچکے ہیں اور یہ دن
ہیں جو ہم لوگوں کے درمیان
پھیرتے رہتے ہیں اوریہ اس

لئے ہوتا ہے کہ اللہ ایمان والوں
کی پہچان کرادے اور تم میں
سے کچھ لوگوں کو شہادت کا
مرتبہ عطافرمادے اور اللہ
ظالموں کو پسند نہیں کرتا﴿۱۴۰﴾

اور اس لئے کہ اللہ مسلمانوں کو
نکھاردے اور کافروں کو
مٹادے﴿۱۴۱﴾

کیا تم اس گمان میں ہو کہ تم
جنت میں داخل ہوجاؤ گے
حالانکہ ابھی اللہ نے تمہارے
مجاہدوں کا امتحان نہیں لیا اور
نہ ہی صبر والوں کی آزمائش
کی ہے﴿۱۴۲﴾

اور تم موت کا سامنا کرنے سے
پہلے تو اس کی تمنا کیا کرتے

تھے ،اب تم نے اسے آنکھوں کے سامنے دیکھ لیا﴿۱۴۳﴾

اور محمد ﷺ صرف رسول ہی ہیں ، ان سے پہلے بھی کئی رُسول گزر چکے ہیں تو کیا اگر وہ وصال کر جائیں یا انہیں شہید کردیا جائے تو تم الٹے پاؤں پلٹ جاؤگے ؟اور جو الٹے پاؤں پھرے گا وہ اللہ کا کچھ نہ بگاڑے گا اور عنقریب اللہ شکر ادا کرنے والوں کو صلہ عطا فرمائے گا﴿۱۴۴﴾

اور کوئی جان اللہ کے حکم کے بغیر نہیں مرسکتی ،سب کاوقت لکھا ہوا ہے اور جو شخص دنیا کا انعام چاہتا ہے ہم اسے دنیا کا کچھ انعام دیدیں گے اور جو

آخرت کا انعام چاہتا ہے ہم اسے
آخرت کا انعام عطافرمائیں گے
اور عنقریب ہم شکر ادا کرنے
والوں کو صلہ عطا کریں
گے﴿۱۴۵﴾

اور کتنے ہی انبیاء نے جہاد کیا،
ان کے ساتھ بہت سے اللہ والے
تھے تو انہوں نے اللہ کی راہ
میں پہنچنے والی تکلیفوں کی
وجہ سے نہ تو ہمت ہاری اور
نہ کمزور ی دکھائی اور نہ
دوسروں سےدبے اور اللہ صبر
کرنے والوں سے محبت فرماتا
ہے﴿۱۴۶﴾اور وہ اپنی اس دعا کے
سوا کچھ بھی نہ کہتے تھے کہ
اے ہمارے رب ! ہمارے گناہوں
کو اور ہمارے معاملے میں جو
ہم سے زیادتیاں ہوئیں انہیں

بخش دے اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور کافر قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما﴿۱۴۷﴾

تو اللہ نے انہیں دنیا کا انعام بھی عطا فرمایا اور آخرت کا اچھا ثواب بھی اور اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے﴿۱۴۸﴾

اے ایمان والو! اگر تم کافروں کے کہنے پر چلے تو وہ تمہیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے پھر تم نقصان اٹھا کر پلٹو گے﴿۱۴۹﴾

بلکہ اللہ ہی تمہارا مدد گار ہے اور وہی سب سے بہترین مددگار ہے﴿۱۵۰﴾

عنقریب ہم کافروں کے دلوں میں رعب ڈال دیں گے کیونکہ

انہوں نے اللہ کے ساتھ ایسی چیز کو شریک ٹھہرایا جس کی اللہ نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور ان کا ٹھکانہ آگ ہے اوروہ ظالموں کا کتنا برا ٹھکانہ ہے﴿۱۵۱﴾

اور بیشک اللہ نے تمہیں اپنا وعدہ سچاکر دکھایا جب تم اس کے حکم سے کافروں کو قتل کررہے تھے یہاں تک کہ جب تم نے بزدلی دکھائی اور حکم میں آپس میں اختلاف کیا اور تم نے اس کے بعدنافرمانی کی جب اللہ تمہیں وہ کامیابی دکھا چکا تھاجو تمہیں پسند تھی۔ تم میں کوئی دنیا کا طلبگار ہے اور تم میں کوئی آخرت کا طلبگار ہے۔پھر اس نے تمہارا منہ ان

سے پھیردیا تاکہ تمہیں آزمائے
اور بیشک اس نے تمہیں معاف
فرمادیاہے اور اللہ مسلمانوں پر
بڑا فضل فرمانے والا ہے﴿۱۵۲﴾

جب تم منہ اٹھائے چلے جارہے
تھے اور کسی کو پیچھے مڑ کر
بھی نہ دیکھتے تھے اور
تمہارے پیچھے رہ جانے والی
دوسری جماعت میں ہمارے
رسول تمہیں پکار رہے تھے تو
اللہ نے تمہیں غم کے بدلے غم
دیا اور معافی اس لئے سنادی
تاکہ جو تمہارے ہاتھ سے نکل
گیانہ تو اس پر غم کرو اور نہ
ہی اس تکلیف پر جو تمہیں
پہنچی ہے اور اللہ تمہارے
اعمال سے خبردار ہے﴿۱۵۳﴾

پھراس نے تم پر غم کے بعد چین کی نیند اتاری جو تم میں سے ایک گروہ پر چھاگئی اور ایک گروہ وہ تھا جسے اپنی جان کی فکر پڑی ہوئی تھی وہ اللہ پر ناحق گمان کرتے تھے ، جاہلیت کے سے گمان ۔وہ کہہ رہے تھے کہ کیااس معاملے میں کچھ ہمارا بھی اختیار ہے ؟تم فرمادو کہ اختیار تو سارا اللہ ہی کا ہے۔یہ اپنے دلوں میں وہ باتیں چھپاکر رکھتے ہیں جوآپ پر ظاہر نہیں کرتے۔ کہتے ہیں ، اگرہمیں بھی اس معاملے میں کچھ اختیار ہوتا تو ہم یہاں نہ مارے جاتے۔اے حبیب! تم فرمادو کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے جب بھی جن کا

مارا جانا لکھا جاچکا تھا وہ اپنی قتل گاہوں کی طرف نکل کر آجاتے اور اس لئے ہوا کہ اللہ تمہارے دلوں کی بات آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلو ں میں پوشیدہ ہے اسے کھول کر رکھ دے اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے﴿۱۵۴﴾

بیشک تم میں سے وہ لوگ جو اس دن بھاگ گئے جس دن دونوں فوجوں کا مقابلہ ہوا ،انہیں شیطان ہی نے ان کے بعض اعمال کی وجہ سے لغزش میں مبتلا کیا اور بیشک اللہ نے انہیں معاف فرمادیاہے، بیشک اللہ بڑا بخشنے والا،اور تحمل والا ہے﴿۱۵۵﴾اے ایمان والو! ان کافروں کی طرح نہ ہونا

جنہوں نے اپنے بھائیوں کے
بارے میں کہا جب وہ سفر میں
یا جہادمیں گئے کہ اگریہ
ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے
اور نہ قتل کئے جاتے ان کی
طرح یہ نہ کہو تاکہ اللہ ان کے
دلوں میں اس بات کا افسوس ڈال
دے اوراللہ ہی زندہ رکھتا اور
مارتا ہے اور اللہ تمہارے تمام
اعمال کوخوب دیکھ رہا ہے﴿۱۵۶﴾

اور بیشک اگر تم اللہ کی راہ میں
شہید کردیے جاؤ یا مرجاؤ تو اللہ
کی بخشش اور رحمت اس
دنیاسے بہتر ہے جو یہ جمع
کررہےہیں﴿۱۵۷﴾

اور اگر تم مرجاؤ یا مارے جاؤ
بہرحال تمہیں اللہ کی بارگاہ میں
جمع کیا جائے گا ﴿۱۵۸﴾

تو اے حبیبﷺ! اللہ کی کتنی بڑی مہربانی ہے کہ آپ ان کے لئے نرم دل ہیں اور اگر آپ تُرش مزاج ، سخت دل ہوتے تو یہ لوگ ضرورآپ کے پاس سے بھاگ جاتے توآپ ان کو معاف فرماتے رہو اوران کی مغفرت کی دعا کرتے رہو اور کاموں میں ان سے مشورہ لیتے رہو پھرجب کسی بات کا پختہ ارادہ کرلو تواللہ پر بھروسہ کرو بیشک اللہ توکل کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے ﴿۱۵۹﴾

اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں آسکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھراس کے بعد کون تمہاری مدد کرسکتا ہے ؟ اور مسلمانوں

کواللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے﴿۱۶۰﴾
اور کسی نبی کا خیانت کرنا ممکن ہی نہیں اور جو خیانت کرے تووہ قیامت کے دن اس چیزکو لے کرآئے گا جس میں اس نے خیانت کی ہوگی پھر ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا﴿۱۶۱﴾کیا وہ شخص جو اللہ کی خوشنودی کے پیچھے چلا وہ اس شخص کی طرح ہے جو اللہ کے غضب کا مستحق ہوا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہو؟ اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ﴿۱۶۲﴾
لوگوں کے اللہ کی بارگاہ میں مختلف درجات ہیں اور اللہ ان

کے تمام اعمال کو دیکھ رہا ہے ﴿۱۶۳﴾

بیشک اللہ نے ایمان والوں پر بڑا احسان فرمایا جب ان میں ایک رسول مبعوث فرمایا جو انہی میں سے ہے۔ وہ ان کے سامنے اللہ کی آیتیں تلاوت فرماتا ہے اورانہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ یہ لوگ اس سے پہلے یقیناکھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے﴿۱۶۴﴾

کیا جب تمہیں کوئی ایسی تکلیف پہنچی جس سے دگنی تکلیف تم پہنچا چکے تھے تو تم کہنے لگے کہ یہ کہاں سے آگئی؟ اے حبیبﷺ! تم فرما دو

کہ اے لوگو! یہ تمہاری اپنی ہی طرف سے آئی ہے۔بیشک اللہ ہر شے پر قادرہے ﴿۱۶۵﴾

اور دوگروہوں کے مقابلے کے دن تمہیں جو تکلیف پہنچی تووہ اللہ کے حکم سے تھی اور اس لئے پہنچی کہ اللہ ایمان والوں کی پہچان کرادے﴿۱۶۶﴾

اور اس لئے پہنچی کہ اللہ منافقوں کی پہچان کرادے اور جب ان سے کہا گیا کہ آؤ اللہ کی راہ میں جہاد کرویا دشمنوں سے دفاع کرو تو کہنے لگے: اگر ہم اچھے طریقے سے لڑنا جانتے (یا کہنے لگے کہ اگر ہم اس لڑائی کو صحیح سمجھتے) تو ضرو ر تمہارا ساتھ دیتے ،یہ

لوگ اس دن ظاہری ایمان کی نسبت کھلے کفرکے زیادہ قریب تھے ۔ اپنے منہ سے وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہیں اور اللہ بہتر جانتا ہے جو باتیں یہ چھپارہے ہیں ۔﴿۱۶۷﴾

وہ جنہوں نے اپنے بھائیوں کے بارے میں کہا اورخود بیٹھے رہے کہ اگر وہ ہماری بات مان لیتے تو نہ مارے جاتے ۔ اے حبیب! تم فرمادواگر تم سچے ہو تو اپنے سے موت دور کر کے دکھادو﴿۱۶۸﴾

اور جو اللہ کی راہ میں شہید کئے گئے ہر گز انہیں مردہ خیال نہ کرنا بلکہ وہ اپنے رب

کے پاس زندہ ہیں ، انہیں رزق
دیا جاتا ہے﴿۱۶۹﴾

وہ اس پر خوش ہیں جو اللہ نے
انہیں اپنے فضل سے دیا ہے
اور اپنے پیچھے رہ جانے والے
اپنے بھائیوں پر بھی خوش ہیں
جو ابھی ان سے نہیں ملے کہ
ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ
وہ غمگین ہوں گے ﴿۱۷۰﴾

وہ اللہ کی نعمت اور فضل پر
خوشیاں منارہے ہیں اور اس
بات پر کہ اللہ ایمان والوں کا
اجر ضائع نہیں فرمائے گا ﴿۱۷۱﴾

وہ لوگ جو اللہ او ر رسولﷺ
کے بلانے پر زخمی ہونے کے
باوجود فوراً حاضر ہو گئے ان

نیک بندوں اور پرہیزگاروں کے
لئے بڑا ثواب ہے ﴿۱۷۲﴾

یہ وہ لوگ ہیں جن سے لوگوں
نے کہا کہ لوگوں نے تمہارے
لئے (ایک لشکر) جمع کرلیاہے
سوان سے ڈرو توان کے ایمان
میں اور اضافہ ہوگیااور کہنے
لگے: ہمیں اللہ کافی ہے اورکیا
ہی اچھا کارساز ہے﴿۱۷۳﴾

پھر یہ اللہ کے احسان اور فضل
کے ساتھ واپس لوٹے ، انہیں
کوئی تکلیف نہ پہنچی اور انہوں
نے اللہ کی رضا کی پیروی کی
اوراللہ بڑے فضل والا ہے ﴿۱۷۴﴾
بیشک وہ تو شیطان ہی ہے جو
اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے تو

تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے
ڈرو اگر تم ایمان والے ہو ﴿۱۷۵﴾
اور اے حبیبﷺ!آپ ان کا کچھ
غم نہ کرو جو کفرمیں دوڑے
جاتے ہیں وہ اللہ کا کچھ نہیں
بگاڑسکیں گے۔ اللہ یہ چاہتا ہے
کہ ان کا آخرت میں کوئی حصہ
نہ رکھے اور ان کے لئے بڑا
عذاب ہے ﴿۱۷۶﴾
بیشک وہ لوگ جنہوں نے ایمان
کی بجائے کفر اختیار کیا وہ
ہرگز اللہ کا کچھ نہیں بگاڑسکیں
گے اور ان کے لئے دردناک
عذاب ہے﴿۱۷۷﴾

اور کافر ہرگز یہ گمان نہ
رکھیں کہ ہم انہیں جومہلت دے
رہے ہیں یہ ان کے لئے بہتر
ہے ، ہم تو صرف اس لئے انہیں

مہلت دے رہے ہیں کہ ان کے
گناہ اور زیادہ ہوجائیں اور ان
کے لئے ذلت کا عذاب ہے﴿۱۷۸﴾

اللہ کی یہ شان نہیں کہ مسلمانوں
کو اس حال پر چھوڑے جس
پر(ابھی)تم ہو جب تک وہ ناپاک
کو پاک سے جدا نہ کردے اور
(اے عام لوگو!)اللہ تمہیں غیب
پر مطلع نہیں کرتا البتہ اللہ اپنے
رسولوں کو مُنتخب فرمالیتا ہے
جنہیں پسند فرماتا ہے تو تم اللہ
اور اس کے رسولوں پرایمان
لاؤ اور اگر تم ایمان لاؤ اور
متقی بنو تو تمہارے لئے بہت
بڑا اجر ہے﴿۱۷۹﴾

اور جو لوگ اس چیز میں بخل
کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے

فضل سے دی ہے وہ ہرگز اسے
اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ
یہ بخل ان کے لئے برا ہے۔
عنقریب قیامت کے دن ان کے
گلوں میں اسی مال کا طوق بنا
کر ڈالا جائے گا جس میں انہوں
نے بخل کیا تھا اوراللہ ہی
آسمانوں اور زمین کاوارث ہے
اوراللہ تمہارے تمام کاموں سے
خبردار ہے﴿۱۸۰﴾

بیشک اللہ نے ان کا قول سن لیا
جنہوں نے کہا کہ اللہ محتاج ہے
اور ہم مالدار ہیں ۔ اب ہم ان کی
کہی ہوئی بات اور ان کا انبیاء
کو ناحق شہید کرنا لکھ رکھیں
گے اور کہیں گے: جلادینے
والے عذاب کا مزہ چکھو﴿۱۸۱﴾

یہ ان اعمال کا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجے اور اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا﴿۱۸۲﴾

وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ نے ہم سے وعدہ لیا تھا کہ ہم کسی رسول کی اس وقت تک تصدیق نہ کریں جب تک وہ ایسی قربانی پیش نہ کرے جسے آگ کھاجائے ۔ اے حبیبﷺ! تم فرمادو(کہ) بیشک مجھ سے پہلے بہت سے رسول تمہارے پاس کھلی نشانیاں اور وہی معجزات لے کر آئے جو تم نے کہے تھے پھر اگر تم سچے ہوتو تم نے انہیں کیوں شہید کیا؟﴿۱۸۳﴾

تو اے حبیب ﷺ! اگر وہ تمہاری تکذیب کرتے ہیں تو تم سے پہلے رسولوں کی بھی تکذیب کی گئی ہے جو صاف نشانیاں اور صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے ﴿۱۸۴﴾

ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے اورقیامت کے دن تمہیں تمہارے اجر پورے پورے دئیے جائیں گے توجسے آگ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کردیا گیا تو وہ کامیاب ہوگیا اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے ﴿۱۸۵﴾بیشک تمہارے مالوں اور تمہاری جانوں کے بارے میں تمہیں ضرور آزمایا جائے گا اورتم ضرور ان لوگوں سے

جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور مشرکوں سے بہت سی تکلیف دہ باتیں سنوگے اور اگر تم صبر کرتے رہو اور پرہیز گاربنو تو یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے ﴿۱۸۶﴾

اور یاد کرو جب اللہ نے ان لوگوں سے عہد لیا جنہیں کتاب دی گئی کہ تم ضرور اس کتاب کو لوگوں سے بیان کرنا اوراسے چھپانا نہیں تو انہوں نے اس عہد کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا اور اس کے بدلے تھوڑی سی قیمت حاصل کرلی تو یہ کتنی بری خریداری ہے ﴿۱۸۷﴾

ہر گزگمان نہ کرو ان لوگوں کو جو اپنے اعمال پر خوش ہوتے

ہیں اور پسند کرتے ہیں کہ ان
کی ایسے کاموں پر تعریف کی
جائے جو انہوں نے کئے ہی
نہیں ، انہیں ہرگز عذاب سے
دور نہ سمجھو اور ان کے لیے
دردناک عذاب ہے ﴿۱۸۸﴾

اور اللہ ہی کے لئے آسمانوں اور
زمین کی بادشاہی ہے اور اللہ ہر
چیز پر قادر ہے ﴿۱۸۹﴾

بیشک آسمانوں اور زمین کی
پیدائش اور رات اور دن کی باہم
تبدیلی میں عقلمندوں کے لئے
نشانیاں ہیں ﴿۱۹۰﴾

جو کھڑے اور بیٹھے اور
پہلوؤں کے بل لیٹے ہوئے اللہ
کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں
اور زمین کی پیدائش میں غور

کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب!تو نے یہ سب بیکار نہیں بنایا۔ تو پاک ہے، تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے﴿۱۹۱﴾

اے ہمارے رب ! بیشک جسے تو دوزخ میں داخل کرے گا اسے تو نے ضرور رسوا کردیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے ﴿۱۹۲﴾

اے ہمارے رب ! بیشک ہم نے ایک صدا دینے والے کو ایمان کی صدا (یوں) دیتے ہوئے سنا کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے پس اے ہمارے رب ! تو ہمارے گنا ہ بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں مٹادے اور ہمیں نیک لوگوں

کے گروہ میں موت عطا فرما ﴿۱۹۳﴾

اے ہمارے رب! اورہمیں وہ سب عطا فرما جس کا تو نے اپنے رسولوں کے ذریعے ہم سے وعدہ فرمایا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوانہ کرنا۔بیشک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا ﴿۱۹۴﴾

تو ان کے رب نے ان کی دعاقبول فرمالی کہ میں تم میں سے عمل کرنے والوں کے عمل کو ضائع نہیں کروں گا وہ مرد ہو یا عورت ۔تم آپس میں ایک ہی ہو،پس جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں انہیں ستایا گیا اور انہوں نے جہاد کیا اور قتل کردیے گئے تو میں ضرور ان کے سب گناہ ان سے مٹادوں گا اور ضرور انہیں ایسے

باغات میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں یہ اللہ کی بارگاہ سے اجر ہے اور اللہ ہی کے پاس اچھا ثواب ہے﴿۱۹۵﴾

اے مخاطب! کافروں کا شہروں میں چلنا پھرناہرگز تجھے دھوکا نہ دے ﴿۱۹۶﴾

یہ تو زندگی گزارنے کا تھوڑا سا سامان ہے پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے﴿۱۹۷﴾

لیکن وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ، ہمیشہ ان میں رہیں گے یہ اللہ کی طرف سے مہمان نوازی کا سامان ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ نیکوں کے لئے بہترین چیز ہے ﴿۱۹۸﴾

اور بیشک کچھ اہلِ کتاب ایسے ہیں
جو اللہ پر اور جو تمہاری طرف
نازل کیا گیا اُس پر اور جو اُن کی
طرف نازل کیا گیا اُس پر اِس حال
میں ایمان لاتے ہیں کہ ان کے دل
اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں
وہ اللہ کی آیتوں کے بدلے ذلیل
قیمت نہیں لیتے ۔ یہی وہ لوگ ہیں
جن کا ثواب ان کے رب کے پاس
ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا
ہے ﴿۱۹۹﴾

اے ایمان والو!صبر کرو اور صبر
میں دشمنوں سے آگے
رہواوراسلامی سرحد کی نگہبانی
کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو ا س
امید پر کہ تم کامیاب ہوجاؤ ﴿۲۰۰﴾

سورة النِسَاء

اللہ کے نام سے شروع جو
نہایت مہربان ، رحمت والاہے

-

اے لوگو !اپنے رب سے ڈرو
جس نے تمہیں ایک جان سے
پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا
جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے
کثرت سے مرد و عورت پھیلا
دیئے اور اللہ سے ڈرو جس کے
نام پرایک دوسرے سے مانگتے
ہو اور رشتوں (کو توڑنے سے
بچو۔) بیشک اللہ تم پر نگہبان
ہے(۱)

اور یتیموں کو ان کے مال دیدو
اور پاکیزہ مال کے بدلے گندا
مال نہ لواور ان کے مالوں کو

اپنے مالوں میں ملاکر نہ کھا
جاؤ بیشک یہ بڑا گناہ ہے﴿۲﴾

اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم
لڑکیوں میں انصاف نہ کرسکو
گے تو ان عورتوں سے نکاح
کرو جو تمہیں پسند ہوں ،دو دو
اور تین تین او ر چار چار پھر
اگر تمہیں اس بات کا ڈرہو کہ تم
انصاف نہیں کرسکو گے تو
صرف ایک سے نکاح کرویا
لونڈیوں پر گزارا کروجن کے تم
مالک ہو۔ یہ اس سے زیادہ قریب
ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو﴿۳﴾

اور عورتوں کو ان کے مہر
خوشی سے دو پھر اگر وہ خوش
دلی سے مہر میں سے تمہیں
کچھ دے دیں تو اسے پاکیزہ،

خوشگوار سمجھ کر کھاؤ ﴿۴﴾ اورکم عقلوں کوان کے وہ مال نہ دو جسے اللہ نے تمہارے لئے گزر بسر کا ذریعہ بنایا ہے اور انہیں اس مال میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور ان سے اچھی بات کہو ﴿۵﴾

اور یتیموں (کی سمجھداری) کو آزماتے رہو یہاں تک کہ جب وہ نکاح کے قابل ہوں تو اگر تم ان کی سمجھداری دیکھو تو ان کے مال ان کے حوالے کردو اور ان کے مال فضول خرچی سے اور (اس ڈر سے) جلدی جلدی نہ کھاؤ کہ وہ بڑے ہو جائیں گے اور جسے حاجت نہ ہو تو وہ بچے اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھاسکتا ہے پھر

جب تم ان کے مال ان کے حوالے کرو تو ان پر گواہ کرلو اور حساب لینے کے لئے اللہ کافی ہے ﴿۶﴾

مردوں کے لئے اس مال میں سے وراثت کاحصہ ہے جوماں باپ اور رشتے دار چھوڑ گئے اور عورتوں کے لئے اس میں سے حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتے دار چھوڑ گئے ، مال وراثت تھوڑا ہو یازیادہ۔اللہ نے یہ مقرر حصہ بنایاہے﴿۷﴾

اور جب تقسیم کرتے وقت رشتہ دار اور یتیم اور مسکین آجائیں تواس مال میں سے انہیں بھی کچھ دیدو اور ان سے اچھی بات کہو ﴿۸﴾

اور وہ لوگ ڈریں جو اگر اپنے
پیچھے کمزور اولاد چھوڑ تے
تو ان کے بارے میں کیسے
اندیشوں کا شکار ہوتے۔ تو انہیں
چاہیے کہ اللہ سے ڈریں اور
درست بات کہیں ﴿۹﴾

بیشک وہ لوگ جو ظلم کرتے
ہوئے یتیموں کا مال کھاتے ہیں
وہ اپنے پیٹ میں بالکل آگ
بھرتے ہیں اور عنقریب یہ لوگ
بھڑکتی ہوئی آگ میں جائیں
گے﴿۱۰﴾

اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے
بارے میں حکم دیتا ہے، بیٹے
کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر
ہے پھر اگر صرف لڑکیاں ہوں
اگرچہ دو سے اوپر تو ان کے

لئے ترکے کا دو تہائی حصہ
ہوگا اور اگر ایک لڑکی ہو تو
اس کے لئے آدھا حصہ ہے
اوراگر میت کی اولاد ہوتو میت
کے ماں باپ میں سے ہر ایک
کے لئے ترکے سے چھٹا حصہ
ہوگا پھر اگرمیت کی اولاد نہ ہو
اور ماں باپ چھوڑے تو ماں
کے لئے تہا ئی حصہ ہے پھر
اگر اس میت کے کئی بہن بھا
ئی ہو ں تو ماں کا چھٹا حصہ
ہوگا، یہ سب احکام اس وصیت
کو پورا کرنےکے بعد ہوں گے
جو وہ فوت ہونے والا کرگیا اور
قرض کی ادائیگی کے بعد ہوں
گے۔تمہارے باپ اور تمہارے
بیٹے تمہیں معلوم نہیں کہ ان
میں کون تمہیں زیادہ نفع دے گا،

یہ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ
حصہ ہے۔ بیشک اللہ بڑے علم
والا، حکمت والا ہے﴿۱۱﴾اور
تمہاری بیویاں جو (مال) چھوڑ
جائیں اگر ان کی اولاد نہ ہو
تواس میں سے تمہارے لئے
آدھا حصہ ہے، پھر اگر ان کی
اولاد ہو تو ان کے ترکہ میں
سے تمہارے لئے چوتھائی
حصہ ہے ۔یہ حصےاس وصیت
کے بعد (ہوں گے) جو انہوں
نے کی ہو اور قرض کی
ادائیگی کے بعد ہوں گےاور اگر
تمہارے اولاد نہ ہو توتمہارے
ترکہ میں سے عورتوں کے لئے
چوتھائی حصہ ہے، پھر اگر
تمہارے اولاد ہو تو ان کا
تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں

حصہ ہے (یہ حصے) اس
وصیت کے بعد (ہوں گے) جو
وصیت تم کر جاؤ اور قرض
(کی ادائیگی) کے بعد (ہوں
گے۔) اور اگر کسی ایسے مرد
یا عورت کا ترکہ تقسیم کیا جانا
ہو جس نے ماں باپ اور اولاد
(میں سے) کوئی نہ چھوڑا اور
(صرف) ماں کی طرف سے اس
کا ایک بھائی یا ایک بہن ہو تو
ان میں سے ہر ایک کے لئے
چھٹا حصہ ہوگا پھر اگر وہ (ماں
کی طرف والے) بہن بھائی ایک
سے زیادہ ہوں تو سب تہائی میں
شریک ہوں گے (یہ دونوں
صورتیں بھی) میت کی اس
وصیت اور قرض (کی ادائیگی)
کے بعد ہوں گی جس (وصیت)

میں اس نے (ورثاء کو) نقصان نہ پہنچایا ہو یہ اللہ کی طرف سے حکم ہے اور اللہ بڑے علم والا، بڑے تحمل والا ہے﴿۱۲﴾

یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ اور اللہ کے رسولﷺ کی اطاعت کرے تو اللہ اسے جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ۔ ہمیشہ ان میں رہیں گے ، اور یہی بڑی کامیابی ہے ﴿۱۳﴾

اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی (تمام) حدوں سے گزر جائے تو اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں (وہ) ہمیشہ رہے گا

اور اس کے لئے رسوا کُن عذاب ہے﴿۱۴﴾

اور تمہاری عورتوں میں سے جو بدکاری کرلیں ان پر اپنوں میں سے چار مردوں کی گواہی لو پھر اگروہ گواہی دے دیں تو ان عورتوں کو گھر میں بند کردو یہاں تک کہ موت ان (کی زندگی) کو پورا کردے یا اللہ ان کے لئے کوئی راستہ بنا دے﴿۱۵﴾

اور تم میں جو مرد عورت ایسا کام کریں ان کو تکلیف پہنچاؤ پھر اگر وہ توبہ کرلیں اوراپنی اصلاح کرلیں تو ان کا پیچھا چھوڑ دو۔ بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا، مہربان ہے﴿۱۶﴾

وہ توبہ جس کا قبول کرنا اللہ نے
اپنے فضل سے لازم کرلیا ہے
وہ انہیں کی ہے جو نادانی سے
برائی کر بیٹھیں پھر تھوڑی دیر
میں توبہ کرلیں ایسوں پر اللہ
اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے
اور اللہ علم و حکمت والا ہے﴿۱۷﴾

اور ان لوگوں کی توبہ نہیں جو
گناہوں میں لگے رہتے ہیں یہاں
تک کہ جب ان میں کسی کو
موت آئے تو کہنے لگے اب میں
نے توبہ کی اور نہ ان لوگوں
کی (کوئی توبہ ہے) جو کفر کی
حالت میں مریں ۔ ان کے لئے ہم
نے دردناک عذاب تیار کررکھا
ہے﴿۱۸﴾

اے ایمان والو! تمہارے لئے
حلال نہیں کہ تم زبردستی
عورتوں کے وارث بن جاؤ اور
عورتوں کو اس نیت سے روکو
نہیں کہ جو مہر تم نے انہیں دیا
تھا اس میں سے کچھ لے لو
سوائے اس صورت کے کہ وہ
کھلی بے حیا ئی کا ارتکاب
کریں اور ان کے ساتھ اچھے
طریقے سے گزر بسر کرو پھر
اگر تمہیں وہ ناپسند ہوں تو
ہوسکتا ہے کہ کوئی چیز تمہیں
ناپسند ہو اور اللہ اس میں بہت
بھلائی رکھ دے﴿۱۹﴾

اور اگر تم ایک بیوی کے بدلے
دوسری بیوی بدلنا چاہو اور تم
اسے ڈھیروں مال دے چکے ہو
تو اس میں سے کچھ واپس نہ

لو۔ کیا تم کوئی جھوٹ باندھ کر اور کھلے گناہ کے مرتکب ہو کر وہ لو گے﴿۲۰﴾

اور تم وہ (مال) کیسے واپس لے سکتے ہو حالانکہ تم (تنہائی میں) ایک دوسرے سے مل چکے ہو اور وہ تم سے مضبوط عہد (بھی) لے چکی ہیں ﴿۲۱﴾

اور اپنے باپ دادا کی شرعی بیوی سے نکاح نہ کروالبتہ جو پہلے ہوچکا وہ معاف ہے۔ بیشک یہ بے حیائی اور غضب کا سبب ہے، اور یہ بہت برا راستہ ہے﴿۲۲﴾

تم پر حرام کردی گئیں تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری

پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں
اور تمہاری بھتیجیاں اور
تمہاری بھانجیاں اور تمہاری وہ
مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ
پلایا اور دودھ کے رشتے سے
تمہاری بہنیں اور تمہاری
بیویوں کی مائیں اور تمہاری
بیویوں کی وہ بیٹیاں جو تمہاری
گود میں ہیں جو اُن بیویوں سے
ہوں جن سے تم ہم بستری
کرچکے ہو پھر اگر تم نے ان
بیویوں سے ہم بستری نہ کی ہو
تو ان کی بیٹیوں سے نکاح
کرنے میں تم پر کوئی حرج
نہیں اور تمہارے حقیقی بیٹوں
کی بیویاں اور دو بہنوں کو اکٹھا
کرنا حرام ہے البتہ جوپہلے

گزر گیا بیشک اللہ
بخشنے والا مہربان ہے ﴿۲۳﴾

پارہ ۵
والمصنت
قُرآن حکیم کا پانچواں
پارہ
اُردو ترجمہ
بمعہ
ہدایات، واقعات اور
شخصیات

پارہ-5

تعارف

تعارف

پارہ 5 سورۃ النساء کے دوسرے حصے پر مشتمل ہے۔ اس پارے میں انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں رہنمائی دی گئی ہے۔ اس میں معاشرتی انصاف، خواتین کے حقوق، یتیموں کی کفالت، منافقین کے رویے، اور مسلمانوں کی زندگی کے لیے بنیادی اصول بیان کیے گئے ہیں۔ یتیموں، عورتوں، اور کمزور طبقات کے حقوق پر زور دیا گیا ہے۔

میراث کی تقسیم کے اصول بیان کیے گئے ہیں تاکہ عدل قائم ہو۔

عورتوں کے حقوق اور نکاح کے اصول:
عورتوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی تلقین۔
تعددِ ازواج کی اجازت، لیکن انصاف کی شرط کے ساتھ۔
منافقین کا رویہ اور ان کی نشاندہی:
منافقین کی نشانیوں اور ان کے کردار پر روشنی ڈالی گئی ہے۔مسلمانوں کو ان کے دھوکہ دہی سے بچنے کی ہدایت کی گئی ہے۔
جہاد اور دین کی سربلندی:مسلمانوں کو دین کی سربلندی کے لیے اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی تاکید کی گئی ہے۔

حق و باطل کے درمیان فرق:مسلمانوں کو حق پر ثابت قدم رہنے اور باطل سے دور رہنے کی تلقین۔

واقعات اور شخصیات

معاشرتی قوانین کا نفاذ:معاشرتی انصاف کے قیام کے لیے احکام نازل کیے گئے، جن میں یتیموں کے حقوق اور میراث کی تقسیم کے اصول شامل ہیں۔جنگی مہمات کے دوران منافقین کے کردار کا تذکرہ اور ان کی سازشوں کا انکشاف۔

یہودیوں اور عیسائیوں کے بعض رویوں اور ان کی نافرمانیوں کا ذکر۔

اہم ہدایات

انصاف اور حقوق کی ادائیگی:

مسلمانوں کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ ہر حال میں انصاف قائم کریں، حتیٰ کہ اگر وہ خود، والدین، یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف ہو۔

عورتوں کے ساتھ حسنِ سلوک:

عورتوں کو کمزور سمجھنے کے بجائے ان کے حقوق کا تحفظ کرنے اور ان کے ساتھ محبت اور شفقت کا برتاؤ کرنے کی ہدایت۔

یتیموں کی کفالت:

یتیموں کے مال میں خیانت کرنے سے منع کیا گیا ہے اور ان کی پرورش اور کفالت کو ایک بڑی نیکی قرار دیا گیا ہے۔

اللہ کی اطاعت اور رسول کی پیروی:

اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کو ہر چیز پر فوقیت دینے کا حکم۔

جہاد اور قربانی: دین کی سربلندی کے لیے اپنی جان و مال قربان کرنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

پارہ-5

والمحصنت

نیز وہ عورتیں تم پر حرام ہیں جو دوسرے شوہروں کے نکاح میں ہوں، البتہ جو کنیزیں تمہاری ملکیت میں آجائیں وہ مستثنی ہیں۔اللہ نے یہ احکام تم پر فرض کر دیئے ہیں۔ ان عورتوں کو چھوڑ کر تمام عورتوں کے بارے میں یہ حلال کر دیا گیا ہے کہ تم اپنا مال بطور مہر خرچ کر کے انہیں اپنے نکاح میں لانا چاہو، بشرطیکہ تم ان سے با قاعدہ نکاح کا رشتہ قائم کر کے عفت حاصل کرو، صرف شہوت نکالنا مقصود نہ ہو۔ چنانچہ جن

عورتوں سے نکاح کر کے تم نے لطف اُٹھایا ہو ، ان کو ان کا وہ مہر ادا کرو جو مقرر کیا گیا ہو۔ البتہ مہر مقرر کرنے کے بعد بھی جس کمی بیشی پر تم آپس میں راضی ہو جاؤ، اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں۔ یقین رکھو کہ اللہ ہر بات کا علم بھی رکھتا ہے، حکمت کا بھی مالک ہے ﴿۲۴﴾

اور تم میں سے جو لوگ اس بات کی طاقت نہ رکھتے ہوں کہ آزاد مسلمان عورتوں سے نکاح کر سکیں، تو وہ ان مسلمان کنیزوں میں سے کسی سے نکاح کر سکتے ہیں جو تمہاری ملکیت میں ہوں، اور اللہ کو تمہارے ایمان کی پوری

حالت خوب معلوم ہے۔ تم سب
آپس میں ایک جیسے ہو۔
لہذا ان کنیزوں سے ان کے
مالکوں کی

اجازت سے نکاح کر لو، اور
ان کو قاعدے کے مطابق ان
کے مہر ادا کرو بشرطیکہ ان
سے نکاح کا رشتہ قائم کر کے
انہیں پاک دامن بنایا جائے ؛ نہ
وہ صرف شہوت پوری کرنے
کے لئے کوئی ناجائز کام
کریں، اور نہ خفیہ طور پر
ناجائز آشنائیاں پیدا کریں۔ پھر
جب وہ نکاح کی حفاظت میں
آجائیں، اور اس کے بعد کسی
بڑی بے حیائی یعنی زنا کا
ارتکاب کریں تو ان پر اس سزا
سے آدھی سزا واجب ہوگی جو

غیر شادی شدہ آزاد عورتوں کے لئے مقرر ہے۔ یہ سب یعنی کنیزوں سے نکاح کرنا تم میں سے ان لوگوں کے لئے ہے جن کو نکاح نہ کرنے کی صورت میں گناہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو۔ اور اگر تم صبر ہی کئے رہو تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے۔ اور اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے ﴿۲۵﴾

اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے لئے احکام کی وضاحت کر دے، اور جو نیک لوگ تم سے پہلے گزرے ہیں، تم کو ان کے طور طریقوں پر لے آئے، اور تم پر رحمت کے ساتھ توجہ فرمائے ، اور اللہ ہر بات کا

جاننے والا بھی ہے، حکمت
والا بھی(۲۶)اللہ تو چاہتا ہے کہ
تمہاری طرف توجہ کرے، اور جو
لوگ نفسانی خواہشات کے پیچھے
لگے ہوئے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ
تم راہ راست سے ہٹ کر بہت دور
جا پڑو (۲۷)

اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے ساتھ
آسانی کا معاملہ کرنے، اور
انسان کمزور پیدا ہوا ہے(۲۸)اے
ایمان والو !آپس میں ایک
دوسرے کے مال ناحق طریقے
سے نہ کھاؤ مگریہ کہ کوئی
تجارت باہمی رضا مندی سے
وجود میں آئی ہو تو وہ جائز
ہے ، اور اپنے آپ کو قتل نہ
کرو۔ یقین جانو اللہ تم پر بہت
مہربان ہے(۲۹)

اور جو شخص زیادتی اور ظلم کے طور پر ایسا کرے گا، تو ہم اس کو آگ میں داخل کریں گے۔ اور یہ بات اللہ کے لئے بالکل آسان ہے﴿۳۰﴾

اگر تم ان بڑے بڑے گناہوں سے پرہیز کرو جن سے تمہیں روکا گیا ہے تو تمہاری چھوٹی برائیوں کا ہم خود کفارہ کر دیں گے اور تم کو ایک باعزت جگہ داخل کریں گے﴿۳۱﴾

اور جن چیزوں میں ہم نے تم کو ایک دوسرے پر فوقیت دی ہے، ان کی تمنا نہ کرو، مرد جو کچھ کمائی کریں گے ان کو اس میں سے حصہ ملے گا، اور عورتیں جو کچھ کمائی

کریں گی ان کو اس میں سے
حصہ ملے گا۔ اور اللہ سے اس
کا فضل مانگا کرو۔ بیشک اللہ
ہر چیز کوخوب جاننے والا
ہے﴿۳۲﴾
اور ہم نے ہر اس مال کے کچھ
وارث مقرر کئے ہیں جو والدین
اور قریب ترین رشتہ دار چھوڑ
کر جائیں اور جن لوگوں سے
تم نے کوئی عہد باندھا ہو ان
کو ان کا حصہ دو بیشک اللہ ہر
چیز کا گواہ ہے﴿۳۳﴾

مرد عورتوں کے نگراں ہیں،
کیونکہ اللہ نے ان میں سے ایک
کو دوسرے پر فضیلت دی ہے،
اور کیونکہ مردوں نے اپنے
مال خرچ کئے ہیں۔ چنانچہ
نیک عورتیں فرماں بردار ہوتی

ہیں، مرد کی غیر موجودگی
میں اللہ کی دی ہوئی حفاظت
سے اس کے حقوق کی حفاظت
کرتی ہیں۔ اور جن عورتوں
سے تمہیں سرکشی کا اندیشہ ہو
تو پہلے انہیں سمجھاؤ، اور اگر
اس سے کام نہ چلے تو انہیں
خواب گاہوں میں تنہا چھوڑ دو،
اور اس سے بھی اصلاح نہ ہو
تو انہیں مار سکتے ہو۔ پھر اگر
وہ تمہاری بات مان لیں تو ان
کے خلاف کارروائی کا کوئی
راستہ تلاش نہ کرو۔ یقین رکھو
کہ اللہ سب کے اُوپرسب سے
بڑا ہے ﴿۳۴﴾

اور اگر تمہیں میاں بیوی کے
درمیان پھوٹ پڑنے کا اندیشہ
ہو تو ان کے درمیان فیصلہ

کرانے کے لئے ایک منصف مرد کے خاندان میں سے اور ایک منصف عورت کے خاندان میں سے بھیج دو۔ اگر وہ دونوں اصلاح کرانا چاہیں گے تو اللہ دونوں کے درمیان اتفاق پیدا فرمادے گا۔ بیشک اللہ کو ہر بات کا علم اور ہر بات کی خبر ہے﴿۳۵﴾

اور اللہ کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو نیز رشتہ داروں، یتیموں مسکینوں ، قریب والے پڑوسی ، دور والے پڑوسی ساتھ بیٹھے یا ساتھ کھڑے ہوئے شخص اور

راہ گیر کے ساتھ اور اپنے غلام باندیوں کے ساتھ بھی اچھا برتاؤ رکھو۔ بیشک اللہ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا﴿۳۶﴾

ایسے لوگ جو خود بھی کنجوسی کرتےہیں اور دوسروں کو بھی کنجوسی کی تلقین کرتے ہیں، اور اللہ نے ان کو اپنے فضل سے جو کچھ دے رکھا ہے اسے چھپاتے ہیں۔ اور ہم نے ایسے ناشکروں کے لئے ذلیل کر دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے﴿۳۷﴾ اور وہ لوگ جو اپنے مال لوگوں کو دکھانے کے لئے خرچ کرتے ہیں، اور نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں، نہ روز آخرت پر اور شیطان جس

کا ساتھی بن جائے تو وہ بدترین
ساتھی ہوتا ہے﴿۳۸﴾
بھلا ان کا کیا بگڑ جاتا اگر یہ
اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لے
آتے، اور اللہ نے ان کو جو
رزق عطا فرمایا ہے اس میں
سے کچھ نیک کاموں میں خرچ
کر دیتے؟ اور اللہ کو ان کا حال
خوب معلوم ہے﴿۳۹﴾

اللہ ذرہ برابر بھی کسی پر ظلم
نہیں کرتا ، اور اگر کوئی نیکی
ہو تو اسے کئی گنا کر دیتاہے،
اور خود اپنے پاس سے عظیم
ثواب دیتا ہے﴿۴۰﴾

پھر یہ لوگ سوچ رکھیں کہ
اس وقت ان کا کیا حال ہو گا
جب ہم ہر اُمت میں سے ایک

گواہ لے کر آئیں گے، اور اے پیغمبر !ہم تم کو ان لوگوں کے خلاف گواہ کے طور پر پیش کریں گئے؟(۴۱)

جن لوگوں نے کفر اپنا رکھا ہے اور رسول کے ساتھ نافرمانی کا رویہ اختیار کیا ہے اُس دن وہ یہ تمنا کریں گے کہ کاش انہیں زمین میں دھنسا کر اُس کے برابر کر دیا جائے ، اور وہ اللہ سے کوئی بات چھپا نہیں سکیں گے(۴۲)

اے ایمان والو ! جب تم نشے کی حالت میں ہو تو اس وقت تک نماز کے قریب بھی نہ جانا جب تک تم جو کچھ کہہ رہے ہوا اسے سمجھنے نہ لگو، اور

جنابت کی حالت میں بھی جب
تک غسل نہ کر لو نماز جائز
نہیں مگر یہ کہ تم مسافر ہو اور
پانی نہ ملے تو تیمم کر کے
نماز پڑھ سکتے ہو ۔ اور اگر تم
بیمار ہو یا سفر پر ہو یا تم میں
سے کوئی قضائے حاجت کی
جگہ سے آیا ہو یا تم نے
عورتوں کو چھوا ہو، پھرتم
کوپانی نہ لے تو پاک مٹی سے
تیمم کر لو، اور اپنے چہروں
اور ہاتھوں کا اس مٹی سے
مسح کرلو۔ بیشک اللہ بڑا معاف
کرنے والا بڑا بخشنے والا
ہے ﴿۴۳﴾

جن لوگوں کو کتاب یعنی تو
رات کے علم میں سے ایک
حصہ دیا گیا تھا، کیا تم نے ان

کو نہیں دیکھا کہ وہ کس طرح گمراہی مول لے رہے ہیں، اور چاہتے ہیں کہ تم بھی راستے سے بھٹک جاؤ ﴿۴۴﴾

اور اللہ تمہارے دشمنوں کو خوب جانتا ہے، اور رکھوالا بنے کے لئے بھی اللہ کافی ہے، اور مددگار بننے کے لئے بھی اللہ کافی ہے﴿۴۵﴾

یہودیوں میں کچھ وہ ہیں جو کلمات کو ان کی جگہ سے بدل دیتے ہیں اور کہتے ہیں :ہم نے سنا اور مانا نہیں اور آپ سنیں ، آپ کو نہ سنایا جائے اور ’’راعنا‘‘ کہتے ہیں زبانیں مروڑ کراور دین میں طعنہ کے لئے ،اور اگر وہ کہتے کہ ہم نے سنا

اور مانا اور حضور ہماری بات
سنیں اور ہم پر نظر فرمائیں تو
یہ ان کے لئے بہتر اور زیادہ
درست ہوتا لیکن ان پر تو اللہ نے
ان کے کفر کی وجہ سے لعنت
کردی تو وہ بہت تھوڑا یقین
رکھتے ہیں ﴿۴۶﴾

اے اہل کتاب !جو قرآن ہم نے
اب نازل کیا ہے، جو تمہارے
پاس پہلے سے موجود کتاب کی
تصدیق بھی کرتا ہے اس پر
ایمان لے آؤ، قبل اس کے کہ ہم
کچھ چہروں کو مٹا کر انہیں
گدی جیسا بنا دیں، یا ان پر
ایسی پھٹکار ڈال دیں جیسی
پھٹکار ہم نے سبت والوں پر
ڈالی تھی۔ اور اللہ کا حکم ہمیشہ
پورا ہو کر رہتا ہے﴿۴۷﴾

بیشک اللہ اس بات کو معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے ، اور اس سے کمتر ہر بات کو جس کے لئے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے ، اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہے وہ ایسا بہتان باندھتا ہے جو بڑا زبردست گناہ ہے﴿۴۸﴾کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے آپ کو بڑا پاکیزہ بتاتے ہیں؟ حالانکہ پاکیز گی تو اللہ جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے، اور اس عطا میں ان پر ایک دھاگے کے برابر بھی ظلم نہیں ہوتا ﴿۴۹﴾

دیکھو یہ لوگ اللہ پر کیسے کیسے جھوٹے بہتان باندھتے ہیں، اور کھلا گناہ ہونے کے لئے یہی بات کافی ہے﴿۵۰﴾

جن لوگوں کو کتاب یعنی تو رات کے علم میں سے ایک حصہ دیا گیا تھا، کیا تم نے ان کو نہیں دیکھا کہ وہ کس طرح بتوں اور شیطان کی تصدیق کر رہے ہیں اور کافروں یعنی بت پرستوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ مؤمنوں سے زیادہ سیدھے راستے پر ہیں﴿۵۱﴾

یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے پھٹکار ڈال رکھی ہے، اور جس پر اللہ پھٹکار ڈال دے، اس کے

لئے تم کوئی مددگار نہیں پاؤ گے ﴿۵۲﴾

تو کیا ان کو کائنات کی بادشاہی کا کچھ حصہ ملا ہوا ہے؟ اگر ایسا ہوتا تو یہ لوگوں کو گٹھلی کے شگاف کے برابر بھی کچھ نہ دیتے ﴿۵۳﴾

یا یہ لوگوں سے اس بنا پر حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے ان کو اپنا فضل کیوں عطا فرمایا ہے سو ہم نے تو ابراہیمؑ کے خاندان کو کتاب اور حکمت عطا کی تھی اور انہیں بڑی سلطنت دی تھی ﴿۵۴﴾

چنانچہ ان میں سے کچھ ان پر ایمان لائے اور کچھ نے ان سے منہ موڑ لیا۔ اور جہنم ایک

بھڑکتی آگ کی شکل میں ان کافروں کی خبر لینے کے لئے کافی ہے(۵۵)

بیشک جن لوگوں نے ہماری آیتوں سے انکار کیا ہے ہم انہیں آگ میں داخل کریں گے۔جب بھی ان کی کھالیں جل کر پک جائیں گی، تو ہم انہیں ان کے بدلے دوسری کھالیں دے دیں گے تاکہ وہ عذاب کا مزہ چکھیں ۔ بیشک اللہ صاحب اقتدار بھی ہے، صاحب حکمت بھی(۵۶)

اور جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک عمل کئے ہیں، ان کو ہم ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے

نہریں بہتی ہوں گی، جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ وہاں ان کے لئے پاکیزہ بیویاں ہوں گی، اور ہم انہیں گھنی چھاؤں میں داخل کریں گے﴿۵۷﴾

مسلمانو !یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حق داروں تک پہنچاؤ، اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔ یقین جانو اللہ تم کو جس بات کی نصیحت کرتا ہے وہ بہت اچھی ہوتی ہے بیشک اللہ ہر بات کو سنتا اور ہر چیز کو دیکھتا ہے﴿۵۸﴾

اے ایمان والو !اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی

بھی اطاعت کرو اور تم میں
سے جو لوگ صاحب اختیار
ہوں، ان کی بھی۔ پھر اگر
تمہارے درمیان کسی چیز میں
اختلاف ہو جائے تو اگر واقعی
تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان
رکھتے ہو تو اُسے اللہ اور
رسول کے حوالے کر دو۔ یہی
طریقہ بہترین ہے اور اس کا
انجام بھی سب سے بہتر ہے﴿۵۹﴾

اے پیغمبر !کیا تم نے ان
لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ
یہ کرتے ہیں کہ وہ اُس کلام پر
بھی ایمان لے آئے ہیں جو تم
پر نازل کیا گیا ہے اور اس پر
بھی جو تم سے پہلے نازل کیا
گیا تھا، لیکن ان کی حالت یہ
ہے کہ وہ اپنا مقدمہ فیصلے

کے لئے طاغوت کے پاس لے جانا چاہتے ہیں؟ حالانکہ ان کو حکم یہ دیا گیا تھا کہ وہ اس کا کھل کر انکار کریں۔ اور شیطان چاہتا ہے کہ انہیں بھٹکا کر پرلے درجے کی گمراہی میں مبتلا کر دے ﴿۶۰﴾

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اس حکم کی طرف جو اللہ نے اُتارا ہے اور آؤ رسول کی طرف، تو تم ان منافقوں کو دیکھو گے کہ وہ تم سے پوری طرح منہ موڑ بیٹھتے ہیں ﴿۶۱﴾

پھر اُس وقت ان کا کیا حال بنتا ہے جب خود اپنے ہاتھوں کے کرتوت کی وجہ سے ان پر کوئی مصیبت آپڑتی ہے؟ اُس

وقت یہ آپ کے پاس اللہ کی قسمیں کھاتے ہوئے آتے ہیں کہ ہمارا مقصد بھلائی کرنے اور ملاپ کرا دینے کے سوا کچھ نہ تھا﴿۶۲﴾

یہ وہ ہیں کہ اللہ ان کے دلوں کی ساری باتیں خوب جانتا ہے۔ لہذا تم انہیں نظر انداز کر دو، انہیں نصیحت کرو، اور ان سے خود ان کے بارے میں ایسی بات کہتے رہو جو دل میں اُتر جانے والی ہو﴿۶۳﴾

اور ہم نے کوئی رسول اس کے سوا کسی اور مقصد کے لئے نہیں بھیجا کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے ۔ اور جب ان لوگوں نے اپنی جانوں

پر ظلم کیا تھا، اگر یہ اس وقت تمہارے پاس آکر اللہ سے مغفرت مانگتے اور رسول بھی ان کے لئے مغفرت کی دعا کرتے تو یہ اللہ کو بہت معاف کرنے والا، بڑا مہربان پاتے﴿۶۴﴾

نہیں، اے پیغمبر !تمہارے پروردگار کی قسم ! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک یہ اپنے باہمی جھگڑوں میں تمہیں فیصل نہ بنائیں، پھر تم جو کچھ فیصلہ کرو اس کے بارے میں اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں، اور اس کے آگے مکمل طور پر سرتسلیم خم کر دیں﴿۶۵﴾

اور اگر ہم ان کے لئے یہ فرض قرار دے دیتے کہ تم اپنے آپ کو قتل کر دیا اپنے گھروں سے نکل جاؤ تو ان میں سے تھوڑے سے لوگوں کے سوا کوئی اس پر عمل نہ کرتا۔ اور جس بات کی انہیں نصیحت کی جارہی ہے اگر یہ لوگ اس پر عمل کر لیتے تو ان کے حق میں کہیں بہتر ہوتا، اور ان میں خوب ثابت قدمی پیدا کردیتا﴿۶۶﴾

اور اُس صورت میں ہم انہیں خود اپنے پاس سے یقینا اجر عظیم عطا کرتے﴿۶۷﴾

اور انہیں ضرور بالضرور سیدھے راستے تک پہنچا دیتے﴿۶۸﴾

اور جو لوگ اللہ اور رسول کی اطاعت کریں گے تو وہ اُن کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے، یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین۔ اور وہ کتنے اچھے ساتھی ہیں﴿۶۹﴾

یہ فضیلت اللہ کی طرف سے ملتی ہے، اور لوگوں کے حالات سے پوری طرح باخبر ہونے کے لئے اللہ کافی ہے﴿۷۰﴾

اے ایمان والو !دشمن سے مقابلے کے وقت اپنے بچاؤ کا سامان ساتھ رکھو، پھر الگ الگ دستوں کی شکل میں جہاد کے لئے نکلو، یا سب لوگ اکٹھے ہو کر نکل جاؤ﴿۷۱﴾

اور یقینا تم میں کوئی ایسا بھی ضرور ہو گا جو جہاد میں جانے سےسستی دکھائے گا، پھر اگر جہاد کے دوران تم پر کوئی مصیبت آجائے تو وہ کہے گا کہ اللہ نے مجھ پر بڑا انعام کیا کہ میں ان لوگوں کے ساتھ موجود نہیں تھا﴿۷۲﴾

اور اگر اللہ کی طرف سے کوئی فضل یعنی فتح اور مال غنیمت تمہارے ہاتھ آئے تو وہ کہے گا ۔ گویا تمہارے اور اس کے درمیان کبھی کوئی دوستی تو تھی ہی نہیں کہ" کاش میں بھی ان لوگوں کے ساتھ ہوتا تو بہت کچھ میرے بھی ہاتھ لگ جاتا" ﴿۷۳﴾

لہذا اللہ کے راستے میں وہ لوگ لڑیں جو دنیوی زندگی کو آخرت کے بدلے بیچ دیں۔ اور جو اللہ کے راستے میں لڑے گا پھر چاہے قتل ہو جائے یا غالب آجائے ہر صورت میں ہم اس کو ز بر دست ثواب عطا کریں گے﴿۷۴﴾

اور اے مسلمانو !تمہارے پاس کیا جواز ہے کہ اللہ کے راستے میں اور اُن بے بس مردوں ، عورتوں اور بچوں کی خاطر نہ لڑو جو یہ دُعا کر رہے ہیں کہ" اے ہمارے پروردگار !ہمیں اس بستی سے نکال لائیے جس کے باشندے ظلم توڑ رہے ہیں، اور ہمارے لئے اپنی طرف سے کوئی حامی پیدا کر

دیجئے، اور ہمارے لئے اپنی طرف سے کوئی مدد گار کھڑا کر دیجئے"﴿۷۵﴾

جو لوگ ایمان لائے ہوئے ہیں وہ اللہ کے راستے میں لڑتے ہیں، اور جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے وہ طاغوت کے راستے میں لڑتے ہیں۔ لہذا اے مسلمانو! تم شیطان کے دوستوں سے لڑو۔ یاد رکھو کہ شیطان کی چالیں در حقیقت کمزور ہیں﴿۷۶﴾

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن سے مکی زندگی میں کہا جاتا تھا کہ اپنے ہاتھ روک کر رکھو، اور نماز قائم کئے جاؤ اور زکوۃ دیتے رہو۔ پھر جب ان پر جنگ فرض کی گئی

تو ان میں سے ایک جماعت دشمن لوگوں سے ایسی ڈرنے لگی جیسے اللہ سے ڈرا جاتا ہے، یا اس سے بھی زیادہ ڈرنے لگی، اور ایسے لوگ کہنے لگے کہ "اے ہمارے پروردگار! آپ نے ہم پر جنگ کیوں فرض کر دی ، تھوڑی مدت تک ہمیں مہلت کیوں نہیں دی؟" کہہ دو کہ دنیا کا فائدہ تو تھوڑا سا ہے، اور جو شخص تقوی اختیار کرے اس کے لئے آخرت کہیں زیادہ بہتر ہے، اور تم پر ایک دھاگے کے برابر بھی ظلم نہیں ہو گا﴿۷۷﴾

تم جہاں بھی ہو گے ایک نہ ایک دن موت تمہیں جا پکڑے گی، چاہے تم مضبوط قلعوں میں

کیوں نہ رہے ہو۔ اور اگر ان
منافقوں کو کوئی بھلائی پہنچتی
ہے تو وہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی
طرف سے ہے، اور اگر ان کو
کوئی برا واقعہ پیش آ جاتا ہے
تو اے پیغمبر!وہ تم سےکہتے
ہیں کہ یہ برا واقعہ آپ کی وجہ
سے ہوا ہے۔ کہہ دو کہ ہر واقعہ
اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔ ان
لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ
کوئی بات سمجھنے کے نزدیک
تک نہیں آتے؟﴿۷۸﴾

تمہیں جو کوئی اچھائی پہنچتی
ہے تو وہ محض اللہ کی طرف
سے ہوتی ہے، اور جو کوئی
بُرائی پہنچتی ہے، وہ تو
تمہارے
اپنے سبب سے ہوتی ہےاور

اےپیغمبر ہم نے تمہیں لوگوں کے پاس رسول بنا کر بھیجا ہے، اور اللہ اس بات کی گواہی دینے کے لئے کافی ہے﴿۷۹﴾

جو رسول کی اطاعت کرے، اس نے اللہ کی اطاعت کی، اور جو اطاعت سے منہ پھیر لے تو اے پیغمبر! ہم نے تمہیں ان پر نگراں بنا کر نہیں بھیجا کہ تمہیں ان کے عمل کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے﴿۸۰﴾

اور یہ منافق لوگ سامنے تو اطاعت کا نام لیتے ہیں، مگر یہ تمہارے پاس سے باہر جاتے ہیں تو ان میں سے ایک گروہ رات کے وقت تمہاری باتوں کے خلاف مشورے کرتا ہے،

اور یہ رات کے وقت جو مشورے کرتے ہیں، اللہ وہ سب لکھ رہا ہے۔ لہذا تم ان کی پروا ہ مت کرو، اور اللہ پر بھروسہ رکھو۔ اور اللہ تمہاری حمایت کے لئے بالکل کافی ہے﴿۸۱﴾

کیا یہ لوگ قرآن میں غور و فکر سے کام نہیں لیتے اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو وہ اس میں بکثرت اختلافات پاتے﴿۸۲﴾

اور جب ان کو کوئی بھی خبر پہنچتی ہے، چاہے وہ امن کی ہو یا خوف پیدا کرنے والی، تو یہ لوگ اسےتحقیق کے بغیر پھیلانا شروع کر دیتے ہیں۔ اور اگر یہ اس خبر کو رسول کے

پاس یا اصحاب اختیار کے پاس
لے جاتے تو ان میں سے جو
لوگ اس کی کھوج نکالنے والے
ہیں وہ اس کی حقیقت معلوم کر
لیتے اور مسلمانو! اگر اللہ کا
فضل اور اس کی رحمت تم پر
نہ ہوتی تو تھوڑے سے لوگوں
کو چھوڑ کر باقی سب شیطان
کے پیچھے لگ جاتے﴿۸۳﴾

لہذا اے پیغمبر! تم اللہ کے
راستے میں جنگ کرو تم پر
اپنے سوا کسی اور کی ذمہ
داری نہیں ہے۔ ، ہاں مومنوں کو
ترغیب دیتے رہو۔ کچھ بعید نہیں
کہ اللہ کافروں کی جنگ کا زور
توڑ دے۔ اور اللہ کا زور سب
سے زیادہ زبردست ہے اور اس
کی سزا بڑی سخت ہے﴿۸۴﴾

جو شخص کوئی اچھی سفارش کرتا ہے، اس کو اس میں سے حصہ ملتا ہے، اور جو کوئی بری سفارش کرتا ہے اسے اس برائی میں سے حصہ ملتا ہے اور اللہ ہر چیز پر نظر رکھنے والا ہے﴿۸۵﴾

اور جب تمہیں کوئی شخص سلام کرے تو تم اسے اس سے بھی بہتر طریقے پر سلام کرو، یا کم از کم انہی الفاظ میں اس کا جواب دے دو۔ بیشک اللہ ہر چیز کا حساب رکھنے والا ہے ﴿۸۶﴾

اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی خدا نہیں۔ وہ تمہیں ضرور بالضرور قیامت کے دن اکٹھا کرے گا جس کے آنے میں

کوئی شک نہیں ہے۔ اور کون
ہے جو اللہ سے زیادہ بات کا
سچا ہو؟ ﴿۸۷﴾پھر تمہیں کیا ہو گیا
کہ منافقین کے بارے میں تم دو
گروہ بن گئے؟، حالانکہ انہوں
نے جیسے کام کئے ہیں ان کی
بنا پر اللہ نے ان کو
اوندھا کر دیا ہے۔ کیا تم یہ
چاہتے ہو کہ ایسے شخص کو
ہدایت پر لاؤ جسے اللہ اس کی
خواہش کے مطابق گمراہی میں
مبتلا کر چکا؟ اور جسے اللہ
گمراہی میں مبتلا کر دے، اس
کے لئے تم ہرگز کبھی کوئی
بھلائی کا راستہ نہیں
پاسکتے﴿۸۸﴾

یہ لوگ چاہتے یہ ہیں کہ جس
طرح انہوں نے کفر کو اپنا لیا

ہے، اسی طرح تم بھی کافر بن کر سب برابر ہو جاؤ۔ لہذا اے مسلمانو! تم ان میں سے کسی کو اُس وقت تک دوست نہ بناؤ جب تک وہ اللہ کے راستے میں ہجرت نہ کرلے۔ چنانچہ اگر وہ ہجرت سے اعراض کریں تو ان کو پکڑو، اور جہاں بھی انہیں پاؤ، انہیں قتل کر دو، اور ان میں سے کسی کو نہ اپنا دوست بناؤ، نہ مددگار ﴿۸۹﴾

ہاں وہ لوگ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں جو کسی ایسی قوم سے جاملیں جن کے اور تمہارے درمیان کوئی صلح کا معاہدہ ہے، یا وہ لوگ جو تمہارے پاس اس طرح آئیں کہ ان کے دل تمہارے خلاف جنگ

کرنے سے بھی بیزار ہوں، اور اپنی قوم کے خلاف جنگ کرنے سے بھی اور اگر اللہ چاہتا تو انہیں تم پر مسلط کر دیتا، تو وہ تم سے ضرور جنگ کرتے ۔ چنانچہ اگر وہ تم سے کنارہ کشی کرتے ہوئے تم سے جنگ نہ کریں، اور تم کو امن کی پیشکش کر دیں تو اللہ نے تم کو ان کے خلاف کسی کاروائی کا کوئی حق نہیں دیا﴿۹۰﴾

منافقین میں کچھ دوسرے لوگ تمہیں ایسے ملیں گے جو یہ چاہتے ہیں کہ وہ تم سے بھی محفوظ رہیں اور اپنی قوم سے بھی مگر جب کبھی ان کو فتنے کی طرف واپس بلایا جائے ، وہ اس میں

اوندھے منہ جا گرتے ہیں
چنانچہ اگر یہ لوگ تم سے
جنگ کرنے سے علیحدگی
اختیار نہ کریں، اور نہ تمہیں
امن کی پیشکش کریں، اور نہ
اپنے ہاتھ روکیں، تو ان کو بھی
پکڑو، اور جہاں کہیں انہیں پاؤ،
انہیں قتل کرو۔ ایسے لوگوں کے
خلاف اللہ نے تم کو کھلا کھلا
اختیار دے دیا ہے(۹۱)

کسی مسلمان کا یہ کام نہیں ہے
کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کو
قتل کرے، یہ کہ غلطی سے ایسا
ہو جائے۔ اور جو شخص کسی
مسلمان کو غلطی سے قتل
کربیٹھے تو اس پر فرض ہے
کہ وہ ایک مسلمان غلام آزاد
کرے اور دیت یعنی خون بہا

مقتول کے وارثوں کو پہنچائےمگریہ
کہ وہ معاف کر دیں اور اگر مقتول کسی ایسی قوم سے تعلق رکھتا ہو جو تمہاری دشمن ہے، مگر وہ خود مسلمان ہو، تو بے بس ایک مسلمان غلام کو آزاد کرنا فرض ہے، خون بہا دینا واجب نہیں ۔ اور اگر مقتول ان لوگوں میں سے ہو جو مسلمان نہیں، مگر ان کے اور تمہارے درمیان کوئی معاہدہ ہے، تو بھی یہ فرض ہے کہ خون بہا اس کے وارثوں تک پہنچایا جائے، اور ایک مسلمان غلام کو آزاد کیا جائے۔ ہاں اگر کسی کے پاس غلام نہ ہو تو اس پر فرض ہے کہ دو مہینے تک مسلسل

روزے رکھے ۔ یہ تو بہ کا طریقہ ہے جو اللہ نے مقرر کیا ہے، اور اللہ علیم و حکیم ہے﴿۹۲﴾

اور جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اللہ اس پر غضب نازل کرے گا اور لعنت بھیجے گا، اور اللہ نے اس کے لئے زبردست عذاب تیار کر رکھا ہے﴿۹۳﴾

اے ایمان والو! جب تم اللہ کے راستے میں سفر کرو تو تحقیق سے کام لیا کرو، اور جو شخص تم کو سلام کرے تو دنیوی زندگی کا سامان حاصل کرنے کی خواہش میں اس کو یہ نہ کہو

کہ "تم مومن نہیں ہو" کیونکہ اللہ کے پاس مال غنیمت کے بڑے ذخیرے ہیں ۔ تم بھی تو پہلے ایسے ہی تھے۔ پھر اللہ نے تم پر فضل کیا۔ لہذا تحقیق سے کام لو۔ بیشک جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سب سے پوری طرح باخبر ہے ﴿۹۴﴾

جن مسلمانوں کو کوئی معذوری لاحق نہ ہو اور وہ جہاد میں جانے کے بجائے گھر میں بیٹھے رہیں وہ اللہ کے راستے میں اپنے مال و جان سے جہاد کرنے والوں کے برابر نہیں ہیں جو لوگ اپنے مال و جان سے جہاد کرتے ہیں ان کو اللہ نے بیٹھے رہنے والوں پر درجے میں فضیلت دی ہے۔ اور اللہ نے

سب سے اچھائی کا وعدہ کر رکھا ہے اور اللہ نے مجاہدین کو بیٹھے رہنے والوں پر بڑی فضیلت دے کر بڑا ثواب بخشا ہے﴿۹۵﴾

یعنی خاص اپنے پاس سے بڑے درجے اور مغفرت اور رحمت ! اور اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے﴿۹۶﴾

جن لوگوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا، اور اسی حالت میں فرشتے ان کی روح قبض کرنے آئے تو بولے " تم کس حالت میں تھے؟" وہ کہنے لگے کہ "ہم تو زمین میں بے بس بنا دیئے گئے تھے۔ "فرشتوں نے کہا " کیا اللہ کی

زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے ؟" لہذا ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے، اور وہ نہایت برا انجام ہے﴿۹۷﴾

البتہ وہ بے بس مرد، عورتیں اور بچے اس انجام سے مستثنی ہیں جو ہجرت کی کوئی تدبیر نہیں کر سکتے اور نہ نکلنے کا کوئی راستہ پاتے ہیں﴿۹۸﴾

چنانچہ پوری اُمید ہے کہ اللہ ان کو معاف فرمادے۔ اللہ بڑا معاف کرنے والا بہت بخشنے والا ہے﴿۹۹﴾

اور جو شخص اللہ کے راستے میں ہجرت کرے گا وہ زمین میں بہت جگہ اور بڑی گنجائش پائے گا۔ اور جو شخص اپنے

گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرنے کے لئے نکلے، پھر اسے موت آپکڑے، تب بھی اس کا ثواب اللہ کے پاس طے ہو چکا، اور اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے﴿۱۰۰﴾

اور جب تم زمین میں سفر کرو اور تمہیں اس بات کا خوف ہو کہ کافر لوگ تمہیں پریشان کریں گے، تو تم پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم نماز میں قصر کر لو۔ یقینا کافر لوگ تمہارے کھلے دشمن ہیں﴿۱۰۱﴾

اور اے پیغمبر! جب تم ان کے درمیان موجود ہو اور انہیں نماز پڑھاؤ تو دشمن سے مقابلے کے

وقت اس کا طریقہ یہ ہے کہ مسلمانوں کا ایک گروہ تمہارے ساتھ کھڑا ہو جائے ، اور اپنے ہتھیار ساتھ لے لے۔ پھر جب یہ لوگ سجدہ کر چکیں تو یہ تمہارے پیچھے ہو جائیں، اور دوسرا گروہ جس نے ابھی تک نماز نہ پڑھی ہو آگے آجائے ، اور وہ تمہارے ساتھ نماز پڑھے، اور وہ اپنے ساتھ اپنے بچاؤ کا سامان اور اپنے ہتھیار لے لے۔ کافر لوگ یہ چاہتے ہیں کہ تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے سامان سے غافل ہو جاؤ تو وہ ایک دم تم پر ٹوٹ پڑیں۔ اور اگر تمہیں بارش کی وجہ سے تکلیف ہو یا تم بیمار ہو تو اس میں بھی تم پر

کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم اپنے ہتھیار اُتار کر رکھ دو، ہاں اپنے بچاؤ کا سامان ساتھ لے لو۔ بیشک اللہ نے کافروں کے لئے ذلت والا عذاب تیار کر رکھا ہے﴿۱۰۲﴾

پھر جب تم نماز پوری کر چکو تو اللہ کو ہر حالت میں یاد کرتے رہو، کھڑے بھی بیٹھے بھی، اور لیٹے ہوئے بھی پھر جب تمہیں دشمن کی طرف سے اطمینان حاصل ہو جائے تو نماز قاعدے کے مطابق پڑھو بیشک نماز مسلمانوں کے ذمے ایک ایسا فریضہ ہے جو وقت کا پابند ہے﴿۱۰۳﴾

اور کافروں کی تلاش میں سستی نہ کرو اگر تمہیں دکھ پہنچتا ہے تو انہیں بھی دکھ پہنچتا ہے جیسا تمہیں پہنچتا ہے اور تم اللہ سے وہ امید رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے﴿۱۰۴﴾

بیشک ہم نے حق پر مشتمل کتاب تم پر اس لئے اُتاری ہے تا کہ تم لوگوں کے درمیان اس طریقے کے مطابق فیصلہ کرو جو اللہ نے تم کو سمجھا دیا ہے، اور تم خیانت کرنے والوں کے طرف دار نہ بنو﴿۱۰۵﴾

اور اللہ سے مغفرت طلب کرو، بیشک اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے﴿۱۰۶﴾

اور کسی تنازعے میں ان لوگوں کی وکالت نہ کرنا جو خود اپنی جانوں سے خیانت کرتے ہیں۔ اللہ کسی بھی، خیانت کرنے والے گنہگار کو پسند نہیں کرتا﴿۱۰۸﴾

یہ لوگوں سے تو شرماتے ہیں، اور اللہ سے نہیں شرماتے، حالانکہ وہ اس وقت بھی ان کے پاس ہوتا ہے جب وہ راتوں کو ایسی باتیں کرتے ہیں جو اللہ کو پسند نہیں۔ اور جو کچھ یہ کر رہے ہیں اللہ نے اس سب کا احاطہ کر رکھا ہے﴿۱۰۸﴾

ارے تمہاری بساط یہی تو ہے کہ تم نے دنیوی زندگی میں لوگوں سے جھگڑ کر ان خیانت

کرنے والوں کی حمایت کر لی ! بھلا اس کے بعد قیامت کے دن اللہ سے جھگڑ کر کون ان کی حمایت کرے گا، یا کون ان کا وکیل بنے گا ؟﴿۱۰۹﴾

اور جو شخص کوئی برا کام کر گذرے یا اپنی جان پر ظلم کر بیٹھے، پھر اللہ سے معافی مانگ لے تو وہ اللہ کو بہت بخشنے والا، بڑا مہربان پائے گا﴿۱۱۰﴾

اور جو شخص کوئی گناہ کمائے تو وہ اس کمائی سے خود اپنے آپ کو نقصان پہنچاتا ہے اور اللہ پورا علم بھی رکھتاہے اورحکمت والا ہے﴿۱۱۱﴾

اور جو کوئی غلطی یا گناہ کا ارتکاب کرے پھر کسی بے گناہ پر اس کا الزام لگا دے تویقینا اس نے بہتان اور کھلا گناہ اٹھایا﴿۱۱۲﴾

اور اے پیغمبر!اگر اللہ کا فضل اور رحمت تمہارے شامل حال نہ ہوتی تو ان میں سے ایک گروہ نے تو تم کو سیدھی راہ سے بھٹکانے کا ارادہ کر ہی لیا تھااور درحقیقت یہ اپنے سواکسی کونہیں بھٹکا رہے ہیں اور یہ تم کوذرا بھی نقصان نہیں پہنچائیں گے۔ اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت نازل کی ہے اور تم کو ان باتوں کا علم دیا ہے جو تم نہیں جانتے تھے، اور تم پر اللہ

کا فضل ہمیشہ
بہت زیادہ رہا ہے﴿۱۱۳﴾

لوگوں کی بہت سی خفیہ سرگوشیوں میں کوئی خیر نہیں ہوتی، مگر یہ کہ کوئی شخص صدقے کا یاکسی نیکی کایا لوگوں کے درمیان اصلاح کا حکم دےاور جو شخص اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ایسا کرے گا ، ہم اس کو زبردست ثواب عطا کریں گے﴿۱۱۴﴾

اور جو شخص اپنے سامنے ہدایت واضح ہونے کے بعد بھی رسول کی مخالفت کرے، اور مؤمنوں کے راستے کے سواکسی اور راستے کی پیروی

کرے، اس کو ہم اسی راہ کے حوالے کر دیں گے جو اس نے خود اپنائی ہے، اور اسے دوزخ میں جھونکیں گے، اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے﴿۱۱۵﴾

بیشک اللہ اس بات کو نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے ، اور اس سے کمتر ہر گناہ کی جس کے لئے چاہتا ہے بخشش کر دیتا ہے۔ اور جو شخص اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہے، وہ راہ راست سے بھٹک کر بہت دور جا گرتا ہے﴿۱۱۶﴾

اللہ کو چھوڑ کر جن سے یہ دُعائیں مانگ رہے ہیں وہ صرف چند زنانیاں ہیں، اور

جس کو یہ پکار رہے ہیں وہ اس سرکش شیطان کے سوا کوئی نہیں﴿۱۱۷﴾

جس پر اللہ نے لعنت کی اور اس نے کہا: میں ضرور تیرے بندوں سے مقررہ حصہ لوں گا﴿۱۱۸﴾

اور میں ضرور انہیں گمراہ کروں گا اور انہیں امیدیں دلاؤں گا اور میں انہیں ضرور حکم دوں گا تو یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں بدل دیں گے اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے تووہ کھلے نقصان میں جاپڑا﴿۱۱۹﴾

وہ تو ان سے وعدے کرتا اور انہیں آرزووں میں مبتلا کرتا ہےجبکہ حقیقت یہ ہے کہ شیطان ان سے جو بھی وعدے کرتا ہےوہ دھوکے کے سوا کچھ نہیں﴿۱۲۰﴾

ان سب کا ٹھکانا جہنم ہے، اور ان کو اس سے بچنے کے لئے کوئی راہ فرار نہیں ملے گی﴿۱۲۱﴾

اور جو لوگ ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک عمل کئے ہیں ہم ان کو ایسے باغات میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی یہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے، اور اللہ سے

زیادہ بات کا سچا کون ہو سکتا ہے؟(۱۲۲)

نہ تمہاری تمنائیں جنت میں جانے کے لئے کافی ہیں، نہ اہل کتاب کی آرزوئیں جو بھی برا عمل کرے گا ، اس کی سزا پائے گا، اور اللہ کے سوا اسے اپنا کوئی یار ومددگار نہیں ملے گا(۱۲۳)

اور جو شخص نیک کام کرے گا، چاہے وہ مرد ہو یا عورت، بشرطیکہ مؤمن ہو، تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے، اور کھجور کی گٹھلی کے شگاف برابر بھی ان پر ظلم نہیں ہو گا(۱۲۴)

اور اس سے بہتر کس کا دین ہو گا جس نے اپنے چہرے سمیت سارے وجود کو اللہ کے آگے جھکا دیا ہو، جبکہ وہ نیکی کا خوگر بھی ہو، اور جس نے سیدھے بچے ابراہیمؑ کے دین کی پیروی کی ہو۔ اور یہ معلوم ہی ہے کہ اللہ نے ابراہیمؑ کو اپنا خاص دوست بنا لیا تھا﴿۱۲۵﴾

اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ ہی کا ہے، اور اللہ نے ہر چیز کو اپنی قدرت کے احاطے میں لیا ہوا ہے﴿۱۲۶﴾

اور اے پیغمبر ! لوگ تم سے عورتوں کے بارے میں شریعت کا حکم پوچھتے ہیں کہہ دو کہ اللہ تم کو ان کے بارے میں حکم

بتاتا ہے، اور اس کتاب یعنی قرآن کی جو آیتیں جو تم کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں وہ بھی ان یتیم عورتوں کے بارے میں شرعی حکم بتاتی ہیں جن کو تم ان کا مقرر شدہ حق نہیں دیتے ، اور ان سے نکاح کرنا بھی چاہتے ہو، نیز کمزور بچوں کے بارے میں بھی حکم بتاتی ہیں اور یہ تاکید کرتی ہیں کہ تم یتیموں کی خاطر انصاف قائم کرو۔ اور تم جو بھلائی کا کام کرو گے، اللہ کو اس کا پورا پورا علم ہے﴿۱۲۷﴾

اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے زیادتی یا بیزاری کا اندیشہ ہو تو ان میاں بیوی کے لئے اس میں کوئی

مضائقہ نہیں ہے کہ وہ آپس کے اتفاق سے کسی قسم کی صلح کر لیں ۔ اور صلح کر لینا بہتر ہے۔ اور انسانوں کے دل میں کچھ نہ کچھ لالچ کا مادہ تو رکھ ہی دیا گیا ہے۔ اور اگر احسان اور تقویٰ سے کام لوتو جو کچھ تم کرو گے اللہ اس سےپوری طرح باخبرہے﴿۱۲۸﴾

اور عورتوں کے درمیان مکمل برابری رکھنا تو تمہارے بس میں نہیں ، چاہے تم ایسا چاہتے بھی ہو، البتہ کسی ایک طرف پورے پورے نہ جھک جاؤ کہ دوسری کوایسا بنا کر چھوڑ دو جیسے کوئی بیچ میں لٹکی ہوئی چیز ۔ اور اگر تم اصلاح اور تقویٰ سے کام لو گے تو یقین

رکھو کہ اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے﴿۱۲۹﴾

اور اگر دونوں جدا ہو ہی جائیں تو اللہ اپنی قدرت اور رحمت کی وسعت سے دونوں کو ایک دوسرے کی حاجت سے بے نیاز کر دے گااللہ بڑی وسعتونوالا،بڑی حکمت والاہے﴿۱۳۰﴾

اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ ہی کا ہے۔ ہم نے تم سے پہلے اہل کتاب کو بھی اور تمہیں بھی یہی تاکید کی ہے کہ اللہ سے ڈرو اور اگر تم کفر اپناؤ گے تو اللہ کا کیا نقصان ہے؟ کیونکہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ ہی کا ہے، اور

اللہ ہر ایک سے بے نیاز اور بذات خود لائق تعریف ہے﴿۱۳۱﴾

اور آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اللہ ہی کا ہے اور کام بنانے کے لئے اللہ ہی کافی ہے﴿۱۳۲﴾

اگر وہ چاہے تو اے لوگو ! تم سب کو دنیا سے لے جائے اور دوسروں کو تمہاری جگہ یہاں لے آئے اللہ اس بات کی پوری قدرت رکھتا ہے﴿۱۳۳﴾

جو شخص صرف دنیا کا ثواب چاہتا ہو اسے یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ کے پاس دُنیا اور آخرت دونوں کا ثواب موجود ہے۔ اللہ ایسا ہے کہ ہر بات کو سنتا اور ہر چیز کو جانتا ہے﴿۱۳۴﴾

اے ایمان والو! اللہ کے لئے گواہی دیتے ہوئے انصاف پر خوب قائم ہوجاؤ چاہے تمہارے اپنے یا والدین یا رشتے داروں کے خلاف ہی (گواہی) ہو۔ جس پر گواہی دو وہ غنی ہو یا فقیر بہرحال اللہ ان کے زیادہ قریب ہے تو (نفس کی) خواہش کے پیچھے نہ چلوکہ عدل نہ کرو اگر تم ہیر پھیر کرو یا منہ پھیرو تو اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے﴿۱۳۵﴾

اے ایمان والو! اللہ پر ایمان رکھو، اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اللہ نے اپنے رسول پر اُتاری ہے اور ہر اس کتاب پر جو اس نے پہلے اتاری تھی اور جو شخص اللہ

کا، اس کے فرشتوں کا ، اس کی کتابوں کا ، اس کے رسولوں کا اور یوم آخرت کا انکار کرے وہ بھٹک کر گمراہی میں بہت دور جا پڑا ہے﴿۱۳۶﴾

جو لوگ ایمان لائے، پھر کافر ہو گئے ، پھر ایمان لائے، پھر کافر ہو گئے، پھر کفر میں بڑھتے ہی چلے گئے، اللہ ان کو بخشنے والا نہیں ہے، اور نہ انہیں راستے پر لانے والا ہے﴿۱۳۷﴾

منافقوں کو یہ خوشخبری سنادو کہ ان کےلئے ایک دُکھ دینےوالا عذاب تیار ہے﴿۱۳۸﴾

وہ منافق جو مسلمانوں کے بجائے کافروں کو دوست بناتے

ہیں۔ کیا وہ ان کے پاس عزت تلاش کر رہے ہیں؟ حالانکہ عزت تو ساری کی ساری اللہ ہی کی ہے﴿۱۳۹﴾

اور اس نے کتاب میں تم پر یہ حکم نازل کیا ہے کہ جب تم اللہ کی آیتوں کو سنو کہ ان کا انکار کیا جارہا ہے اور ان کا مذاق اُڑایا جارہا ہے تو ایسے لوگوں کے ساتھ اس وقت تک مت بیٹھو جب تک وہ کسی اور بات میں مشغول نہ ہو جائیں، ور نہ تم بھی انہی جیسے ہو جاؤ گے ۔ یقین رکھو کہ اللہ تمام منافقوں اور کافروں کو جہنم میں اکٹھا کرنے والا ہے﴿۱۴۰﴾

اے مسلمانو! یہ وہ لوگ ہیں جو تمہارے انجام کے انتظار میں بیٹھے رہتے ہیں۔ چنانچہ اگر تمہیں اللہ کی طرف سے فتح ملے تو تم سے کہتے ہیں کہ" کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟ "اور اگر کافروں کو فتح نصیب ہو تو ان سے کہتے ہیں کہ" کیا ہم نے تم پر قابو نہیں پالیا تھا؟ اور کیا اس کے باوجود ہم نے تمہیں
مسلمانوں سے نہیں بچایا ؟"
بس اب تو اللہ ہی قیامت کے دن تمہارے اور ان کے درمیان فیصلہ کرے گا، اور اللہ کافروں کے لئے مسلمانوں پر غالب آنے کا ہرگز کوئی راستہ نہیں رکھے گا﴿۱۴۱﴾

یہ منافق اللہ کے ساتھ دھوکا بازی کرتے ہیں، حالانکہ اللہ نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔ اور جب یہ لوگ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو کسمساتے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں، لوگوں کے سامنے دکھاوا کرتے ہیں، اور اللہ کو تھوڑا ہی یاد کرتے ہیں﴿۱۴۲﴾

درمیان میں ڈگمگا رہے ہیں ،نہ اِن کی طرف ہیں نہ اُن کی طرف اور جسے اللہ گمراہ کرے تو تم اس کے لئے کوئی راستہ نہ پاؤ گے﴿۱۴۳﴾

اے ایمان والو ! مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست مت بناؤ۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ

کے پاس اپنے خلاف یعنی اپنے مستحق عذاب ہونے کی ایک کھلی کھلی وجہ پیدا کر دو؟﴿۱۴۴﴾

یقین جانو کہ منافقین جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے، اور ان کے لئے تم کوئی مددگار نہیں پاؤ گے ﴿۱۴۵﴾

البتہ جو لوگ تو بہ کر لیں گے، اپنی اصلاح کرلیں گے، اللہ کا سہارا مضبوطی سے تھام لیں گے اور اپنے دین کو خالص اللہ کے لئے بنائیں گے تو ایسے لوگ مؤمنوں کے ساتھ شامل ہو جائیں گے، اور اللہ مومنوں کو ضرور اجر عظیم عطا کرے گا ﴿۱۴۶﴾

اگر تم شکر گزار بنو اور صحیح معنی میں ایمان لے آؤ تو اللہ تمہیں عذاب دے کر آخر کیا کرے گا؟ اللہ بڑا قدردان ہے، اور سب کے حالات کا پوری طرح علم رکھتا ہے﴿۱۴۷﴾